سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

Islamic Family Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

اگست 2025ء/صفر المظفر 1447ھ

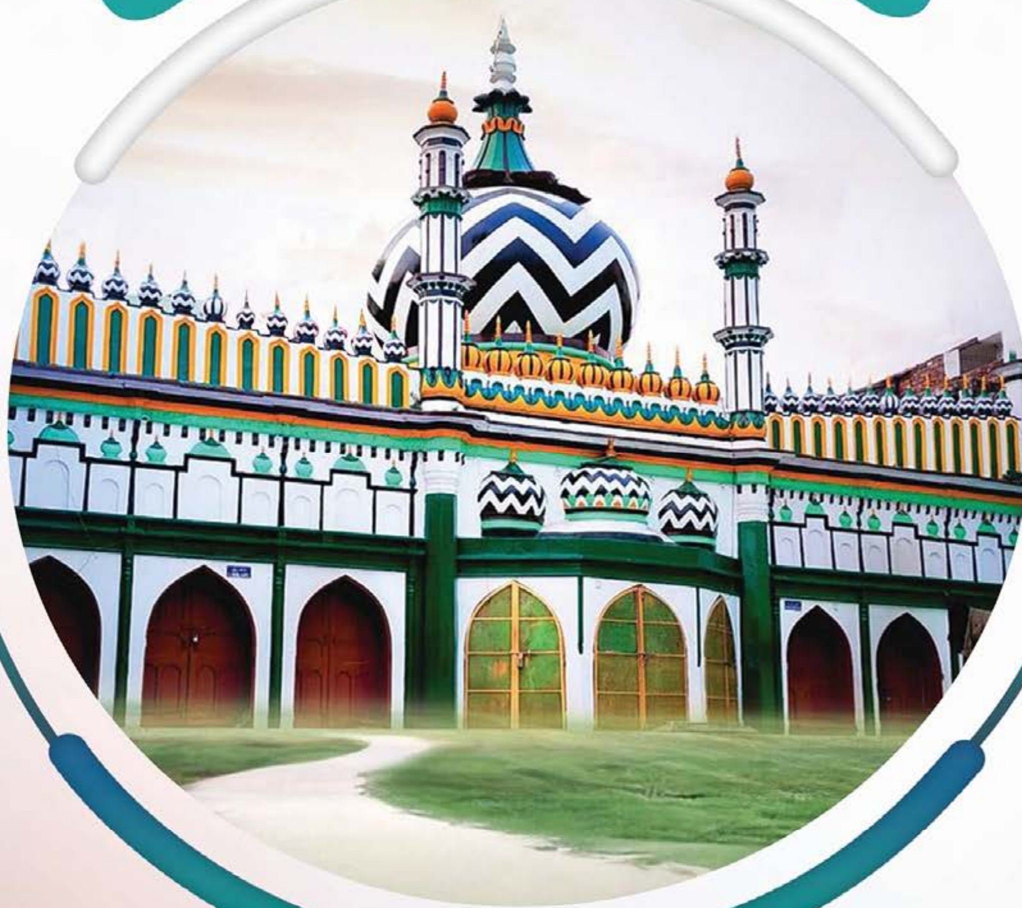

- وفادار دوست 7
- احساسِ کمتری چھوڑ دیجیے! 16
- وطن سے محبت 20
- اعلیٰ حضرت کا اعلیٰ کردار 32
- بازار جانا ضروری یا مجبوری؟ 60

اللّٰہ

بے اولادی دُور ہو

یَامَتِیْنُ 41 مرتبہ بعد نمازِ فجر وعِشا
یَاحَمِیْدُ بعد نمازِ ظہر وعَصر 41 مرتبہ
یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بعد نمازِ مغرب 41 بار
پڑھئے بیٹی کی خواہش ہوئی تو بیٹی اور بیٹے کی خواہش ہوئی تو بیٹا پیدا ہو گا اِنْ شَآءَاللہُ الکریم۔ (مراد پوری ہونے تک یہ عمل جاری رکھنا ہے، ہر بار اوّل آخر ایک بار دُرودِ پاک پڑھ لیجیے گا)

اللّٰہ

گناہوں کا روحانی علاج

یَامَانِعُ یَامُعْطِی 7 بار روزانہ ہر نماز کے بعد پڑھئے گناہوں کی عادت دُور ہو گی۔ اِنْ شَآءَاللہُ الکریم۔ جب گناہ کرنے کو جی چاہے فوراً پڑھنا شروع کر دیجیے بار بار پڑھنے سے اِنْ شَآءَاللہُ الکریم گناہ کا ارادہ ختم ہو جائے گا۔ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، باوُضو بےوُضو پڑھنے والا اللہ پاک کے ان مبارک ناموں کی برکت سے نیک بنے گا۔ اِنْ شَآءَاللہُ الکریم

اللّٰہ

دُعا قبول ہو

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ 111 بار
(اوّل آخر ایک بار دُرود پاک)

کسی بھی جائز کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے (مثلاً حفظِ قرآن، درسِ نظامی، نیک رشتہ، نیا کاروبار، کوئی چیز سیل نہ ہوتی ہو وغیرہ) پڑھ کر دُعا مانگئے۔ اِنْ شَآءَاللہُ الکریم دعا قبول ہو گی۔

اللّٰہ

جانور کو نظرِ بد سے بچانے کیلئے

یَااَللہُ 49 بار پڑھ کر جانور (خصوصاً بقر عید کے خوبصورت گائے، بکرے وغیرہ) پر دَم کر دیجیے۔ اِنْ شَآءَاللہُ الکریم نظر نہیں لگے گی۔

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ

رنگین شمارہ

فَیضانِ مَدِیْنَہ

(دعوتِ اسلامی)

اگست 2025ء/صفر المظفر 1447ھ

جلد: 9 شمارہ: 08

ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابورجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش	مفتی محمد انس رضا قادری
گرافکس ڈیزائنر	شاہد علی حسن عطاری

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا
امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت، شاہ
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت
علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

آراء و تجاویز کے لیے

+9221111252692 Ext:2660

WhatsApp: +923103330935

Email: mahnama@dawateislami.net

Web: www.dawateislami.net

قیمت	رنگین شمارہ: 200 روپے	سادہ شمارہ: 100 روپے
ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات	رنگین شمارہ: 3500 روپے	سادہ شمارہ: 2200 روپے
ممبر شپ کارڈ (Membership Card)	رنگین شمارہ: 2400 روپے	سادہ شمارہ: 1200 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
رنگین شمارہ: 3000 روپے سادہ شمارہ: 1700 سو روپے

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لیے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قرآن وحدیث	انفاق فی سبیل اللہ کے آداب	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی	4
	وفادار دوست	مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی	7
فیضانِ سیرت	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیہاتیوں کو تعلیم و تربیت دینے کا انداز	مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی	9
مدنی مذاکرے کے سوال جواب	کیا بلیوں کے رونے سے آفت آتی ہے؟ مع دیگر سوالات	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری	12
دار الافتاء اہلِ سنّت	شرعی سفر میں 15 دن سے کیا مراد ہے؟ مع دیگر سوالات	مفتی محمد قاسم عطّاری	14
مختلف مضامین	احساسِ کمتری چھوڑ دیجیے!	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری	16
	اسلام ہی مکمل ضابطۂ حیات ہے (قسط:02)	نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری	17
	وطن سے محبت	مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطاری مدنی	20
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب دلانے والی نیکیاں (قسط:03)	مولانا شہزاد یونس عطاری مدنی	23
تاجروں کے لیے	احکامِ تجارت	مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی	25
بزرگانِ دین کی سیرت	حضرت سیدنا اسحاق علیہ السلام (تیسری اور آخری قسط)	مولانا ابو عبید عطّاری مدنی	27
	حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ	مولانا عدنان احمد عطاری مدنی	30
	اعلیٰ حضرت کا اعلیٰ کردار	مولانا فرمان علی عطاری مدنی	32
	مفتی عبد النبی حمیدی مرحوم سے چند ملاقاتوں کے احوال	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی	36
	اپنے بزرگوں کو یاد رکھیے	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی	39
متفرق	کچی لسی	مولانا احمد رضا عطّاری مدنی	41
	مصر کا اہم ترین سفر	مولانا عبد الحبیب عطّاری	42
	نصائح و ہدایات اور رسائلِ امیرِ اہلِ سنت (قسط:01)	مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مدنی	45
قارئین کے صفحات	نئے لکھاری	فخر ایوب / محمد عاصم اقبال عطاری / عبد الرحمٰن عطاری مدنی	47
	آپ کے تأثرات		51
بچّوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	پڑوسیوں کو تکلیف نہ دیجیے	مولانا محمد جاوید عطّاری مدنی	52
	پہلوان کو پچھاڑ دیا	مولانا سید عمران اختر عطّاری مدنی	53
	آپ کاج، مہا کاج	مولانا حیدر علی مدنی	55
	بچوں کے اسلامی نام		57
	بچوں کو کسی کام سے روکنے کے پُرحکمت طریقے	مولانا ابو محمد عطّاری مدنی	58
اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	بازار جانا ضروری یا مجبوری؟	اُمِّ میلاد عطّاریہ	60
	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	مفتی محمد قاسم عطّاری	62
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے!	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	مولانا حسین علاؤالدین عطّاری مدنی	63

"اِنفَاق فِی سَبِیْلِ اللّٰہ" کے آداب

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مَدَنی*

"اِنفاق فی سبیلِ اللہ" کے متعلق قرآنی تعلیمات کا کچھ حصّہ گزشتہ دو شماروں میں شائع ہوا، بقیہ آخری حصّہ ملاحظہ کیجیے:

"اِنفاق فی سبیلِ اللہ" کے آداب کی تعلیم

جتلانے کی ممانعت:

بغیر احسان جتلائے خالص رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرنے والوں کیلیے اَجرِ عظیم اور خوف و غم سے آزادی کی نوید ہے۔

﴿اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۲۶۲)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں ان کا نیگ (اجر و ثواب) ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔[1]

﴿قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًىؕ وَ اللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ(۲۶۳)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ بے پروا حلم والا ہے۔[2]

ناقص چیز دینے کی ممانعت:

نکمّی اور ناقص چیز جو بندہ اپنے لیے پسند نہیں کرتا راہِ خدا میں نہیں دینی چاہئے۔

﴿وَ لَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ(۲۶۷)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے اور تمہیں ملے تو نہ لو گے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ سراہا گیا ہے۔[3]

چھپا کر خرچ کرنے کی ترغیب:

اعلانیہ طور پر راہِ خدا میں خلوصِ نیّت سے دینا بہت اچھا ہے مگر خفیہ طور پر فقرا کی حاجت روائی کرنا سب سے بہتر ہے۔

﴿اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَۚ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْؕ وَ یُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَیِّاٰتِكُمْؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ(۲۷۱)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اگر خیرات علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چُھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لیے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گُناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔[4]

دکھلاوے کی مذمت:

اِنفاق فی سبیلِ اللہ ریاکاری سے پاک اور خُلوص و للّٰہیت سے مزین ہونا چاہیے ورنہ ایسا ہی ہے کہ پہاڑ پر بارش ہو جو اسے کچھ فائدہ نہ دے۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًاؕ

* ایم فِل اسکالر، فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ(۲۶۴)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اس پر مٹی ہے اب اس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔[5]

خلوصِ نیت کی تحسین واجر:

رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرنے والوں کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی کے باغ میں خوب بارش ہو اور وہ پہلے کی نسبت دونے میوے لائے۔

﴿وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَیْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ(۲۶۵)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے دل جمانے کو اس باغ کی سی ہے جو بھوڑ (ریتلی زمین) پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا تو دونے میوے لایا پھر اگر زور کا مینھ اُسے نہ پہنچے تو اوس کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔[6]

رضائے الٰہی کے علاوہ کسی بھی نیّت سے راہِ خدا میں خرچ کرنا مناسب نہیں۔

﴿وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی مرضی چاہنے کے لیے۔[7]

مخلص رہو! اللہ سب جانتا ہے:

جو کچھ بھی اللہ کریم کی راہ میں خرچ کیا جاتا ہے اللہ کریم سب جانتا ہے اور اس کا بہتر بدل عطا فرمائے گا۔

﴿وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ(۲۷۰)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور تم جو خرچ کرو یا منت مانو اللہ کو اس کی خبر ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔[8]

صحتِ انفاق کی شرائط کا بیان

ریاکاری سے پاک ہونا شرط ہے:

ریاکاری اور کفر و بے ایمانی کی حالت میں کیا ہوا خرچ قطعاً فضول و بے فائدہ ہے۔

﴿مَثَلُ مَا یُنْفِقُوْنَ فِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَثَلِ رِیْحٍ فِیْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ(۱۱۷)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: کہاوت اُس کی جو اس دنیا کی زندگی میں خرچ کرتے ہیں اس ہوا کی سی ہے جس میں پالا (سخت ٹھنڈک) ہو وہ ایک ایسی قوم کی کھیتی پر پڑی جو اپنا ہی بُرا کرتے تھے تو اُسے بالکل مار گئی اور اللہ نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہ خود اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں۔[9]

ریاکاری سے مال خرچ کرنے والے شیطان کے ساتھی ہیں۔

﴿وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا(۳۸)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ قیامت پر اور جس کا مُصاحب (ساتھی و مشیر) شیطان ہوا تو کتنا برا مصاحب ہے۔[10]

انفاق سے گریز کی مذمت

سونا چاندی جوڑ جوڑ کر رکھنے اور راہِ خدا میں خرچ نہ کرنے والوں کو دردناک عذاب کی وعید ہے۔

﴿وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ(۳۴)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوش خبری سناؤ دردناک عذاب کی۔[11]

زمین و آسمان کے سب خزانوں کا مالک اللہ کریم ہے پھر بھی

اس کے دیے ہوئے مال میں سے خرچ نہ کرنا سببِ عِتاب ہے۔

﴿وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ(۱۰)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین سب کا وارث اللہ ہی ہے تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتحِ مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں اُن سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔(12)

انفاق کی وسعت نہ ہو تو!

جو غربت و افلاس اور تنگی کے باوُجود اللہ کریم اور اس کے رسول کے خیر خواہ رہتے ہیں اگر خرچ نہ بھی کریں تو انہیں نقصان نہیں۔

﴿لَیْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ مَا یُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِیْنَ مِنْ سَبِیْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۹۱)﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں اور نہ بیماروں پر اور نہ ان پر جنہیں خرچ کا مقدور (طاقت) نہ ہو جب کہ اللہ و رسول کے خیر خواہ رہیں نیکی والوں پر کوئی راہ نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(13)

انفاق کی مثال:

آزاد اور صاحبِ تصرّف جو اللہ کریم کے دیے ہوئے میں سے خرچ کرتا ہے، ایسے شخص کو اللہ کریم نے مملوک و غلام پر فوقیت عطا فرمائی ہے۔ لہٰذا آزادی کی نعمت کو صفت اِنفاق فی سبیلِ اللہ سے مزین رکھنا چاہئے۔

﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا یَقْدِرُ عَلٰى شَیْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ یَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ(۷۵)﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اللہ نے ایک کہاوت بیان فرمائی ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک آپ کچھ مَقدُور (طاقت) نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا ہے چھپے اور ظاہر کیا وہ برابر ہو جائیں گے سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ ان میں اکثر کو خبر نہیں۔(14)

انفاق سے انکار کی مذمّت

”اِنفاق فی سبیلِ اللہ“ کا انکار، طریقِ کفّار:

انفاق فی سبیلِ اللہ سے انکار کرنا کفّار کا طریق ہے۔

﴿وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ(۴۷)﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور جب ان سے فرمایا جائے اللہ کے دیئے میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو تو کافر مسلمانوں کے لیے کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو کھلا دیتا تم تو نہیں مگر کُھلی گمراہی میں۔(15)

”انفاق فی سبیلِ اللہ“ سے روکنا، منافقت والا کام:

راہِ خدا میں خرچ کرنے سے روکنا منافقت ہے۔

﴿هُمُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى یَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآىٕنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَفْقَهُوْنَ(۷)﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: وہی ہیں جو کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے مگر منافقوں کو سمجھ نہیں۔(16)

اللہ پاک ہمیں بخل اور ریاکاری سے بچا کر اخلاص کے ساتھ اِنفاق فی سبیلِ اللہ کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) پ3، البقرۃ:262 (2) پ3، البقرۃ:263 (3) پ3، البقرۃ:267 (4) پ3، البقرۃ:271 (5) پ3، البقرۃ:264 (6) پ3، البقرۃ:265 (7) پ3، البقرۃ:272 (8) پ3، البقرۃ:270 (9) پ4، اٰل عمرٰن:117 (10) پ5، النسآء:38 (11) پ10، التوبۃ:34 (12) پ27، الحدید:10 (13) پ11، التوبۃ:91 (14) پ14، النحل:75 (15) پ23، یٰسٓ:47 (16) پ28، المنٰفقون:7۔

شرحِ حدیثِ رسول

وفادار دوست

مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ: يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں، ان میں سے دو چیزیں واپس آجاتی ہیں جبکہ ایک چیز وہیں رہ جاتی ہے۔ میت کے گھر والے، اس کا مال اور اس کا عمل پیچھے جاتا ہے، پھر اس کے گھر والے اور اس کا مال واپس لوٹ آتے ہیں جبکہ اس کا عمل اس کے ساتھ رہتا ہے۔[1]

یہ حدیثِ رسول سفرِ آخرت کی حقیقت کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ اس سفر کی پہلی منزل قبر ہے۔ اس سفر پر رخصت کرنے کے لیے تین چیزیں مرنے والے کے ساتھ جاتی ہیں۔ دو بے وفا جو مردے کو چھوڑ کر لوٹ آتی ہیں۔ ایک وفادار جو ساتھ رہتی ہے۔[2]

1 اہل وعیال سب سے پہلے گھر والوں کا ذکر ہے کہ وہ بھی قبر تک میت کے ساتھ جاتے ہیں۔ عَلّامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گھر کے لوگوں سے مراد بال بچے، عزیز واَقارب اور دوست و آشنا ہیں۔[3] جب دفنانے کا مرحلہ ختم ہوتا ہے تو سب واپس لوٹ جاتے ہیں خواہ دفن کے بعد کچھ دیر ٹھہرتے ہوں یا فوراً واپس چلے جائیں۔[4]

بال بچوں اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ ہماری جذباتی وابستگی ہوتی ہے لیکن تدفین کے بعد یہ بھی ہمارا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔

کیوں روتے ہو؟

ایک شخص شدید بیمار تھا، ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں کچھ ہی دیر کا مہمان ہے۔ اس کے بچے، زوجہ اور ماں باپ اِرد گرد کھڑے آنسو بہا رہے تھے۔ اس نے پوچھا: ”ابا جان! آپ کو کس چیز نے رُلایا؟“ باپ نے جواب دیا: ”میرے جگر کے ٹکڑے! جدائی کا غم رُلا رہا ہے، تمہارے مرنے کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟“ اس شخص نے اپنی والدہ سے پوچھا: ”پیاری امّی جان! آپ کیوں رو رہی ہیں؟“ ماں نے جواب دیا: ”میرے لال! دنیا سے تیری رُخصتی کا سوچ کر رو رہی ہوں، میں تیرے بغیر کیسے رہ پاؤں گی؟“ پھر اپنی بیوی سے پوچھا: ”تمہیں کس چیز نے رونے پر مجبور کیا؟“ اس نے بھی کہا: ”میرے سَر تاج! آپ کے بغیر ہماری زندگی اَجیرن ہو جائے گی، جُدائی کا غم میرے دل کو گھائل کر رہا ہے، آپ کے بعد میرا کیا بنے گا؟“ پھر اپنے روتے ہوئے بچوں کو قریب بلایا اور پوچھا: ”میرے بچو! تمہیں کس چیز نے رُلایا ہے؟“ بچے کہنے لگے: ”آپ کے وِصال کے بعد ہم یتیم ہو جائیں گے، ہمارے سر سے باپ کا سایہ اٹھ جائے گا، آپ کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟“ ان سب کی یہ باتیں سن کر وہ شخص کہنے لگا: ”تم سب میرے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے رو رہے ہو، کیا تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جسے اس بات نے رُلایا ہو کہ مرنے کے بعد قبر میں میرا کیا حال ہو گا، عنقریب مجھے وحشت ناک، تنگ و تاریک قبر میں چھوڑ

* استاذ المدرّسین، مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

دیا جائے گا، کیا تم میں سے کوئی اس بات پر بھی رویا کہ مجھے مرنے کے بعد مُنْکَر نَکِیْر (یعنی قبر میں سوالات کرنے والے فرشتوں) سے واسطہ پڑے گا! کیا تم میں سے کوئی اس خوف سے بھی رویا کہ مجھے ربِّ جلیل کے سامنے حساب وکتاب کے لیے کھڑا کیا جائے گا! آہ! تم میں سے کوئی بھی میری اُخروی پریشانیوں کی وجہ سے نہیں رویا بلکہ ہر ایک اپنی دنیا کی وجہ سے رو رہا ہے۔" اس گفتگو کے کچھ ہی دیر بعد اس کی رُوح پرواز کر گئی۔[5]

اس حکایت میں ہمارے لیے عبرت ہی عبرت ہے کہ وہ اہل وعیال جن کے عیش وآرام کے لیے ہم اپنی نیندیں قربان کر دیتے ہیں، جنہیں آسائشیں دینے کے لیے ہم بڑی خوشی سے مشقتیں برداشت کرتے ہیں، جن کی راحتوں کے لیے ہم خود کو غموں کے حوالے کر دیتے ہیں، جونہی ہمارا سفرِ زندگی ختم ہوتا ہے انہیں ہماری نہیں اپنی فکر ستانے لگتی ہے کہ اِس کے جانے کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟ کاش! وہ یہ بھی سوچتے کہ مرنے کے بعد اس کا کیا بنے گا؟

2 مال دوسرے نمبر پر مال ہے جو میت کو قبر میں تنہا چھوڑ کر واپس آجاتا ہے یعنی اس کے غلام، باندیاں، سواری، خیمہ اور دیگر اس قسم کی چیزیں۔ علامہ مظہر فرماتے ہیں: "اس سے مراد میت کے مال میں سے کچھ چیزیں ہیں، خاص طور پر اس کے خادم اور ملازم۔" مال کا میت سے اس وقت ایک خاص تعلق ہوتا ہے جیسے اسے غسل دینے، کفن دینے، جنازہ اٹھانے اور دفن کرنے کے اخراجات وغیرہ۔ لیکن جب میت کو دفن کر دیا جاتا ہے تو مال کا یہ تعلق مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔[6]

3 عمل اس کے ساتھ قبر میں رہتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کے نتیجے میں ثواب یا عذاب کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ: "قبر عمل کا صندوق ہے۔"[7] اَعمال سے مراد سارے اچھے بُرے عمل ہیں جو میت نے اپنی زندگی میں کئے۔ اَعمال کے ساتھ جانے سے مراد ان کا میت کے ساتھ تعلق ہے جو مرنے کے بعد قائم رہتا ہے۔ نیک اَعمال جو قبول ہو گئے ہمیشہ اُس کے ساتھ رہتے ہیں، بُرے اَعمال شفاعت، بخشش یا سزا بھگتنے تک چمٹے رہتے ہیں، اِن چیزوں کے بعد پیچھا چھوڑتے ہیں، جس پر مولیٰ رحم کرے۔[8]

کاش میں نے تجھے ترجیح دی ہوتی!

حضرت سیّدُنا عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جب میّت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو سب سے پہلے اُس کا عمل آکر اس کی بائیں ران کو حَرَکت دیتا اور کہتا ہے: میں تیرا عمل ہوں۔ وہ مُردہ پوچھتا ہے: "میرے بال بچّے کہاں ہیں؟ میری نعمتیں، میری دَولتیں کہاں ہیں؟" تو عمل کہتا ہے: "یہ سب تیرے پیچھے رَہ گئے اور میرے سوا تیری قبر میں کوئی نہیں آیا۔" وہ مُردہ حسرت سے کہتا ہے: "اے کاش! میں نے اپنے بال بچوں، اپنی نعمتوں اور دولتوں کے مقابلے میں تجھے ترجیح دی ہوتی کیونکہ تیرے سوا میرے ساتھ کوئی نہیں آیا۔"[9]

جو عمل مرنے کے بعد بھی جاری رہتے ہیں

نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: انسان جب مر جاتا ہے اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزیں (کہ مرنے کے بعد بھی یہ عمل ختم نہیں ہوتے اس کے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں) 1 صدقہ جاریہ اور 2 علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہو اور 3 اولاد صالح جو اس کے لیے دعا کرتی رہتی ہے۔[10]

ایک حدیثِ پاک میں 7 چیزوں کا ذکر ہے۔ چنانچہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: مومن کے انتقال کے بعد اس کے عمل اور نیکیوں میں سے جو کچھ اسے ملتا رہے گا، وہ یہ ہے۔ 1 اس کا وہ علم جسے اس نے سکھایا اور پھیلایا اور 2 نیک بیٹا جسے اس نے چھوڑا، یا 3 وہ قراٰن پاک جسے ورثہ میں چھوڑا، یا 4 وہ مسجد جسے اس نے بنایا، یا 5 مسافر خانہ بنایا، یا 6 کسی نہر کو جاری کیا، یا 7 وہ صدقہ جاریہ جسے اس نے حالتِ صحت اور زندگی میں اپنے مال سے دیا، ان کا ثواب اسے موت کے بعد بھی ملتا رہے گا۔[11]

اللہ ہمیں قبر وحشر کی تیاری کی توفیق دے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

---

(1) بخاری، 4/251، حدیث: 6514 (2) دیکھیے: مراٰۃ المناجیح، 7/10 (3) مرقاۃ المفاتیح، 9/22، تحت الحدیث: 5167 (4) فتح الباری، 12/312، تحت الحدیث: 6514 (5) عیون الحکایات، ص89 ملخصاً (6) مرقاۃ المفاتیح، 9/22، تحت الحدیث: 5167 (7) مرقاۃ المفاتیح، 9/22، تحت الحدیث: 5167 (8) مراٰۃ المناجیح، 7/11 (9) دیکھیے: شرح الصدور، ص111، 112 (10) مسلم، ص684، حدیث: 4223 (11) ابن ماجہ، 1/158، حدیث: 242۔

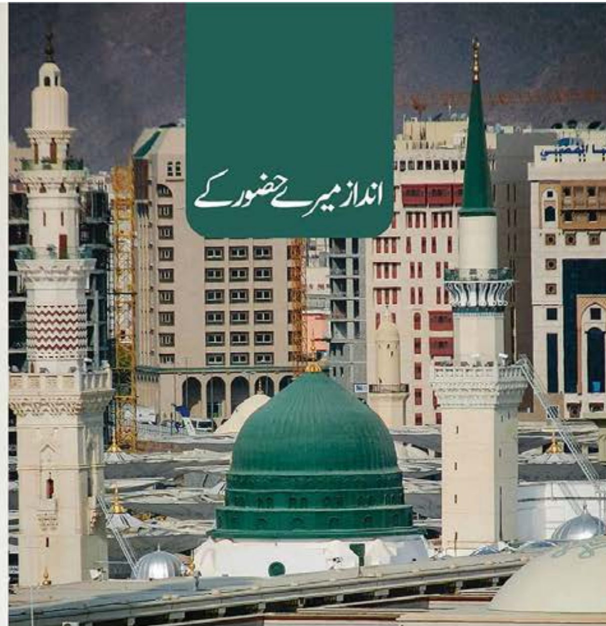

آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیہاتیوں کو تعلیم و تربیت دینے کا انداز

مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سچی بات سکھاتے ہیں، سیدھے راستے پر چلاتے ہیں اور تربیت دے کر ہدایت کے ستارے بناتے ہیں، رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیم و تربیت سے بھرپور لُطف و کرم کی شان تو یہ ہے کہ ہر خاص و عام اِس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ وہ درس گاہ ہے جس سے دیگر صحابۂ کرام کے ساتھ دیہات سے تعلّق رکھنے والوں نے بھی خوب فیض پایا، اُن میں بھی علم حاصل کرنے کی تڑپ پیدا ہوئی اور بارگاہِ رسالت سے مَن چاہے سوالات کے جوابات حاصل کر کے اپنی علمی پیاس بجھائی۔ یہ خوب صورت اندازِ نبوی جہاں اُس مبارک دور کے مؤثر ایجوکیشن سسٹم کا عمدہ خاکہ پیش کرتا ہے وہیں اُس ڈائیر کٹ میتھڈ سے روشناس کرواتا ہے جو عمر، اہلیت، عمارت اور معیّنہ وقت کی قید سے آزاد ہے نیز اس کی تاثیر اتنی اعلیٰ اور اس قدر بابرکت ہے کہ اس سے قیامت تک فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

آیئے! آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیہاتیوں کو تعلیم و تربیت دینے کے انداز کی چند جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں:

سوالات کے جوابات دینے کا اندازِ نبوی دیہات سے تعلّق رکھنے والے افراد میں اگرچہ کچھ طبیعت کی سختی تھی مگر اُن میں ایسے عقل مند بھی ہوتے جو سُوال کرنے کے آداب سے آگاہ ہوتے اور بیجا سوال سے بچتے، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان ایسے دیہاتیوں کی آمد کے منتظر رہتے۔(1)

1 قبیلہ بنی سعد کا تعلّق دیہات سے تھا، حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قبیلہ بنی سعد کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو بھیجا تھا لہٰذا اِس قبیلے نے اسلام سے متعلّق چند باتوں کی تصدیق کے لیے ایک عقل مند دیہاتی کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تو وہ آئے، اونٹ کو مسجد سے باہر باندھا اور مسجد میں داخل ہوگئے۔(2) پھر پوچھنے لگے کہ تم میں محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کون ہیں؟ حالانکہ آپ اپنے اصحاب کے درمیان ٹیک لگائے تشریف فرما تھے۔ ہم نے بتایا: وہ یہی نورانی چہرے والے بُزُرگ ہیں جو ٹیک لگائے تشریف فرما ہیں۔ ان صاحب نے کہا: اے عبد المطلب کے بیٹے! رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن سے فرمایا: بولو! میں سُن رہا ہوں۔ اُنہوں نے عرض کی: میں آپ سے سُوال کروں گا، پوچھنے میں آپ پر ذرا سخت انداز ہو جائے تو ناراض نہ ہونا۔ فرمایا: پوچھو! جو پوچھنا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: میں آپ کے اور آپ سے پہلے والوں کے رَبّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! ایسا ہی ہے۔ عرض کیا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ ہی کی طرف سے آپ کو حکم ہے کہ دن رات میں پانچ نمازیں ادا کریں؟ فرمایا: بالکل! ایسا ہی ہے۔ عرض کی: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا سال کے اس مہینے (رمضانُ المبارک) کے

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

روزے رکھنے کا حکم بھی آپ کو اللہ ہی نے دیا ہے؟ فرمایا: ہاں! یہ بات دُرست ہے، عرض کی: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا اللہ نے ہی آپ کو حکم دیا ہے کہ ہمارے مالداروں سے صدقہ (یعنی زکوٰۃ) وصول کرکے ہمارے محتاجوں میں بانٹ دیں؟ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: بِالکل! ایسا ہی ہے۔ تو ان صاحب نے کہا: آپ جو کچھ لے کر آئے ہیں میں اس پر ایمان لایا اور میں اپنی قوم کا قاصد ہوں، میرا نام ضِمام بن ثَعْلَبہ ہے میں بنی سعد بن بکر کا ایک فرد ہوں۔[3] حضرت ضِمام رضی اللہ عنہ واپس اپنے قبیلے گئے اور اتنا مؤثّر بیان کیا کہ پورا قبیلہ ایمان لے آیا۔[4]

حضرت ضمام رضی اللہ عنہ کی عقل مندی کی بنا پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اچّھے انداز میں مختصر اَسوال کرنے والا حضرت ضِمام بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا۔[5]

2 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ایک سفر میں تھے کہ اچانک ایک دیہاتی آیا اور آپ کی اونٹنی کی لگام پکڑ کر بولا: اے اللہ کے رسول! کچھ ایسا بتادیجئے جو مجھے جنّت کے قریب اور دوزخ سے دور کر دے۔ فرمایا: یعنی اللہ پاک کی عِبادت کرو اور کسی کو بھی اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نَماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلۂ رِحمی کیا کرو۔[6]

3 بارگاہِ رسالت میں ایک دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے وہ کام بتائیے جسے کرنے کے بعد میں جنّت میں داخل ہو جاؤں؟ فرمایا: اللہ پاک کی اس طرح عبادت کرو کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نَمازیں اَدا کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ عرض کی: مجھے اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں اس پر اضافہ نہ کروں گا۔ جب وہ لوٹ گیا تو رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: جو کسی جنّتی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔[7]

4 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں ایک دیہاتی نے عرض کی: مجھے جنّت سے قریب کرنے اور جہنّم سے دور کرنے والا کام بتادیجئے۔ ارشاد فرمایا: کیا تمہیں ان دو (یعنی جنّت و جہنّم) نے عمل پر اُبھارا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: حق بات کرو اور جو ضَرورت سے زیادہ ہو اُسے صدقہ کر دو۔ عرض کی: اللہ کی قسم! میں ہر وقت حق بولنے اور ضَرورت سے زیادہ مال صدقہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ فرمایا: لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام عام کرو۔ عرض کی: یہ بھی ویسا ہی مشکل ہے۔ فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ وہ بولا: جی ہاں۔ فرمایا: اونٹ اور پانی کا مشکیزہ لو اور گھر گھر جا کر ایسے لوگوں کو پانی پلاؤ جو کبھی کبھی پانی پیتے ہیں، اُمید ہے کہ ابھی تمہارا اونٹ بھی نہیں مرے گا اور مشکیزہ بھی نہیں پھٹے گا کہ تم پر جنّت واجب ہو جائے گی۔ وہ دیہاتی "اللہ اکبر" کہتا ہوا چلا گیا، ابھی اس کا مشکیزہ نہیں پھٹا تھا اور نہ ہی اونٹ مرا تھا کہ وہ شہید ہو گیا۔[8]

عمل کے ذریعے تربیت دینے کا اندازِ نبوی اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں کوئی اَعْرابی آتا اور کسی ایسے عمل کے بارے میں پوچھتا جسے عملاً سکھانا ممکن ہوتا تو اُسے وہ عملاً کرکے دکھاتے اور زبانِ مبارک سے اُس کی وضاحت بھی فرمادیتے جیسا کہ ایک دیہاتی بارگاہِ رسالت میں وُضو کے بارے میں پوچھنے کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے اعضائے وُضو کو تین تین مرتبہ دھو کر دکھایا پھر فرمایا: وُضو اِس طرح ہے، تو جس نے اِس میں اضافہ کیا اُس نے بُرا کیا، حد سے بڑھا اور اُس نے ظُلم کیا۔[9]

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے سادہ طبع اور فطری مزاج رکھنے والے دیہاتیوں کی جس حکمت، نرمی اور بصیرت کے ساتھ تربیت فرمائی ہے، اس کی جھلک مذکورہ واقعات میں نظر آتی ہے۔ ان واقعات پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ

1 دیہاتی افراد، جو فطری سادگی اور علم کی کمی کے باعث براہِ راست سوال کرتے، ان کو سوالات کرنے سے منع کرنے کے بجائے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

2 رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے دیہاتیوں کی ذہنی سطح

کو مدنظر رکھتے ہوئے نہایت سادہ، جامع اور عملی انداز میں جوابات دیے۔

3 اگرچہ بعض دیہاتیوں کے انداز میں جفاکشی یا سخت کلامی ہوتی، لیکن آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہ تو ناراض ہوتے، نہ سخت لہجے میں جواب دیتے، بلکہ نرمی اور تحمل سے ان کی اصلاح فرماتے، جو اخلاقی تربیت کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

4 دیہاتیوں کی سادہ مزاجی اور اَخلاص کو قدر کی نگاہ سے دیکھ کر، ان کے عمل کو سراہا گیا۔ جیسا کہ یہاں حضرت ضِمام بن ثعلبہ رضی اللہُ عنہ کے سوالات اور ایمان لانے پر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی عقل مندی کی تعریف فرمائی اور فرمایا: "جو جنّتی کو دیکھنا چاہے وہ اسے دیکھ لے"۔

5 اسی طرح آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ عمل ثابت کرتا ہے کہ تعلیم و تربیت صرف شہری، باادب یا تعلیم یافتہ لوگوں کا حق نہیں بلکہ دین ہر فرد کے لیے ہے، خواہ وہ دیہاتی ہو یا شہری، عالم ہو یا جاہل۔

6 دیہاتی افراد، جیسے حضرت ضِمام رضی اللہُ عنہ جب تعلیم یافتہ ہوئے تو واپس جاکر پورے قبیلے کی اصلاح کا ذریعہ بنے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تربیت انفرادی نہیں، بلکہ اجتماعی اثرات کی حامل ہوتی تھی۔

آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیہاتیوں کو تعلیم و تربیت دینے کا انداز آپ نے اس مضمون میں ملاحظہ کیا، اگلے شُمارے میں "رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیہاتیوں کے ساتھ اندازِ کرم نوازی" بھی ضَرور پڑھیے گا۔

---

(1) مسلم، ص35، حدیث:102، شرح مسلم للنووی، جز:1، 1/169 (2) بخاری، 1/39، حدیث:63، مسلم، ص35، حدیث:102، ابوداؤد، 1/205، حدیث:487، شرح مسلم للنووی، جز:1، 1/169 (3) بخاری، 1/39، حدیث:63 (4) مدارج النبوۃ، 2/364 (5) الاصابۃ، 3/395 (6) مسلم، ص36، حدیث: 104 (7) بخاری، 1/472، حدیث:1397 (8) معجم کبیر، 19/187، حدیث:422 (9) نسائی، ص31، حدیث:140۔

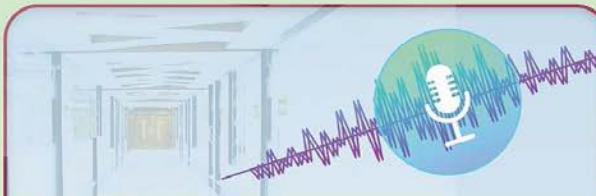

مئی 2025ء میں امیرِ اہلِ سنّت کی جانب سے جاری کیے گئے پیغامات کی رپورٹ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے مئی 2025ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ "پیغاماتِ عطّاؔر" کے ذریعے تقریباً 3014 پیغامات جاری فرمائے جن میں 539 تعزیَت کے، 2354 عیادت کے جبکہ 121 دیگر پیغامات تھے۔ ان پیغامات میں امیرِ اہلِ سنّت نے بیماروں کی صحّت یابی کے لیے دُعائیں فرمائیں جبکہ مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کے لیے مغفرت اور بلندیِ درجات کے لیے دعائیں کیں۔

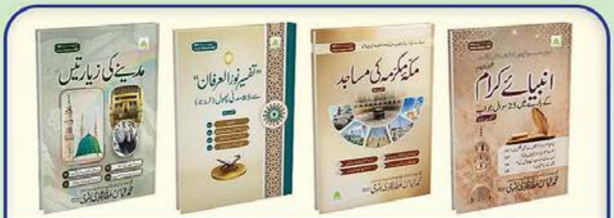

ہفتہ وار رسائل کی کارکردگی (مئی 2025ء)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ اور آپ کے خلیفہ حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے/سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے/سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔ مئی 2025ء میں دیئے گئے 4 مَدَنی رَسائل کے نام اور ان کی کارکردگی پڑھیے: 1 انبیائے کرام علیہم السّلام کے بارے میں 25 سوال جواب: 20 لاکھ، 25 ہزار 941 2 مکہ مکرمہ کی مساجد: 23 لاکھ، 02 ہزار 558 3 تفسیر نورالعرفان سے 85 مدنی پھول (قسط4): 21 لاکھ، 95 ہزار 908 4 مدینے کی زیارتیں: 19 لاکھ 2 ہزار 197۔

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کیے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 13 سوالات و جوابات کافی ترمیم کے ساتھ یہاں درج کیے جارہے ہیں۔

1 کیا انبیائے کرام علیہمُ الصلوٰۃ والسلام فرشتوں سے افضل ہیں؟

سوال: کیا انبیائے کرام علیہمُ الصلوٰۃ والسلام اللہ پاک کی سب سے افضل مخلوق ہیں یہاں تک کہ فرشتوں سے بھی افضل ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ (دیکھئے: مدنی مذاکرہ، 8 شعبان المعظم 1440ھ)

2 اعلیٰ حضرت کی کراچی تشریف آوری

سوال: کیا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کبھی کراچی تشریف لائے ہیں؟

جواب: جی ہاں! ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت سے پتا چلتا ہے کہ سرزمینِ کراچی کو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے قدم چُومنے کی سعادت ملی ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 25 صفر المظفر 1440ھ)

3 اعلیٰ حضرت کے مزار پر حاضری

سوال: کیا اعلیٰ حضرت کے مَزار شریف پر آپ کا جانا ہوا ہے؟

جواب: اَلحمدُ لِلّٰہِ الکریم مدینۃُ المرشد بَریلی شریف کا اب تک دو بار سفر نصیب ہوا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 25 صفر المظفر 1440ھ)

4 کیا جنّت میں جسم پر بال ہوں گے؟

سوال: کیا جنّت میں جسم پر بال نہیں ہوں گے؟

جواب: جنّت میں صرف سر، پلکوں اور بھنوؤں کے بال ہوں گے، اِس کے عِلاوہ جنّتیوں کے جسم پر کہیں بھی بال نہیں ہوں گے۔ (دیکھئے: بہار شریعت، 1/159- مدنی مذاکرہ، 18 صفر المظفر 1440ھ)

5 کیا بلیوں کے رونے سے آفت آتی ہے؟

سوال: بلیاں جب روتی ہیں تو اِس سے کیا ہوتا ہے؟

جواب: بلیوں کے رونے سے کسی طرح کی بدشگونی نہیں لینی چاہیے کہ معاذَ اللہ آفت آنے والی ہے، لہٰذا فُلاں سفر یا فُلاں سودا کینسل کردو ورنہ نقصان ہوجائے گا۔ بلی بھی روتی ہے، بندہ بھی روتا ہے اور بچے بھی روتے ہیں۔ اِس سے بدشگونی لینے کے بجائے عبرت حاصل کرنی چاہیے جیسا کہ ایک کتاب میں لکھا ہے کہ بچے جب روئیں تو جہنمیوں کا رونا یاد کیجیے۔ (دیکھئے: موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 3/218، رقم: 253) بچہ ایسے لگتا ہے کہ بے بسی کے ساتھ رو رہا ہے، تو جہنم میں بھی بے بسی کے ساتھ رونا ہوگا۔ بس اللہ پاک ایسا کرم کرے کہ ہم جہنم ہی میں نہ جائیں جو رونا پڑے۔ اللہ کرے کہ ہم جہنم میں جانے والے کام کرنے کے بجائے نیکیاں ہی کرتے رہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 11 جمادی الاخریٰ 1440ھ)

6 مُنہ میں نَسوار ہوتے ہوئے ذِکر و دُرود پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا مُنہ میں نَسوار رکھ کر ذِکر و دُرود پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: مُنہ میں نَسوار ہونے کی صورت میں ذِکر و دُرود

منع ہے کیونکہ اِس میں بدبو ہوتی ہے۔ اگر مسجد میں نَسوار کی بدبو کے ساتھ آگیا تو گناہ گار بھی ہو گا۔ ویسے بھی نَسوار بُری اور نُقصان دہ چیز ہے لہٰذا اِس سے بلکہ تمام بدبو دار و نقصان دہ چیزوں کے اِستعمال سے بچئے۔ (مدنی مذاکرہ، 22ربیع الآخر1440ھ)

7 نشانی لگانے کے لیے کتاب کے صفحات موڑنا کیسا؟

سوال: نشانی لگانے کے لیے کتاب کے صفحات کو موڑنا کیسا ہے؟

جواب: بعض اوقات صفحات موڑنے سے کتاب کو نُقصان ہوتا ہے، اگر کتاب لائبریری یا وَقْف کی ہو یا کسی اور سے پڑھنے کے لیے لی ہو تو پھر اس کے صَفحات نہیں موڑ سکتے اور نہ اس پر قلم وغیرہ سے نشانات لگا سکتے ہیں۔

(دیکھیے: مدنی مذاکرہ، 23ربیع الاول1440ھ)

8 کیا حُدودِ حَرم میں عمرے کی نیت ہو سکتی؟

سوال: اگر کوئی میقات میں رہتا ہو تو کیا وہ حُدودِ حرم میں جا کر عمرے کی نیت کر سکتا ہے؟

جواب: عمرے کی نیت کرنے کے لیے حَرم کی حُدود سے باہر جانا پڑے گا جیسے مسجدِ عائشہ کہ وہ حِل میں ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 20رمضان المبارک1440ھ)

9 کیا بہن کو جہیز دینے سے وراثت کا حصہ ختم ہو جاتا ہے؟

سوال: کیا بھائی اپنی بہن کو جہیز دے تو بہن کا وراثت سے حصہ ختم ہو جاتا ہے؟

جواب: نہیں، اس سے وراثت پر کوئی اَثر نہیں پڑتا۔ البتہ ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ والد کا اِنتقال ہو جائے اور اس کا ترکہ بھائی کے پاس ہو اور وہ بہن کی اِجازت سے جہیز کا سامان اس کے ترکہ کے حصے سے لا کر دیتا رہے تو بہن کے حصے سے جتنے کا جہیز دیا ہو گا اُتنا ادا ہو جائے گا اور جو باقی ہو گا اس میں سے پائی پائی دینا ہو گی۔ (مدنی مذاکرہ، 29شعبان المعظم1440ھ)

10 کیا مَرد و عورت کے لیے تمام سنتیں ایک جیسی ہیں؟

سوال: کیا ہر وہ عمل جو مَرد کے لیے سنّت ہے وہ عورت کے لیے بھی سنّت ہو گا؟

جواب: ایسا نہیں ہو سکتا مثلاً داڑھی رکھنا مَرد کے لیے سنت ہے لیکن عورت کے لیے سنّت نہیں بلکہ عورت کی داڑھی نکل آئے تو اس کے لیے مُسْتَحَب ہے کہ اسے صاف کر دے۔ (دیکھیے: ردالمحتار، 9/615) یوں ہی عمامہ باندھنا مَرد کے لیے سنّت ہے مگر عورت عمامہ نہیں باندھے گی۔ البتہ ایسی بہت ساری سنتیں ہیں جو مَرد و عورت دونوں کے لیے سنّت ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 15شعبان المعظم1440ھ)

11 اٹیچ باتھ میں دُعا یا دُرود پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا واش روم میں ہاتھ دھوتے وقت دُعا یا دُرودِ پاک پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: اٹیچ باتھ یعنی جہاں حمام کے ساتھ ہی W.C یا کموڈ نظر آ رہا ہوتا ہے یا صرف پردہ ٹَنگا ہوا ہوتا ہے اس جگہ کچھ بھی نہیں پڑھ سکتے۔ وُضو بھی کریں گے تو کچھ نہیں پڑھیں گے لہٰذا وُضو سے پہلے بِسْمِ اللہ شریف یا جو بھی پڑھنا ہے باہر ہی پڑھ لیجئے۔ (مدنی مذاکرہ، 24ذوالقعدۃ الحرام1440ھ)

12 ذَبح شُدہ مُرغی کا انڈا کھانا کیسا؟

سوال: میرے پاس ایک مُرغی تھی میں نے اسے ذَبح کیا تو اس کے پیٹ سے ایک انڈا نکلا اب یہ انڈا حلال ہے یا حرام؟

جواب: حلال۔ (دیکھیے: مبسوط للسرخسی، جز24، 35/12- مدنی مذاکرہ، 23ذوالحجۃ الحرام1440ھ)

13 "مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو" کہنا کیسا؟

سوال: "اگر میں جھوٹ بولوں تو مرتے وقت مجھے کلمہ نصیب نہ ہو" ایسا کہنا کیسا؟

جواب: یہ جملہ بہت خطرناک ہے اور سخت بے باکی ہے کہ معاذ اللہ جیسے ایمان کی کوئی اَہمیت ہی نہیں ہے! ایسی بات تو کبھی خواب میں بھی نہیں بولنی چاہیے۔ اِس مسئلے میں تفصیل ہے، ایسا جملہ نہ بولا جائے۔ (مدنی مذاکرہ، 2محرم الحرام1441ھ)

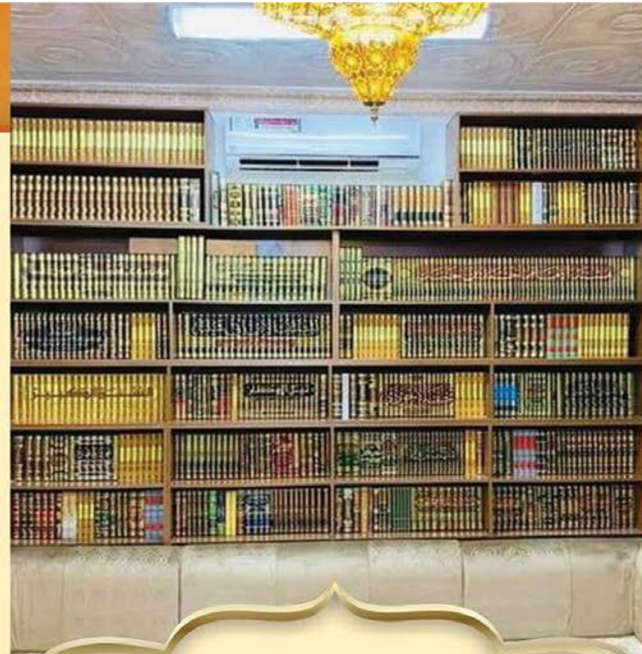

دَارُالْاِفْتَاء اَھْلِسُنَّت

مفتی محمد قاسم عطّاری*

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 شرعی سفر میں 15 دن سے مراد کیا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص پاکستان سے مدینہ منورہ حاضری کے لیے گیا۔ وہاں اس کی نیت چودہ راتیں مکمل ٹھہر کر پندرہویں دن واپس آنے کی تھی، تو اس نے وہاں پہنچ کر دو دن نمازیں قصر پڑھیں، لیکن پھر کسی نے بتایا کہ مکمل نمازیں پڑھنی ہیں، جس وجہ سے اس نے باقی کے ایام میں مکمل نمازیں ادا کیں اور یوں وہ 14 راتیں مکمل اور پندرہویں دن کی 3 نمازوں تک مدینہ شریف حاضر رہا، پندرہویں رات مدینہ شریف نہیں گزاری اور پھر واپس آگیا۔ شرعی رہنمائی فرمادیں کہ یہ شخص مدینہ شریف جتنا عرصہ حاضر رہا، مقیم تھا یا مسافر؟ اور اس کی پہلے دو دن اور باقی کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟

نوٹ: اس شخص نے یہ ساری نمازیں منفرد اور دوسری پر قعدہ کرکے پڑھی تھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس شخص نے شروع کے دو دن جو قصر نمازیں پڑھیں، وہ تو درست ادا ہو گئی ہیں، لیکن دو دن کے بعد جو نمازیں قصر کی بجائے مکمل ادا کی ہیں، وہ مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ ہوئی ہیں، ان کا اعادہ کرنا اس پر واجب ہے۔

مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ جب کوئی شخص 92 کلومیٹر کی مسافت پر 15 سے کم دن ٹھہرنے کی نیت سے جائے، تو وہ شرعی مسافر ہوتا ہے اور یہاں پر 15 دن سے مراد 15 راتیں ہیں یعنی کسی جگہ مسلسل 15 راتیں نہیں ٹھہرے گا، تو مسافر رہے گا اور اگر کسی جگہ پر 15 راتیں مسلسل ٹھہرنے کی نیت ہے، اگرچہ دن میں کسی اور جگہ جانا ہے، تو وہ مقیم ہو جائے گا، مسافر نہیں ہو گا، بشرطیکہ دن میں جہاں جانا ہے، رات والے مقام سے وہ شرعی مسافت پر واقع نہ ہو، الغرض جب تک 15 راتوں سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو گی، تو مسافر ہی رہے گا۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں جب آپ کی نیت مدینہ شریف میں 14 راتیں ٹھہرنے کی تھی، 15 راتوں کی نہیں تھی، تو آپ وہاں مقیم بھی نہیں تھے، شرعی مسافر ہی تھے، جس وجہ سے آپ پر نمازوں میں قصر کرنا واجب تھا اور شرعی مسافر جب اکیلے نماز پڑھتے ہوئے قصداً نماز میں قصر نہ کرے، پوری پڑھ لے، تو یہ قصداً واجب کو ترک کرنا ہے، جو ناجائز و گناہ ہے، لہٰذا اس کی توبہ کرنا اور مکمل پڑھی گئی نمازوں کا اعادہ کرنا آپ پر واجب ہے۔

تنبیہ! جس نے اس صورت میں قصر کی بجائے مکمل نمازیں ادا کرنے کا مسئلہ بتایا ہے، اسے غلط فہمی ہوئی یا اس نے غلط بتایا،

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

جبکہ مسئلہ صحیح یاد کرکے ہی بتانا چاہیے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 لڑکی کو جہیز میں دیا گیا سونا کس کی ملکیت ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ لڑکی کی شادی کے موقع پر جو سونا جہیز میں اس کو اس کے ماں باپ کی طرف سے دیا جاتا ہے، اس پر شرعی حق یعنی ملکیت کس کی ہے؟ یہ پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ میری بیٹی کی شادی ہوئی تو ہم نے اس کو جہیز میں سونا دیا، اب اس کے ماموں سسر کا یہ کہنا ہے کہ اس سونے پر اس کی بہن یعنی لڑکی کی ساس کا حق ہے، اس وجہ سے وہ اس کو سونا استعمال کرنے نہیں دیتے، آپ سے گزارش ہے کہ اس مسئلہ کے شرعی حکم سے متعلق ہماری رہنمائی فرمائیں۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں جو کچھ سامان و زیور وغیرہ لڑکی کو جہیز میں دیا جاتا ہے، وہ اس کی ملک ہوتا ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں جہیز میں دیا گیا سونا اس لڑکی کی ملکیت ہے، کسی اور کا اس میں کوئی حق نہیں ہے اور اس کو سونا استعمال کرنے سے روکنا بھی درست نہیں ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 فوت شدہ نابالغ بچے کے لیے ایصال ثواب کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نابالغ بچہ جو چند ماہ یا چند سال کا ہو، اس کے لیے ایصال ثواب کرنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بنیادی طور پر یہ بات یاد رکھیں کہ جسے ایصال ثواب کیا جائے، اُس کے نیک یا گنہگار ہونے، نیز بالغ یا نابالغ ہونے کی کوئی تخصیص نہیں ہے، یعنی ایسا نہیں ہے کہ بالغ یا گنہگار کو ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں، نابالغ یا نیک کو ایصال ثواب نہیں کر سکتے، بلکہ انسان اپنے ہر عمل کا ثواب دوسرے مسلمان کو ایصال کر سکتا ہے، البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ گنہگار کو ایصال ثواب کا ایک بڑا مقصد مغفرت کی دعا ہے، جبکہ نیک افراد کے لیے ایصال ثواب کا مقصد درجات کی بلندی اور مزید رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، جیسا کہ اہلِ اسلام انبیائے کرام اور بالخصوص نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ثواب پیش کرتے ہیں اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے اب تک یہی معمول ہے، حالانکہ انبیائے کرام علیہم السّلام تو قطعی طور پر معصوم ہیں، لہٰذا نابالغ بچہ کہ جو اگرچہ گنہگار نہیں ہے، اُسے بھی ایصال ثواب کرنا، جائز ہے کہ نابالغ کے حق میں ایصال ثواب بلندی درجات کا سبب ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 احرام کی چادر کے کناروں کا سینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا عمرے پر جانے کا ارادہ ہے اور اس مقصد کے لئے میں نے احرام خریدا ہے، لیکن میری والدہ نے اس کے کناروں کو سوئی کی مدد سے سی دیا تاکہ اس کے دھاگے نکلنے نہ پائیں۔ برائے مہربانی رہنمائی فرما دیں کہ یہ درست ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

احرام کی چادروں کا کناروں سے سلا ہوا ہونا مکروہ و ناپسندیدہ امر ہے کیونکہ ان کا ہر طرح کی سلائی سے خالی ہونا افضل ہے، لیکن ناجائز نہیں کیونکہ یہ ممنوع مخیط (سلے ہوئے لباس) میں داخل نہیں، لہٰذا اگر کوئی شخص ایسی چادریں پہن کر حج و عمرہ کرلے تو جائز ہے، اور اس سے کوئی کفارہ یا صدقہ بھی لازم نہیں ہوگا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

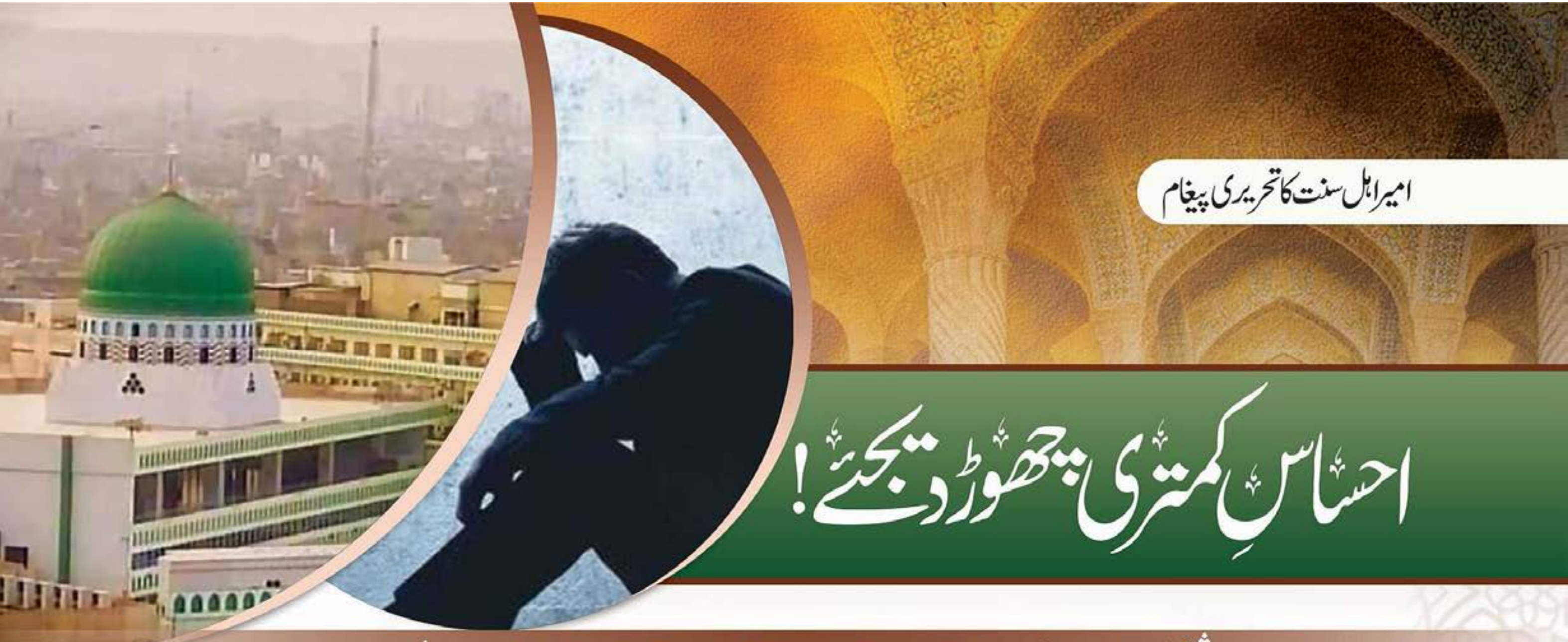

احساسِ کمتری چھوڑ دیجئے!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

کہا جاتا ہے: تیمور بادشاہ سے اس کا مُلک چِھن گیا، وہ بھاگ کر ایک غار میں جا چُھپا، وہاں کھانا کھاتے ہوئے اس نے دیکھا کہ ایک کیڑی (یعنی چیونٹی) زمین سے چاول کا ایک دانہ اٹھا کر گھسیٹتے ہوئے غار کی دیوار پر چڑھنے لگی، تھوڑا چڑھتی اور گِر جاتی، پھر اس دانے کو اٹھاتی اور چڑھنے کی کوشش کرتی مگر گِر جاتی، یہاں تک کہ بار بار کی کوشش کے بعد دانے کو اوپر اپنے بِل تک لے جانے میں کامیاب ہو گئی۔ اس چیونٹی کو دیکھ کر تیمور نے کہا کہ کیا میں اس کمزور چیونٹی سے بھی گیا گزرا ہوں کہ مرد ہو کر ہمت ہار بیٹھا ہوں! میں یہ کیوں سمجھ بیٹھا ہوں کہ میں ہار گیا ہوں اور اب نہیں جیت سکتا۔ اس طرح چیونٹی سے سبق حاصل کر کے یہ اٹھا اور اپنا بچا کُھچا لشکر جمع کیا اور زور دار حملہ کر کے اپنی چِھنی ہوئی ریاست واپس لے لی۔

اے عاشقانِ رسول! دین و دنیا کے مختلف کاموں میں کامیابی پانے کے لیے احساسِ کمتری اور مایوسی کو اپنی ڈکشنری سے نکال دیجیے، اپنا دل بڑا اور حوصلہ بلند رکھیے اور اپنی یہ سوچ بنائیے کہ ”اللہ پاک کی مدد سے میں بہت کچھ کر سکتا ہوں“۔ یاد رکھیے کہ ”کام“ چاہے دین کا ہو یا دنیا کا، ہوتا واقعی کرنے سے ہے جبکہ مددِ الٰہی شامل ہو۔ میں اگر اپنی بات کروں تو مجھے اپنی اوقات پتا ہے۔

جب میرے والد صاحب دنیا سے رخصت ہوئے اس وقت میں ڈیڑھ دو سال کا بچّہ تھا، میں نے یتیمی کی زندگی گزاری ہے، میں نے بچپن ہی سے محنت مزدوری کی ہے، بعض اوقات لڑکے مجھے مارتے تھے۔ ان تمام حالات کے باوجود میں نے ہمت نہیں ہاری اور آج اللہ پاک کے کرم سے میری جو بھی حیثیت ہے اسے دنیا جانتی ہے۔ البتہ مجھے اس بات کا احساس ہے کہ یہ کامیابی بھی فائنل نہیں، حقیقی کامیابی اُس وقت ہو گی جب اللہ پاک کی رحمت سے ایمان ساتھ لے کر مجھے قبر میں جانا نصیب ہو گا، اور آخری وقت یہ پیغام ملے گا: ﴿یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ(۲۷) ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً(۲۸) فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ(۲۹) وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ(۳۰)﴾ (ترجَمۂ کنزالعرفان: اے اطمینان والی جان۔ اپنے رب کی طرف اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو۔ پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔(پ30، الفجر: 27تا30)

اللہ پاک ہم سب کو دنیا و آخرت کے کاموں میں ترقّیاں عطا فرمائے، تکبر و خود پسندی سے بچا کر عجز و انکسار کی دولت سے مالا مال کرے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

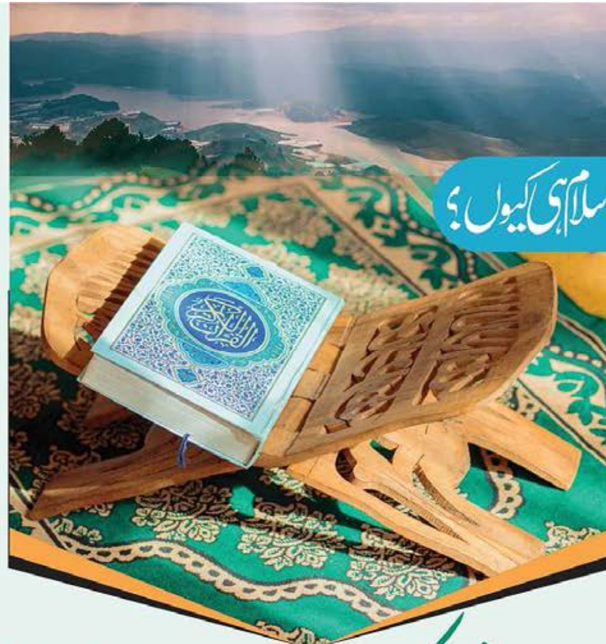

اسلام ہی مکمل ضابطۂ حیات ہے (قسط:02)

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

عائلی و خاندانی ضَروریات اور اسلام

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو غاروں اور پہاڑوں میں زندگی گزارنے کی کوئی ترغیب و فضیلت بیان نہیں فرمائی بلکہ فطرت کا تقاضا ہے کہ انسان تنہائی میں اجنبیّت اور اپنے ہم جنسوں میں اُنسیّت و اپنائیت محسوس کرتا ہے۔ بلکہ اگر غور کیا جائے تو ہر جنس اپنی ہم جنس سے مانوس ہوتی اور ان کے ساتھ رہنا پسند کرتی ہے۔ انسانوں کی قدیم تاریخ بھی یہی ہے کہ کائنات میں بننے والا سب سے پہلا رشتہ میاں بیوی کا رشتہ ہے جو کہ پہلے نبی و رسول حضرت آدم علیہ السّلام اور امّاں حوّا رحمۃُ اللہ علیہا کے درمیان قائم ہوا۔ انسان جب رشتۂ نکاح سے منسلک ہوتا ہے تو اسے کئی افراد کے حُقوق و فرائض اَدا کرنے پڑتے ہیں۔ نکاح، اس کے متعلّقات اور اس کے نتیجے میں بننے والے رشتوں کی جامع معلومات صرف اسلام فراہم کرتا ہے۔ اسلام نکاح سے پہلے رشتہ کی تلاش اور عورت کے انتخاب کے بارے میں رہنمائی کرتا ہے۔ حُسن و جَمال اور مال و مَنال اور جاہ و نسب میں سے کس کو اختِیار کرنا ہے اس بارے میں ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے: مال، حَسَب نَسَب، حُسْن و جمال اور دِین مگر تم دِین والی کو ترجیح دو۔[1] اسلام نے اپنے ماننے والوں کو خاندانی نظام سے جوڑا ہے، اس نظام کو مسلمان بوجھ سمجھ کر نہ نبھائے بلکہ عبادت اور سعادت سمجھ کر پورا کرے اس کے لیے بہتر صلے کی بشارت اور رِزْق میں برکت کی نوید ہے جیسا کہ فرمانِ رسول ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اس کی عمر اور رزق میں اضافہ کر دیا جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے والدین کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرے اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلۂ رحمی کیا کرے۔[2] مزید فرمایا: جو اپنے والدین کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے اس کے لیے خوش خبری ہے کہ اللہ کریم اُس کی عمر میں اضافہ فرما دیتا ہے۔[3]

مسلمان کو نکاح کے نتیجے میں اللہ کریم اولاد کی نعمت عطا فرمائے تو اسلام بتاتا ہے کہ اس کی تربیَت کو اُخروی سعادت، ان پر خرچ کو نیکی اور اللہ کی رضا پانے کا ذریعہ سمجھو اور اولاد والدین کو مہربانی و شفقت سے دیکھ کر حج کا ثواب کمائے۔ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عائلی و خاندانی نظام کو اُخروی نَجات و کامیابی سے کیسے جوڑا ہے اس روایت سے سمجھا جا سکتا ہے جیسا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، نانی یا دادی کی کفالت کرنے والے کے متعلّق اپنی شہادت اور اس کے ساتھ والی انگلی کو ملا کر فرمایا: جس نے دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو خالاؤں یا دو پھپھیوں یا نانی اور دادی کی کَفالت کی تو وہ اور میں جنّت میں یوں ایک ساتھ ہوں گے۔[4] ایسی بشارتوں اور ثواب کی نویدوں کے ہوتے کون اسے بوجھ سمجھے گا بلکہ ہر مسلمان اُخروی سعادت سمجھتے ہوئے اپنی ذمّہ داریوں کو پورا کرے گا اور قربِ الٰہی پا لے گا۔

سماجی و معاشرتی ضروریات اور اسلام

افراد کے ملنے سے معاشرہ بنتا ہے۔ اَمْن، چین، سُکون و قرار، احساس و ہمدردی، جان و مال کی حفاظت، اِرد گرد کا خوشگوار

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

ماحول، صفائی ستھرائی، آپسی پیار محبّت، دُکھ درد میں کام آنے والے لوگوں کے جنّت نظیر معاشرے کا کون طَلَب گار نہیں۔ ایک بے مثل و بے نظیر معاشرہ اسلامی تعلیم پر عمل کر کے ہی تشکیل دیا جاسکتا ہے جیسا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اُس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اُسے قید کرتا ہے اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ پاک اس کی حاجت پوری فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان کی ایک پریشانی دور کرے گا اللہ پاک اُس کی قِیامت کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ پاک قِیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔[5] جاننے والے اور انجان افراد بھی معاشرے کا حصّہ ہوتے ہیں اسلام نے سب کے بارے میں ایسی رہنمائی فرمائی کہ سب ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل کر پیار محبّت اور سلامتی کے ساتھ زندگی گزاریں اس کے لیے سلام کو عام کرنے کی ترغیب دی گئی جیسا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو سب کو سلام کرو۔[6] اس لیے کہ سلام کی بَرَکت سے لوگوں میں محبّت پیدا ہوتی ہے۔ اسلام کا تعلّق صرف بندے کی زندگی تک محدود نہیں ہے بلکہ ایک مسلمان کے فوت ہوجانے کے بعد اُس کی اولاد کو اس کے جاننے والوں، دوست احباب سے بھی حُسنِ سُلوک باقی رکھنے کی رغبت دلائی گئی ہے جیسا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ بیٹا اپنے باپ سے محبّت کرنے والوں کے ساتھ صلۂ رحمی کرے۔[7] مسلمان کے سلام کا جواب دینے، دعوت قبول کرنے، خیر خواہی کرنے، چھینک کا جواب دینے، بیمار کی عیادت کرنے اور فوت شدّہ کے جنازے میں شریک ہونے کو ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق بتایا۔[8] یہ سب اس لیے ہے کہ ایک بہترین معاشرہ ان تمام چیزوں کا تقاضا کرتا ہے اور اسلام اس پر بھرپور رَہنمائی فرماتا ہے۔

معاشرے کی ظاہری صفائی ستھرائی ہو یا اس کے حسنِ باطن کا معاملہ ہو اسلام کامل رَہنمائی فرماتا ہے، جہاں درخت لگا کر ماحول کو خوشگوار اور آب و ہوا کو صاف ستھرا رکھنے کی ترغیب پر احادیث موجود ہیں وہیں راستوں کے حُقوق ادا کرنے کی ترغیب اور ہر اُس کام سے رُک جانے کا حکم ہے جو مسلمان کی عزت اور حرمت کو پامال کرنے والا ہو، اب چاہے اُس کا تعلّق معاشرے کو تباہ کر دینے والے غیبت و چغلی جیسے باطنی اَمراض سے ہو یا ملکی اور ٹریفک قوانین وغیرہ سے ہو کہ جن کی خلاف ورزی کر کے اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرنا پایا جاتا ہے۔ اسلامی معاشرے میں رہتے ہوئے عزیز و اَقارب کے ساتھ ساتھ پڑوسیوں کے حُقوق ادا کرنے کی بھی زبردست ترغیب موجود ہے۔ اسلام انہیں بلاوجہ تکلیف پہنچانے والے ہر کام سے منع فرماتا ہے تاکہ احساس و ہمدردی اور خیر خواہی پر مشتمل اسلامی معاشرہ قائم و دائم رہے۔

نجی و ذاتی ضروریات اور اسلام

اللہ کریم نے انسان کو جان جیسی انمول نعمت عطا فرمائی۔ اسلام اس کی حفاظت کا حکم دیتا ہے۔ اسلام اپنی جان مال عزّت آبرو حَسَب نَسَب کو ہر طرح کی گندگی، کدورت، نَجاست اور آلودگی سے بچانے کا حکم دیتا ہے۔ دنیا میں رہتے ہوئے انسان اپنی ضروریات کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ سَفَر کرتا ہے۔ اسلام اس سفر کے بارے میں بھی رہنمائی فرماتا ہے، سفر کے لیے دن، وقت اور حتّٰی کہ رفتار کی کمی و زیادتی کے متعلق بھی ہماری اصلاح فرماتا اور ہماری جان و مال کو تحفّظ فراہم کرتا ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: حضرت عبدُاللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عرفہ کے دن نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ (مَیدانِ عَرَفات سے مُزْدَلِفَہ کے لیے) چلے تو نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے پیچھے (حجاج کی) اونٹوں کو سخت ڈانٹ ڈپٹ اور مار پیٹ (کی آواز) سنی تو انہیں اپنے کوڑے سے اشارہ فرمایا اور حکم دیا: ”یٰاَیُّهَا النَّاسُ عَلَیْكُمْ بِالسَّكِیْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَیْسَ بِالْاِیْضَاعِ

یعنی اے لوگو! اطمینان اختیار کرو، کیونکہ سُواری تیز دوڑانے میں بھلائی نہیں۔“(9)یعنی اس جگہ اونٹ دوڑانا ثواب نہیں بلکہ خطرہ ہے کہ گُناہ بن جائے کہ ہجوم زیادہ ہے تیز دوڑانے میں حجاج کے کچل جانے، چوٹ کھا جانے کا خطرہ ہے، بلکہ ثواب تو اطمینان سے اَرکان ادا کرنے میں ہے، اب بھی حجاج کو چاہیے کہ وہ بھاگ دوڑ سے بچیں۔(10) الغرض اسلام ہی وہ واحد دینِ کامل و اکمل ہے جو زندگی کے ہر ہر شعبے میں ہماری رہنمائی فرماتا ہے۔ وہ عبادت و ریاضت ہو، کھانا پینا ہو، نکاح و طلاق کے معاملات ہوں، اولاد کی تربیّت کا معاملہ ہو یا زوجہ کے حُقوق کی بات، اُستاد و شاگرد کے آپسی حُقوق ہوں یا والدین کی خدمت اور عزیز و اقارب سے حسنِ سلوک کا معاملہ، ہمسایوں سے تعلقات کی بات ہو یا اقلیتوں کے حقوق کا مسئلہ ہو، اَمن و سلامتی کا معاملہ ہو یا جنگ و جدال کی صورتِ حال ہو، ملک و قوم کی باگ ڈور سنبھالنے کا مسئلہ ہو یا قیدیوں کے حقوق کی بات ہو، حکمرانوں کی اصلاح کا معاملہ ہو یا عوام کی تربیّت و رَہنمائی کا مسئلہ اسلام کسی بھی معاملے میں اپنے ماننے والوں کو بے یارو مدد گار نہیں چھوڑتا۔ غرض اسلام زندگی کے تمام شعبوں میں رہنما اُصول بیان کرتا ہے جن پر جُدا جُدا مضامین لکھے جاسکتے ہیں۔ ضَرورت اس بات کی ہے کہ ہم اسلام کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے والے بن جائیں، دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت کا بہترین صِلہ و اَجْر تو ہے ہی مسلمانوں کے لیے۔

---

(1) بخاری، 3/429، حدیث: 5090 (2) مسند احمد، 4/530، حدیث: 13812
(3) مستدرک للحاکم، 5/213، حدیث: 7339 (4) معجمِ کبیر، 22/385، حدیث: 959
(5) مسلم، ص 1394، حدیث: 6578 (6) بخاری، 1/16، حدیث: 12 (7) مسلم، ص 1125، حدیث: 6513 (8) مسلم، ص 1192، حدیث: 5650 (9) بخاری، 2/164، حدیث: 1671 (10) مراٰۃ المناجیح، 4/148۔

امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی مبارک زندگانی اور کثیر الجہت دینی خدمات پر روشنی ڈالتا ہوا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا خصوصی شمارہ

فیضان امامِ اہلِ سنّت

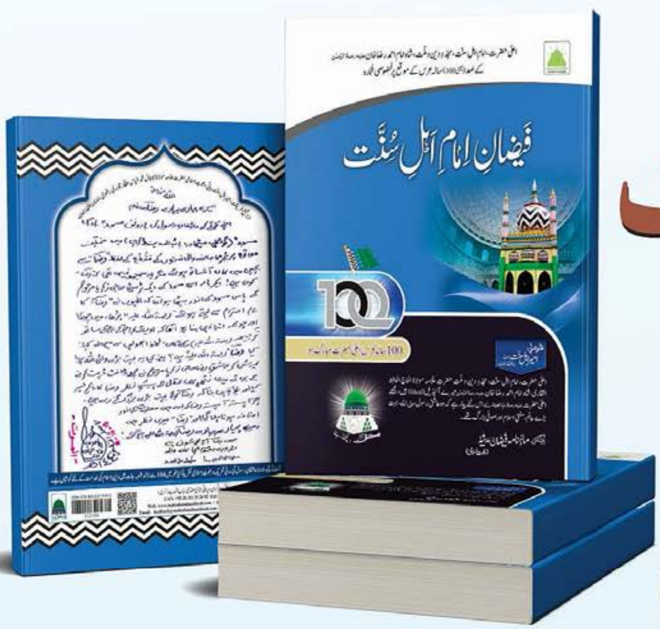

یہ شمارہ اس QR-Code کے ذریعے ڈاؤنلوڈ کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ وزٹ کیجئے www.dawateislami.net

وطن سے محبت

مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

ہر انسان کو اپنا وطن عزیز ہوتا ہے، وطن سے محبت فطری جذبہ ہے اور اسلام نے بھی اس جذبے کو سراہا ہے۔ سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جب مکہ سے ہجرت کی تو اپنی محبوب سرزمین سے جدائی پر اشک بار ہوئے اور فرمایا: اے مکہ! تو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ (ترمذی، 5/486، حدیث: 3951) اس میں ہمارے لیے تعلیم ہے کہ وطن سے محبت، وفاداری اور خدمت، ہر شہری کا اخلاقی، قانونی اور دینی فریضہ ہے۔

ایک وفادار شہری صرف دعووں سے نہیں بلکہ عمل سے اپنی محبت کا ثبوت دیتا ہے۔ وہ حکومت سے اپنے حقوق لیتا ہے مگر ساتھ میں فرائض بھی نبھاتا ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کے ہر فرد کو اس کے دائرۂ کار میں وطن سے وفاداری کے تقاضوں سے روشناس کرایا جائے۔

عام شہری کے فرائض

1 ملک کے قوانین کا احترام کرے ایک باشعور شہری ہونے کا پہلا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے ملک کے قوانین کی مکمل پاسداری کریں۔ قوانین دراصل ایک معاشرتی معاہدہ ہوتے ہیں جو عوام کی فلاح، انصاف اور امن کو یقینی بناتے ہیں، اگر ہر فرد قانون کی عزت کرے گا تو معاشرہ انتشار، بدامنی اور ناانصافی سے محفوظ رہے گا، قانون شکنی صرف فرد کو نہیں بلکہ پورے معاشرے کو نقصان پہنچاتی ہے۔

2 امانت و دیانت داری سے کام کرے امانت اور دیانت داری کسی بھی قوم کی ترقی کا ستون ہیں، ایک عام شہری اگر اپنی ذمہ داری ایمانداری سے نبھائے تو اداروں کا عوام پر اعتماد بڑھے گا۔ اسی طرح اگر ادارے بھی اپنے کام دیانت داری سے کریں تو عوام بھی اداروں پر اعتماد کرے گی، یوں معاشرے میں شفافیت آئے گی؛ دفتر، دکان، فیکٹری یا کوئی بھی میدان ہو اگر ہر شخص دیانت داری کو شعار بنالے تو بدعنوانی خودبخود ختم ہوجائے گی۔

3 صفائی، نظم و ضبط صفائی نصف ایمان ہے، اور نظم و ضبط کسی بھی مہذب قوم کی پہچان ہوتا ہے۔ ایک ذمے دار شہری کو چاہیے کہ اپنے اِرد گِرد کے ماحول کو صاف رکھے اور عوامی مقامات و سڑکوں پر نظم و ضبط کا مظاہرہ کرے۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں بڑی تبدیلیوں کی بنیاد بنتی ہیں۔

4 ملکی املاک کو نقصان سے محفوظ رکھے ملکی املاک (پارک، سڑک، اسکول، اسپتال وغیرہ) قوم کی مشترکہ دولت ہوتی ہے، جنہیں محفوظ رکھنا ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔ پارکوں میں درختوں کو

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

نقصان پہنچانا، دیواروں پر لکھائی کرنا، یا سرکاری عمارتوں کی چیزوں کو توڑنا در حقیقت اپنے ہی وطن کو نقصان پہنچانا ہے۔ ایک مہذب شہری اِن املاک کو اپنی ذاتی چیزوں کی طرح قیمتی سمجھتا ہے۔

5 انتشار و فتنہ سے بچے معاشرے میں امن و امان کی فضا برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہر فرد نفرت اور فساد انگیزی سے دور رہے۔ فتنہ و فساد نہ صرف ملکی سلامتی کو خطرے میں ڈالتا ہے بلکہ عوام کے درمیان اعتماد اور بھائی چارے کو بھی متاثر کرتا ہے۔ ایک سمجھدار شہری کبھی ایسے عناصر کا حصہ نہیں بنتا بلکہ انہیں روکنے کی کوشش کرتا ہے۔

طلبہ و طالبات کی ذمہ داریاں

1 علم حاصل کریں تاکہ ملک کی ترقی میں کردار ادا کر سکیں طلبہ و طالبات قوم کا مستقبل ہوتے ہیں اور ان کی سب سے بڑی ذمہ داری علم حاصل کرنا ہے۔ ایک تعلیم یافتہ نسل ہی کسی ملک کی ترقی کی بنیاد بن سکتی ہے۔ علم نہ صرف فرد کی شخصیت نکھارتا ہے بلکہ اسے ملک و قوم کے لیے مفید شہری بناتا ہے۔ لہٰذا طلبہ کو چاہیے کہ وہ اپنی تمام تر توانائیاں حصولِ علم پر مرکوز رکھیں تاکہ کل وہ پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکیں۔

2 سچائی، دیانت، محنت اور خدمت کا جذبہ اپنائیں ایک طالبِ علم کا کردار اس کی تعلیم سے بڑھ کر اہم ہوتا ہے۔ سچائی، دیانت داری، محنت اور دوسروں کی خدمت کا جذبہ، یہ وہ اخلاقی اوصاف ہیں جو ایک فرد کو عظیم بناتے ہیں۔ جب یہ صفات طلبہ میں پیدا ہوں گی تو وہ نہ صرف اچھے طالبِ علم بلکہ مثالی شہری بھی بنیں گے، جو ملک کے لیے سرمایہ ہوں گے۔

3 تعلیمی اداروں کو احترام دیں تعلیمی ادارے قوم کی تعمیر کا ذریعہ ہوتے ہیں، ان کا احترام اور حفاظت طلبہ کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ جو طالبِ علم ادارے کی املاک کو نقصان پہنچاتے ہیں، وہ دراصل اپنی ہی تعلیم اور قوم کے مستقبل کو نقصان پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ ایک ذمہ دار طالبِ علم ادارے کی ہر چیز کو امانت سمجھتا ہے۔

4 وقت کی پابندی، ادب و اخلاق کو اپنائیں تعلیم صرف کتابوں تک محدود نہیں بلکہ تربیت بھی اس کا لازمی حصہ ہے۔ وقت کی پابندی، بڑوں کا ادب اور دوسروں سے حسنِ سلوک، یہ وہ خوبیاں ہیں جو ایک طالبِ علم کی شخصیت کو نکھارتی ہیں۔ ایسے طلبہ ہی کل کے کامیاب راہنما، استاد اور مخلص شہری بن سکتے ہیں۔

سرکاری ملازمین اور اداروں کی ذمہ داریاں

1 قوم کی خدمت کو اپنے لیے سعادت سمجھیں سرکاری ملازمین عوامی خدمت پر مامور ہوتے ہیں، اگر وہ اپنی ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی انجام دیں تو ملک میں انصاف، ترقی اور خوشحالی آسکتی ہے۔ خدمت کے جذبے سے کام کرنے والا افسر یا ملازم صرف تنخواہ کے لیے نہیں بلکہ قوم کی بھلائی کے لیے سرگرم ہوتا ہے۔

2 عوام کے ساتھ حسنِ سلوک اور عدل و انصاف سے پیش آئیں سرکاری اداروں میں آنے والے افراد اکثر مسائل اور پریشانیوں کا شکار ہوتے ہیں، اگر سرکاری ملازمین ان سے نرمی، خلوص اور انصاف کے ساتھ پیش آئیں تو عوام کا اعتماد بڑھے گا اور اداروں کی ساکھ بہتر ہوگی۔ حسنِ سلوک اور عدل کسی بھی نظام کا حسن ہوتے ہیں۔

3 کرپشن، بلا جواز سفارش اور بد دیانتی سے بچیں قوم کا سب سے بڑا نقصان بد عنوانی، سفارش اور بد دیانتی سے ہوتا ہے۔ اگر سرکاری اداروں کے افراد دیانت داری اور میرٹ کو اپنائیں تو نظام خود بخود بہتر ہو جائے گا۔ ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ ایسی برائیوں سے خود بھی بچے اور دوسروں کو بھی روکے۔

4 ادارے کی خفیہ باتیں اور چیزیں کسی پر ظاہر نہ کریں سرکاری معاملات میں کئی اہم اور خفیہ امور ہوتے ہیں جن کا تحفظ ہر ملازم کی ذمے داری ہے، ادارے کے راز کھولنا قومی مفادات کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ ایک مخلص ملازم ہمیشہ ادارے کے وقار کو مقدم رکھتا ہے اور راز داری کا لحاظ رکھتا ہے۔

نوجوانوں کی ذمہ داریاں

1 تخلیقی صلاحیتوں کو قوم کی خدمت کے لیے استعمال کریں نوجوانوں میں بے پناہ تخلیقی صلاحیتیں ہوتی ہیں، جنہیں سائنسی تحقیق، ادب، فن، یا ٹیکنالوجی کے شعبے میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ صلاحیتیں اگر قومی خدمت کے لیے بروئے کار لائی جائیں تو ملک

ترقی کی نئی منزلیں طے کرسکتا ہے۔

2 سوشل میڈیا پر ذمہ داری کا مظاہرہ کریں آج کا نوجوان ڈیجیٹل دور میں پروان چڑھ رہا ہے، سوشل میڈیا کا استعمال آزادی کا ذریعہ ضرور ہے مگر اس کے ساتھ ذمہ داری بھی لازم ہے۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ جھوٹی خبروں، نفرت انگیزی اور بدتمیزی سے پرہیز کریں اور مثبت پیغام عام کریں۔

3 منشیات، بے راہ روی سے دور رہیں منشیات اور بے راہ روی نوجوان نسل کو تباہی کی طرف لے جاتی ہے۔ اگر نوجوان ان سے بچیں اور خود کو مثبت سرگرمیوں میں مشغول رکھیں تو نہ صرف وہ خود کامیاب ہوں گے بلکہ قوم بھی ترقی کرے گی۔

4 مثبت سرگرمیوں میں حصہ لیں نوجوان طلبہ کو چاہئے کہ تعمیری و فلاحی کام کرنے والی تنظیموں اور اداروں میں میں اپنا حصہ شامل کریں، نوجوان کئی طریقوں سے ملک کی خدمت کرسکتے ہیں۔ جب نوجوان اپنی توانائیوں کو تعمیری سرگرمیوں میں صرف کریں گے تو پاکستان کو ایک باشعور اور فعال نسل میسر آئے گی۔

علما، اساتذہ اور مشائخ کی ذمہ داریاں

1 شعور، اتحاد، امن اور قربانی کا جذبہ پیدا کریں علما، اساتذہ اور مشائخ سماج کے راہنما ہوتے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ عوام میں قومی شعور بیدار کریں، بھائی چارے کو فروغ دیں، اور قربانی کے جذبے کو زندہ رکھیں۔ ان کی بات کا اثر دلوں پر ہوتا ہے، اس لیے وہ مثبت پیغام پھیلانے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

2 دین و وطن کے ساتھ وفاداری کا درس دیں یہ ذمہ دار طبقہ نئی نسل کو نہ صرف دین کے اصول سکھاتا ہے بلکہ وطن سے محبت اور وفاداری کا سبق بھی دیتا ہے۔ جب یہ راہنما خود دیانت، قربانی اور خدمت کی مثال بنیں گے تو عوام بھی ان کے نقشِ قدم پر چلے گی۔

ذرائع ابلاغ (میڈیا) کی ذمہ داریاں

1 سچ بولیں، سنسنی پھیلانے سے گریز کریں میڈیا عوام کو خبریں اور معلومات فراہم کرتا ہے، اس لیے اس پر سچ بولنے کی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جھوٹ اور سنسنی پھیلانے سے معاشرتی فتنہ پیدا ہوتا ہے، جو کسی طور بھی ملک و قوم کے لیے مفید نہیں۔

2 ملکی سالمیت، اتحاد اور وقار کے خلاف مواد سے پرہیز کریں میڈیا کو چاہیے کہ وہ اپنی رپورٹنگ اور پروگرامز میں ایسے خیالات یا خبریں نہ دکھائے جو ملک کے اتحاد کو نقصان پہنچائیں۔ یہ ادارہ عوام کے جذبات اور خیالات کو متأثر کرتا ہے، اس لیے اسے نہایت ذمہ داری سے کام لینا چاہیے۔

3 نوجوانوں کو تعمیری سوچ دیں میڈیا کی بڑی ذمہ داریوں میں یہ بھی ہے کہ وہ نوجوان نسل کی سوچ اور کرادر کو درست سمت لے جائے۔ کرادر سازی کے لیے سیرتِ رسول، ذکرِ صحابہ و اہلِ بیت اور اسلاف کے تذکرے پر مشتمل پروگرامز نشر کرے تاکہ نوجوانوں کے دلوں میں عشقِ رسول، محبتِ صحابہ واہلِ بیت پیدا ہو اور اسلاف سے عقیدت کی ترغیب ملنے کے ساتھ ساتھ نیکی کی راہ پر گامزن رہنے کا ذہن بھی بنے۔ اس حوالے سے مدنی چینل ایک روشن مثال ہے، جو دینی تعلیم، اخلاقی تربیت، اور مثبت کردار سازی کے ذریعے ہر طرح کے طبقے کے افراد کو ایک بہتر مسلمان اور اچھا شہری بنانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ خاص طور پر یومِ آزادی کے موقع پر لوگوں کے دِلوں میں وطن کی محبت اُجاگر کرنے کے لیے مدنی چینل پر مختلف پروگرامز نشر ہوتے ہیں جس سے نہ صرف وطن کی محبت پیدا ہوتی ہے بلکہ لوگوں کے اسلامی اقدار میں بھی بہتری آتی ہے اور عملی زندگی میں بھی کچھ اچھا کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔

محترم قارئین! وطن کی ترقی اس وقت ممکن ہے جب ہر شہری اپنے فرائض کو خلوص، دیانت اور ذمے داری کے ساتھ انجام دے۔ صرف اپنے حقوق کا مطالبہ کرنا کافی نہیں بلکہ اپنے حصے کا فرض ادا کرنا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ وطن سے محبت صرف نعرے لگانے سے ظاہر نہیں ہوتی، بلکہ یہ عمل، کردار اور قربانی سے جھلکتی ہے۔ اگر ہم سب اپنی اپنی جگہ خلوصِ نیت سے اپنے فرائض نبھائیں تو پاکستان کو ایک عظیم، باوقار اور ترقی یافتہ ملک بنایا جاسکتا ہے۔

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم (قسط:03)
کا قرب دلانے والی نیکیاں

مولانا شہزاد یونس عطاری مدنی*

گذشتہ سے پیوستہ

اللہ پاک کے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، اہلِ بیتِ اطہار اور تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا دل و جان سے اَدب کرنے والا اور ان سے محبّت کرنے والا سچّا پکّا عاشقِ رسول اور عاشقِ صحابہ و اہلِ بیت رضی اللہ عنہم ہوتا ہے اور حقیقت ہے کہ جب کسی سے محبّت ہو جائے تو اس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے محبّت ہو جاتی ہے۔

اللہ پاک سے، مجھ سے اور میرے اہلِ بیت سے محبّت کرو

فرمانِ آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **اللہ پاک سے محبّت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمت سے روزی دیتا ہے، اور اللہ پاک کی محبّت (حاصل کرنے) کے لیے مجھ سے محبّت کرو، اور میری محبّت (پانے) کے لیے میرے اہلِ بیت سے محبّت کرو۔**(1)

حُضور نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبّت اور آپ کا قُرب حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ اہلِ بیت رضی اللہ عنہم سے محبّت کرنا بھی ہے، چنانچہ اس بارے میں 4 احادیثِ کریمہ ملاحظہ کیجئے:

1 اہلِ بیت سے محبّت قیامت میں حضور کی رفاقت ہے

سرکارِ نامدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک دن امامِ حسن و حُسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: **جو مجھے دوست رکھتا ہے اور ساتھ ہی اِن کو (یعنی حسن و حسین) اور اِن کے والِدین (رضی اللہ عنہم) کو بھی محبوب رکھتا ہے وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہو گا۔**(2)

حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں مَعِیَّت (یعنی ساتھ ہونے) سے مراد قُربِ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے کیونکہ انبیاءِ کرام علیہم السّلام کا درجہ تو انہیں کے ساتھ خاص ہے۔ کتنی بڑی خوش نصیبی ہے محبینِ اہلِ بیت کی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے ان کے جنّتی ہونے کی خبر دی اور مژدۂ قُرب سے مسرور فرمایا (یعنی اپنے قریب ہونے کی خوشخبری دے کر خوش فرمادیا)۔(3)

2 حسنین کریمین اور ان کے والدین سے محبّت کرنے والا

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حُضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **جس نے اِن دونوں (حسنینِ کریمین رضی اللہ عنہما) اور اِن کے والدین سے محبّت کی، وہ قِیامت کے دِن میرے ساتھ میرے درجے میں ہو گا۔**(4)

3 میرے اہلِ بیت سے محبّت

صحابی ابنِ صحابی حضرت عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **جس نے میرے صحابہ سے، میری اَزْواج (یعنی بیویوں) سے، مجھ سے محبّت کرنے والوں اور میرے اہلِ بیت سے محبّت کی اور ان میں سے کسی پر طعن نہیں کیا (یعنی بُرا بھلا نہیں کہا) اور وہ ان کی محبّت دنیا سے لے کر رخصت ہوا تو وہ قیامت کے دن میرے درجے میں میرے ساتھ ہو گا۔**(5)

امام نَوَوی رحمۃُ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: یاد رہے! صالحین (یعنی نیک لوگوں) کے ساتھ ہونے سے یہ لازِم نہیں آتا کہ اس کا درجہ اور جزا ہر اعتبار سے صالحین (یعنی اعلیٰ درجے کے نیک

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ اصلاحی کتب، المدینۃ العلمیہ، کراچی

لوگوں) کی مثل (یعنی جیسا) ہوگا۔[6]

4 جنّت میں ایک ساتھ کھائیں گے، پئیں گے

ایک حدیث شریف میں ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں، فاطمہ، حسن، حسین اکٹھے ہونگے، یہ فاطمہ ہے اور یہ حسن و حسین (رضی اللہ عنہم) ہیں اور جو ان سے محبّت کرنے والا ہوگا، قیامت کے دن جنّت میں ایک ساتھ کھائیں گے اور پئیں گے۔[7]

اے عاشقانِ اہلِ بیت! ان شآءَ اللہُ الکریم حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گھر والوں سے محبّت کرنے کی وجہ سے قُربِ مصطفٰے ملے گا اور اسی محبّت کے سبب عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت جنّت میں جائیں گے، چنانچہ

اہلِ بیت سے محبت لازم پکڑو

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہم اہلِ بیت کی محبّت لازم پکڑلو کہ جو اللہ پاک سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا وہ ہماری شفاعت سے جنّت میں جائے گا۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کسی بندے کو اس کا عمل فائدہ نہ دے گا جب تک ہمارا حق نہ پہچانے۔[8]

اے عاشقانِ صَحابہ و اہلِ بیت! امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ اپنے رسالے کراماتِ شیرِ خدا صفحہ 43 پر فرماتے ہیں: جسے اہلِ بیت کی محبّت مل جائے اُسے دونوں جہاں کی عزّت مل جائے گی، آخرت میں رسولِ رَحمت، شفیعِ اُمّت کی رفاقت مُیَسَّر آئے گی اور اہلِ بیت کے صدقے اُس کی بخشش و مغفِرت ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم

اے اللہ کریم! ہمیں تمام صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم کی سچّی محبّت نصیب فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ترمذی، 5/434، حدیث:3814 (2) مسند امام احمد، 1/168، حدیث:576 (3) سوانح کربلا، ص84 (4) معجم کبیر، 3/50، حدیث:2654 (5) کنز العمال، 6/246، جز 11، حدیث:32522 (6) شرح صحیح مسلم، 16/186 (7) تاریخ مدینۃ دمشق، 13/227 (8) معجم اوسط، 1/606 حدیث:2230۔

بَدشُگونی

کسی شخص، جگہ، چیز، دن تاریخ یا وقت کو منحوس جاننے یا بدشگونی لینے کا اسلام میں کوئی تصور نہیں ہے، اس بارے میں مزید جاننے کے لیے کتاب "بد شگونی" آج ہی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net یا اس QR-Code سے ڈاؤن لوڈ کرکے خود بھی پڑھیے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجیے۔

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

1 گھر کو گھر کے بدلے کرایہ پر لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا ذاتی گھر کورنگی میں ہے، میں اسے کرائے پر دینا چاہتا ہوں اور جس کو دینا ہے وہ نیو کراچی میں رہتے ہیں، میں ان کا نیو کراچی والا گھر کرائے پر لوں گا، دونوں کا کرایہ الگ سے مقرر نہیں ہو گا بلکہ فریقین ایک دوسرے کے گھر بطورِ کرایہ استعمال کریں گے، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: آپ کے سوال میں جو صورت ذکر کی گئی ہے کہ آپ کورنگی والے اپنے ذاتی گھر کو کرائے پر دینا چاہتے ہیں اور بدلے میں نیو کراچی والے شخص کا گھر کرائے پر لیں گے، اور دونوں کے کرائے الگ سے مقرر نہیں ہوں گے بلکہ ایک دوسرے کے گھر کو بطور کرایہ استعمال کیا جائے گا، تو یہ معاملہ جائز نہیں ہے۔ کیونکہ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ منفعت کے بدلے منفعت پر اجارہ اس وقت جائز ہوتا ہے جب دونوں کی جنس مختلف ہو جیسے گھر میں رہائش کے بدلے زمین کی زراعت کرائے پر لینا، اور اگر دونوں طرف منفعت کی جنس ایک ہی ہو تو یہ ناجائز ہے۔

جائز متبادل حل:

مذکورہ صورت میں شرعی تقاضا یہ ہے کہ دونوں فریق اپنے اپنے گھروں کا کرایہ ماہانہ مخصوص رقم کی صورت میں مقرر کریں۔ اور مہینے کے آخر میں طے شدہ رقم کا مقاصہ (ادلا بدلا) کرلیں، اس طرح یہ معاملہ اجارہ کے اصول کے مطابق ہو گا اور کسی قسم کی شرعی قباحت باقی نہیں رہے گی۔

مثلاً دونوں نے ایک دوسرے کو اپنا اپنا گھر بیس ہزار روپے ماہانہ کرایہ پر دیا تو مہینے کے آخر میں دونوں پر ایک دوسرے کے بیس بیس ہزار روپے لازم ہو جائیں گے، پھر ہر ایک اپنے بیس ہزار دوسرے کے بیس ہزار کے بدلے ٹھہرا لے اور معاملہ برابر کر دے۔ اگر کم و بیش کرایہ مقرر ہوا ہے تو جس گھر کا کرایہ زیادہ ہے، اس کا مالک صرف اضافی رقم لے لے، یوں یہ عقد اجارہ کے اصول کے مطابق ہو گا اور کسی قسم کی شرعی قباحت بھی باقی نہیں رہے گی۔

حضرت علامہ علاؤ الدین حصکفی علیہ الرَّحمہ لکھتے ہیں: ”(الاجارۃ المنفعۃ بالمنفعۃ تجوز اذا اختلفا) جنسا کاستئجار سکنی

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

دار بزراعة ارض (واذا اتحدا لا) تجوز کاجارة السکنی“ یعنی: منفعت کے بدلے منفعت پر اجارہ اس وقت جائز ہے جب دونوں کی جنس مختلف ہو، جیسے کسی گھر میں رہائش کے بدلے زمین کی زراعت کرائے پر لینا۔ لیکن اگر دونوں کی جنس ایک ہو تو یہ جائز نہیں، جیسے رہائش کے بدلے رہائش۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، 9/105)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”جو چیز بیع کا ثمن ہو سکتی ہے وہ اُجرت بھی ہو سکتی ہے مگر یہ ضرور نہیں کہ جو اُجرت ہو سکے وہ ثمن بھی ہو جائے مثلاً ایک منفعت دوسری منفعت کی اُجرت ہو سکتی ہے جبکہ دونوں دو جنس کی ہوں اور منفعت ثمن نہیں ہو سکتی۔“ (بہار شریعت، 3/108)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 دودھ حاصل کرنے کے لیے گائے کرایہ پر لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک گائے بچہ جننے والی ہے، زید وہ گائے بکر سے ایک سال کے لیے پچاس ہزار روپے اجرت پر لینا چاہتا ہے، زید کا اصل مقصد اس گائے سے دودھ حاصل کر کے بیچنا ہے، البتہ گائے جب بچہ دے دے گی تو دو ماہ تک بچے کو زید پالے گا، دو ماہ بعد جب بچہ دودھ چھوڑ دے گا تو زید وہ بچہ بکر کو واپس کر دے گا اور گائے کی کھلائی پلائی اور نگہداشت کے تمام معاملات زید خود اپنی رقم سے ادا کرے گا۔ اگر دورانِ سال گائے مر گئی تو اس کی ذمہ داری زید کی نہیں ہو گی، اور سال پورا ہونے پر زید، بکر کو گائے واپس کر دے گا، کیا زید اور بکر کا اس طرح کا معاملہ کرنا درست ہے؟ نوٹ: بکر کا دودھ یا دودھ سے حاصل ہونے والی کمائی سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: سوال میں بیان کیے گئے طریقہ کار کے مطابق زید اور بکر کا معاہدہ کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، کیونکہ فقہاء کرام نے اس بات کی تصریح فرمائی ہے کہ گائے کو اس لیے اجارے پر لینا کہ اس سے دودھ حاصل کیا جائے یہ اجارہ ناجائز ہے اور کیونکہ زید کا بکر سے گائے کرایہ پر لینے کا مقصد دودھ حاصل کر کے بیچنا ہے، لہٰذا دودھ کے حصول کے لیے زید کا گائے کرایہ پر لینا، ناجائز ہے۔

استہلاکِ عین پر اجارہ ناجائز ہے چنانچہ رد المحتار میں ہے: ”الاجارة اذا وقعت علی العین لا تصح“ یعنی: جب اجارہ عین کے ہلاک کرنے پر واقع ہو تو اجارہ ناجائز ہے۔ (ردالمحتار، 9/106)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان علیہ الرَّحمہ لکھتے ہیں: ”اصلِ کلی یہ ہے کہ جس طرح عقدِ بیع اعیان پر وارد ہوتا ہے یونہی اجارہ ایک عقد ہے کہ خالص منافع پر ورود پاتا ہے جس کا ثمرہ یہ ہوتا ہے کہ ذاتِ شئ بدستور ملکِ مالک پر باقی رہے اور مستاجر اس سے نفع حاصل کرے۔ جو اجارہ خاص کسی عین و ذات کے استہلاک پر وارد ہو، محض باطل ہے ہاں مگر وہ جس کو شرع نے مستثنیٰ کر دیا ہے جیسا کہ دودھ پلانے والی عورت کا اجارہ وغیر ذٰلک، اسی لئے اگر باغ کو بغرض سکونت اجارہ میں لیا جائز، اور پھل کھانے کے لئے ناجائز، کہ سکونت منفعت اور ثمر عین، گائے کو لادنے کے لئے اجارہ میں لیا جائز، دودھ پینے کو ناجائز، کہ لادنا منفعت ہے اور دودھ عین۔“

(فتاویٰ رضویہ، 19/543)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”جو اجارہ استہلاکِ عین پر ہو کہ مستاجر عین شے لے لے وہ اجارہ ناجائز ہے مثلاً گائے بھینس کو اجارہ پر دیا کہ مستاجر اس کا دودھ حاصل کرے۔“ (بہار شریعت، 3/153)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت سیدنا اسحاق علیہ السّلام

(تیسری اور آخری قسط)

مولانا ابو عبید عطاری مدنی*

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی وصیت حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السّلام بڑے مہمان نواز تھے مسکینوں پر رحم اور مسافروں پر شفقت فرماتے تھے ایک مرتبہ کئی دن گزر گئے لیکن کوئی مہمان نہ آیا جس کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السّلام بے چین ہوگئے اور کسی کی مہمان نوازی کرنے کے لیے باہر راستے پر بیٹھ گئے وہاں سے حضرت عزرائیل علیہ السّلام آدمی کی صورت میں گزرے اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو سلام کیا حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے جواب دیا اور پوچھا: تم کون ہو؟ ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السّلام نے جواب دیا: دور دراز سے آیا ہوں، حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے فرمایا: میں یہاں تمہارے جیسے کسی آدمی ہی کی تلاش میں بیٹھا ہوں، پھر حضرت عزرائیل علیہ السّلام کا ہاتھ پکڑ کر کہا: میرے ساتھ چلو، حضرت عزرائیل علیہ السّلام حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے ساتھ چل دیئے اور ان کے گھر پہنچ گئے، حضرت سیدنا اسحاق علیہ السّلام نے ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السّلام کو دیکھا تو پہچان گئے کہ یہ ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السّلام ہیں لہٰذا رونے لگے حضرت بی بی سارہ رضیَ اللہ عنہا اپنے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السّلام کے رونے کی وجہ سے خود بھی رونے لگیں، انہیں روتا دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السّلام بھی رونے لگے، آخر کار ملک الموت علیہ السّلام وہاں سے چلے گئے، رونے کا معاملہ کچھ کم ہوا تو حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے ناراض ہو کر فرمایا: تم میرے مہمان کے سامنے روئے تو وہ چلا گیا، حضرت اسحاق علیہ السّلام نے عرض کی: اے میرے والد محترم! مجھے ملامت مت کیجیے یہ آپ کے مہمان نہیں تھے یہ ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السّلام تھے اگر مجھے معلوم ہوتا یہ میری یا میری والدہ کی روح قبض کرنے آئے ہیں تو میں نہ روتا لیکن میرا گمان یہی تھا وہ آپ کی روح مبارکہ قبض کرنے آئے تھے۔ آپ ہمیں کچھ وصیت کر دیجیے۔[1] حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اپنے بیٹوں کے لیے ایک وصیت یہ بھی تھی: بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لیے چن لیا ہے تو تم ہر گز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔[2] اے اللہ! ہمارے ایمان کی حفاظت فرما اور ہمیں بھی اپنی اولاد کی بہترین تربیت کرنے کی توفیق عطا فرما۔

نکاح حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اپنے غلام کو بھیج کر اپنے بھائی کی پوتی بی بی رِفقا اور ان کی دایہ اور کنیزوں کو بلوالیا پھر اپنے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السّلام (کے نکاح) کا خطبہ پڑھا اور ان کی شادی بی بی رفقا سے کر دی۔[3] بی بی رفقا سے نکاح کے وقت

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کراچی

حضرت اسحاق علیہ السّلام کی عمر مبارک 40 برس تھی۔ [4]

اولاد حضرت اسحاق علیہ السّلام نے خواب میں دیکھا کہ آپ کی پیٹھ سے ایک بہت بڑا درخت نکلا جس کی بہت ساری ٹہنیاں اور شاخیں ہیں ہر ٹہنی پر ایک نور ہے آپ کو خواب میں بتایا گیا کہ یہ ٹہنیاں آپ کی اولاد میں انبیائے کرام ہیں، آپ بیدار ہوگئے اور اپنی زوجہ کو اس خواب کے بارے میں بتایا تو وہ کہنے لگیں: اے اللہ کے نبی! میں حمل سے ہوں اور (مجھے لگتا ہے کہ) میرے پیٹ میں دو بچے ہیں۔ [5] اللہ کریم نے حضرت اسحاق علیہ السّلام کی طرف وحی فرمائی: میں تمہاری زوجہ کے پیٹ سے دو (بیٹے یعنی) امتیں پیدا کروں گا میں چھوٹے بیٹے کو بڑے بیٹے سے زیادہ مقام و مرتبہ عطا کروں گا، دونوں بیٹے جڑواں پیدا ہوئے پہلے عیص کی ولادت ہوئی پھر عقب میں (یعنی پیچھے) حضرت یعقوب علیہ السّلام کی ولادت ہوئی، [6] کتابوں میں حضرت اسحاق علیہ السّلام کی ایک بیٹی کا ذکرِ خیر بھی ملتا ہے۔ [7]

اولاد کو دعا دی حضرت اسحاق علیہ السّلام نے حضرت یعقوب علیہ السّلام کو یہ دعا دی: بھائیوں میں قدر و منزلت بڑھ جائے، حضرت یعقوب کی بات بھائیوں اور دیگر قبائل پر غالب رہے، رزق اور اولاد میں برکت ہو جائے، جبکہ عیص کو یہ دعا دی: زمین اولاد سے بھر جائے اور رزق اور پھلوں کی کثرت ہو جائے [8] عرب میں عیص گنجان درخت کو کہتے ہیں (لہٰذا عیص بن اسحاق کی نسل بہت زیادہ پھیل گئی)۔ [9] حضرت اسحاق علیہ السّلام نے جوانی میں حضرت یعقوب علیہ السّلام کو ان کے ماموں کے علاقہ حُرّان کی طرف بھیج دیا تھا [10] پھر یعقوب علیہ السّلام کو اللہ کریم نے اَہلِ کنعان کے لیے رسول بنایا [11] اور اپنے والد اور قوم کے پاس واپس جانے کا حکم ارشاد فرمایا [12] لہٰذا حضرت یعقوب علیہ السّلام حضرت اسحاق علیہ السّلام کے پاس لوٹ آئے اور زمینِ کنعان کی بستی حبرون میں قیام فرمایا پھر حضرت اسحاق علیہ السّلام بیمار ہوگئے۔ [13]

حضرت اسحاق کی وصیت حضرت اسحاق علیہ السّلام نے ایک وصیت حضرت یعقوب علیہ السّلام کو یہ بھی کی تھی کہ کنعانیوں کی کسی عورت سے شادی نہ کرنا۔ [14]

دعائے اسحاق یوں تو انبیائے کرام کی دعائیں مقبول ہوا کرتی ہیں لیکن خصوصیت کے ساتھ ہر نبی علیہ السّلام کو ایک مقبول دعا بھی عطا کی جاتی ہے اللہ کریم نے حضرت اسحٰق علیہ السّلام کی طرف وحی کی: دعا کرو، بے شک! آپ کی دعا قبول کی جائے گی، حضرت اسحاق علیہ السّلام نے یوں دعا کی: اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ اولین و آخرین میں سے جو بھی بندہ تجھ سے اس حال میں ملے کہ اس نے تیرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو تُو اسے جنت میں داخل کر دے۔ [15] اے اللہ! ہمارے ایمان کی حفاظت فرما اور ہمیں بھی حضرت اسحاق علیہ السّلام کی اس دعا سے وافر حصہ عطا فرما۔

وفات اقدس اور تدفین حضرت اسحاق علیہ السّلام نے بیت المقدس میں ہی اسی مقام پر تدفین کی وصیت کی تھی [16] جسے حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے خریدا تھا [17] اور جہاں حضرت بی بی سارہ رضی اللہُ عنہا اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی تدفین ہوئی تھی۔ [18] پہلے حضرت اسحاق علیہ السّلام کی زوجہ بی بی رِفْقا کا انتقال ہوا جن کی تدفین حضرت سارہ رضی اللہُ عنہا کے پہلو میں قبلہ کی جانب ہوئی پھر حضرت اسحاق علیہ السّلام کی وفات مبارکہ ہوئی [19] حضرت اسحاق علیہ السّلام کی قبر مبارک عمارت کے احاطہ میں منبر کے پاس والے ستون کی جانب ہے [20] اسی مقام پر حضرت یعقوب علیہ السّلام کی قبر مبارک بھی ہے، [21] ایک عرصہ گزرنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اسی مقام پر حضرت یوسف علیہ السّلام کی تدفین کی۔ [22] ایک قول کے مطابق والدہ ماجدہ حضرت بی بی سَارہ نے 127 برس کی عمر پائی جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اپنی عمر مبارک کے 175 سال گزارے [23] حضرت اسحاق علیہ السّلام کی دنیاوی زندگی 180 برس تھی [24] اور حضرت یعقوب علیہ السّلام نے 147 سال کی عمر میں انتقال فرمایا جبکہ حضرت یوسف علیہ السّلام 120 برس کی عمر پا کر اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ [25]

تبرکات حضرت اسحاق علیہ السّلام کے پاس کمر پر باندھنے

کے لیے ایک پٹکا بھی تھا جو آپ علیہ السّلام کی بڑی بیٹی کے پاس رہا، یاد رہے کہ یہ وہی بیٹی ہیں جنہوں نے اپنے بھائی حضرت یعقوب علیہ السّلام کے بیٹے حضرت یوسف علیہ السّلام کی پرورش کی تھی یہ اپنے بھتیجے حضرت یوسف علیہ السّلام سے بے پناہ محبت کیا کرتی تھیں۔(26) حضرت اسحاق علیہ السّلام کے اس پٹکے سے لوگ برکتیں حاصل کیا کرتے تھے(27) بَوقتِ وصال حضرت اسحاق علیہ السّلام کے پاس گائے، اونٹ، بھیڑ بکریاں تھیں۔(28)

بابرکت کلمات حضرت ابراہیم علیہ السّلام حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السّلام پر کچھ کلمات پڑھ کر دَم کیا کرتے تھے، اور یہی کلمات حضور پرنور رحمت دو جہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم امام حسن اور امام حسین رضیَ اللہ عنہما پر پڑھ کر پھونکا کرتے تھے۔ وہ کلمات یہ ہیں: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔ ترجمہ: میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر شیطان و زہریلے جانور اور ہر بیمار کرنے والی نظر سے پناہ مانگتا ہوں۔(29) اللہ کریم ہمیں حضرت اسحاق اور دیگر انبیا کرام علیہمُ السّلام و اولیا و صالحین رضیَ اللہ عنہم کے ذکرِ خیر کرنے سے فیوض و برکات عطا فرمائے۔

اٰمِيْن بِجَاهِ خَاتَمِ النَّبِيّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) حلیۃ الاولیاء، 6/27- العظمۃ للاصبہانی، ص911 تا 913 ملخصاً (2) ترجمہ کنز العرفان، پ1، البقرۃ: 132 (3) البدایۃ والنہایۃ، 1/254 (4) البدایۃ والنہایۃ، 1/277 (5) قصص الانبیاء للکسائی، ص153 (6) تاریخ یعقوبی، 1/27 (7) تفسیر خازن، 3/36، پ13، یوسف، تحت الآیۃ: 77 (8) البدایۃ والنہایۃ، 1/277 (9) مراٰۃ المناجیح، 6/410 (10) تاریخ یعقوبی، 1/27 (11) الانس الجلیل، 1/151 (12) البدایۃ والنہایۃ، 1/278 (13) البدایۃ والنہایۃ، 1/280 (14) الانس الجلیل، 1/152 (15) شعب الایمان، 5/476، حدیث: 7328 (16) الانس الجلیل، 1/152 (17) المعارف لابن قتیبہ، ص17 (18) المعارف لابن قتیبہ، ص16 (19) الانس الجلیل، 1/121 (20) الانس الجلیل، 1/146 (21) کتاب الکلیات لابی البقاء، ص987 (22) تفسیر قرطبی، 5/277، پ15، الکہف تحت الآیۃ: 21 (23) المعارف لابن قتیبہ، ص16 (24) المعارف لابن قتیبہ، ص17 (25) تفسیر روح البیان، 4/324، پ13، یوسف تحت الآیۃ: 100 (26) تفسیر خازن، 3/36، پ13، یوسف تحت الآیۃ: 77 ملخصاً (27) تفسیر کبیر، 6/490، پ13، یوسف، تحت الآیۃ: 77 (28) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 13/112 (29) بخاری، 2/429، حدیث: 3371 ملخصاً۔

جواب دیجیے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جون 2025ء کے سلسلہ "جواب دیجیے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: محمد مبشر رضا (لاہور)، حافظ محمد ابو بکر عطّاری (واہ کینٹ)، بنتِ حفیظ الرحمٰن (کراچی)۔ اِنہیں انعامی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

درست جوابات 1 28 ہجری میں 2 146 احادیث **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ بنتِ محمد زاہد (فیصل آباد) ❁ بنتِ غلام شبیر (کھاریاں) ❁ سید اویس احمد (کراچی) ❁ عرشمان (پاکپتن) ❁ بنتِ محمد سلیم (لاہور) ❁ فردوس اقبال (خانیوال) ❁ بنتِ محمد نعیم (سرگودھا) ❁ بنتِ عابد (کراچی) ❁ بنتِ محمد یار (اوکاڑہ) ❁ بنتِ عامر حسین (کراچی) ❁ عاصم نوید (اسلام آباد) ❁ ربیع رضا (کراچی)۔

جملے تلاش کیجیے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جون 2025ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجیے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: بنتِ حیدر علی (قصور)، بنتِ عابد حسین (قصور)، بنتِ آصف (واہ کینٹ)۔ اِنہیں انعامی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 نام بگاڑنا منع ہے، ص52 2 کامیاب انسان اور ناکام انسان میں فرق، ص60 3 شہادت کی خبر، ص53 4 شہادت کی خبر، ص54 5 کامیاب انسان اور ناکام انسان میں فرق، ص60۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ بنتِ محمد اشفاق (کھاریاں) ❁ بنتِ شفقت (واہ کینٹ) ❁ بنتِ حافظ زبیر (خوشاب) ❁ بنتِ عدیل احمد (کراچی) ❁ بنتِ عمر رضا (لاہور) ❁ بنتِ لیاقت علی (قصور) ❁ قاسم (گھوٹکی) ❁ احمد ارشاد (ڈسکہ) ❁ مبشر احمد (فیصل آباد) ❁ بنتِ غلام حسین (پتھورو، ضلع عمرکوٹ) ❁ محمد اویس (ڈی۔ آئی۔ خان) ❁ بنتِ محمد آصف (واہ کینٹ)۔

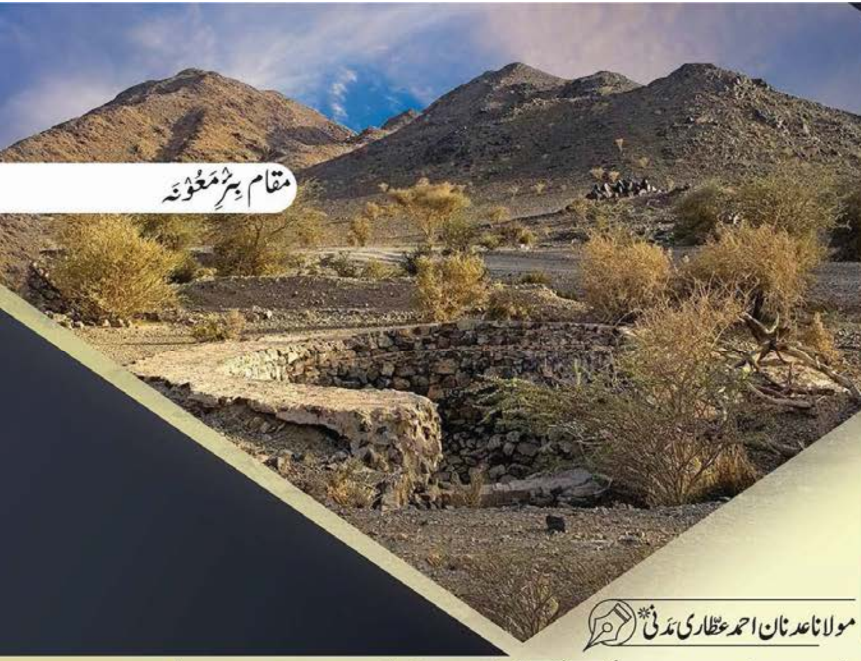

حضرت عامر بن فُہَیرہ رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطاری مَدَنی*

ابتدائے اسلام میں نورِ ایمان کی چمک دمک سے جہاں مکہ کے مرد، عورتوں اور بچوں کے سینے روشن ہوئے وہیں کئی غلام اور باندیوں کی زبانوں پر بھی توحید و رسالت کے کلمات مچلنے لگے تھے، مقدس کلمات ادا کرنے کی پاداش میں کفارِ مکہ نے ان کمزور مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے، سفاکی اور بربریت کی مثالیں قائم کیں ان مظلوم مسلمانوں میں ایک سیاہ فام غلام حضرت سیِّدُنا عامر بن فُہَیرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

اوصافِ مبارکہ آپ رضی اللہ عنہ شرعی اَحکام کو بجا لانے اور حسد کی نحوست سے خود کو بچانے والے تھے۔[1] آپ کا شمار ان معزز و معتبر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے جنہوں نے کاتبِ وحی ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔[2]

قبولِ اسلام اور تکالیف حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے پہلے جونہی آپ رضی اللہ عنہ کو دعوتِ اسلام پہنچی تو آپ نے اسے قبول کرلیا حالانکہ اس وقت آپ بیمار تھے۔[3] آپ نے راہِ خدا میں سخت تکالیف برداشت کیں آپ کو دینِ اسلام چھوڑنے پر مجبور کیا جاتا لیکن آپ انکار کردیتے اور اسلام پر مضبوطی سے ثابت قدم رہے[4] آپ رضی اللہ عنہ کو اس قدر مارا جاتا تھا کہ جسم کی بوٹی بوٹی دردمند ہو جاتی تھی[5] آپ کو اتنی تکالیف دی جاتیں کہ آپ خود بھی نہ سمجھ پاتے کہ آپ کی زبان سے کیا کلمات نکل رہے ہیں۔[6]

ایک مرتبہ یہ بھی دیکھا گیا کہ (مکہ کی گلیوں میں) حضرت بلال اور حضرت عامر دونوں حضرات کو ایک ہی لمبی رسی میں باندھ کر بچے کھینچ رہے تھے۔[7]

غلامی کی زنجیر ٹوٹ گئی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کفارِ مکہ کی بڑھتی ہوئی زیادتیوں کو ملاحظہ فرمایا تو آپ کو خرید لیا اور آزاد کردیا۔[8] آزادی کی نعمت ملنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ اہلِ مکہ کی بکریاں چَرانے کا کام کرنے لگے۔[9]

واقعۂ ہجرت اور خدمات ہجرت کے موقع پر پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ جب غارِ ثور میں قیام فرمایا تو حضرت عامر بن فہیرہ غار کے آس پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بکریوں کو چَراتے رہتے یہ بکریاں صبح شام دودھ دیا کرتی تھیں، جب رات کا اندھیرا چھا جاتا تو آپ (غار کے قریب آجاتے اور) دونوں مقدس حضرات کو بکریوں کا دودھ پیش کرتے دونوں حضرات اسی دودھ پر رات گزارا کرتے پھر آپ رات کے آخری حصے میں بکریوں کو ہانک کر واپس لے جاتے آپ تین راتوں تک مسلسل ایسا ہی کرتے رہے۔[10] تین دن بعد پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مدینے کی جانب سفر اختیار فرمایا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنے ساتھ لے لیا[11] آپ راستے بھر دونوں مقدس حضرات کی خدمت کرتے اور ان کے کاموں میں معاونت

*سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

کرتے رہے اور ساتھ ساتھ دونوں اونٹوں کو ہنکاتے بھی رہتے تھے۔[12] دورانِ سفر آپ رضی اللہُ عنہ کبھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کے پیچھے اونٹنی پر بیٹھتے تو کبھی نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے بیٹھنے کی سعادت پاتے رہے۔[13] ایک قول کے مطابق اسی سفر میں آپ نے نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم سے حضرت سراقہ (جو اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے ان) کو چمڑے کے ایک ٹکڑے پر امن کی تحریر لکھ کر دی تھی۔[14] ہجرت کے بعد آپ نے حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہُ عنہ کے گھر قیام فرمایا،[15] نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت حارث بن اوس رضی اللہُ عنہ کے ساتھ آپ کا بھائی چارہ قائم فرمایا۔[16]

موت کا ذائقہ ہجرتِ مدینہ کے بعد کچھ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم بیمار ہوئے تو حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہُ عنہ بھی ان میں شامل تھے، کسی نے آپ سے پوچھا: آپ خود کو کیسا پاتے ہیں؟ تو آپ نے جواب میں ایک شعر پڑھا: میں نے موت کی سختی کو موت سے پہلے ہی محسوس کر لیا، بے شک! بزدل کی موت (بزدلی کی وجہ سے) اس کے اوپر رہتی ہے۔ ہر مرد مجاہد اپنے زورِ بازو میں اس بیل کی مانند ہے جو اپنے سینگ سے اپنی حفاظت کر لیتا ہے۔[17]

مجاہدانہ زندگی آپ رضی اللہُ عنہ کو غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔[18]

شہادت غزوۂ اُحد کے چار مہینے بعد سن 4 ہجری ماہِ صفر میں حضور نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تبلیغِ اسلام کے لیے قبیلۂ بنی سلیم کی طرف 70 صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کا ایک وفد روانہ فرمایا جس میں حضرت عامر بن فُہَیرَہ رضی اللہُ عنہ بھی تھے۔ دشمن نے بئرِ مَعُوْنَہ کے مقام پر مسلمانوں کے اس وفد کے خلاف لشکر کشی کی اور یوں جنگ شروع ہو گئی، کفار نے حضرت عَمْرو بن اُمیہ رضی اللہُ عنہ کو چھوڑ کر باقی تمام صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کو شہید کر دیا، ان ہی شہدائے کرام میں حضرت عامر رضی اللہُ عنہ بھی تھے۔[19]

میں کامیاب ہو گیا جس وقت آپ رضی اللہُ عنہ کو نیزہ لگا تو آپ کے منہ سے یہ کلمات ادا ہوئے: اللہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ بوقتِ شہادت آپ کی عمر مبارک 40 سال تھی۔[20] آپ کو شہید کرنے والے جبار بن سَلمٰی (جو ابھی تک دولتِ ایمان سے سرفراز نہیں ہوئے تھے ان) کا بیان ہے: (جونہی نیزہ حضرت عامر کے جسم سے نکالا تو) ان کی لاش بلند ہونے لگی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ یہ کرامت دیکھ کر بعد میں حضرت جبار بن سلمیٰ نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضرت عامر رضی اللہُ عنہ کی لاش تلاش کرنے پر بھی نہ ملی تو لوگ سمجھ گئے کہ فرشتوں نے انہیں دفن کر دیا ہے۔[21] ایک روایت میں ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک! فرشتوں نے ان کو چھپا لیا اور عِلّیّین میں ٹھہرا دیا۔[22]

جسم سے نور نکلا دیکھنے والوں کا یہ بھی بیان ہے کہ جب نیزے کے پہلے وار نے حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہُ عنہ کے جسم کو زخمی کیا تو آپ کے جسم سے ایک نور نکلا تھا۔[23]

اللہ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) حلیۃ الاولیاء، 1/155 (2) مراٰۃ المناجیح، 3/284 ماخوذاً (3) جامع الاصول فی احادیث الرسول، 13/261 - سبل الہدی والرشاد، 6/61 (4) تاریخ ابن عساکر، 4/343 (5) سیرت مصطفیٰ، ص120 (6) سبل الہدیٰ والرشاد، 2/360 (7) انساب الاشراف للبلاذری، 1/210 (8) جامع الاصول فی احادیث الرسول، 13/261 (9) سیرت ابن ہشام، ص194 (10) بخاری، 2/593، حدیث: 3905 - ارشاد الساری للقسطلانی، 8/431، تحت الحدیث: 3905 (11) عمدۃ القاری، 12/133، تحت الحدیث: 4093 (12) مجمع الزوائد، 6/65، حدیث: 9902 (13) عمدۃ القاری، 12/133، تحت الحدیث: 4093 (14) بخاری، 2/594، حدیث: 3906 (15) تاریخ ابن عساکر، 4/343 (16) انساب الاشراف للبلاذری، 1/220 (17) زرقانی علی الموطا، 4/310 - زرقانی علی المواہب، 2/170 (18) طبقات ابن سعد، 3/174 (19) بخاری، 3/49، 48، حدیث: 4091، 4093 ملتقطاً - سیرت ابن ہشام، ص375 (20) طبقات ابن سعد، 3/174 (21) طبقات ابن سعد، 3/174 - انساب الاشراف للبلاذری، 1/481 (22) طبقات ابن سعد، 3/174 (23) الاستیعاب، 2/345۔

اعلیٰ حضرت کا اعلیٰ کردار

مولانا فرمان علی عطاری مدنی*

انسان کے اخلاق و عادات اُس کے ستھرے اور پاکیزہ کردار کی عکاسی کرتے ہیں۔ ایک اچھے انسان کے اعلیٰ کردار کے لیے اس کی ذات میں چند بنیادی صفات کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ انسان کی شخصیت کو نکھارنے کے لیے صداقت و امانت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، اس کے علاوہ ایک عمدہ کردار کا حامل شخص اپنے فرائض کی ادائیگی اور حقوق العباد کی بجا آوری، حلم اور بردباری نیز دوسروں کے معاملات میں انصاف پسندی اور ہر موقع پر لوگوں کی خیر خواہی، عاجزی و انکساری اور صبر و رضائے الٰہی کا پیکر ہوتا ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی ذاتِ بابرکات میں یہ پاکیزہ اوصاف بدرجہ اَحسن و اَتم موجود تھے، آپ کی پاکیزہ سیرت و کردار سے متعلق چند واقعات ملاحظہ کیجیے:

اعلیٰ حضرت اور بھائی چارہ

ایک صاحب امامِ اَہلِ سنّت کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے اور اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ بھی کبھی کبھی اُن کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور (اعلیٰ حضرت) ان کے یہاں تشریف فرما تھے کہ ان کے محلے کا ایک بیچارہ غریب مسلمان ٹُوٹی ہوئی پُرانی چارپائی پر جو صحن کے کَنارے پڑی تھی، جھجکتے ہوئے بیٹھا ہی تھا کہ صاحبِ خانہ نے نہایت کڑوے تیوروں سے اُس کی طرف دیکھنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ ندامت سے سر جُھکائے اُٹھ کر چلا گیا۔ اعلیٰ حضرت کو صاحبِ خانہ کے اِس مغرورانہ انداز سے سخت تکلیف پہنچی مگر کچھ فرمایا نہیں۔ کچھ دنوں بعد وہ آپ کے یہاں آئے۔ اعلیٰ حضرت نے اپنی چارپائی پر جگہ دی، وہ بیٹھے ہی تھے کہ اتنے میں کریم بخش نامی حجّام حُضور (اعلیٰ حضرت) کا خط بنانے کے لیے آئے، وہ اِس فکر میں تھے کہ کہاں بیٹھوں؟ اعلیٰ حضرت نے فرمایا: بھائی کریم بخش! کیوں کھڑے ہو؟ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور اُن صاحب کے برابر میں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا، وہ بیٹھ گئے۔[1]

اس واقعے میں اعلیٰ حضرت نے دِینی بھائی چارے اور مسلمانوں میں مساوات کی فضا قائم رکھنے کے بارے میں کیسا زبردست ذہن دیا ہے۔ آپ نے عملی طور پر یہ بتا دیا کہ کوئی مسلمان چاہے کتنا ہی امیر و کبیر ہو، دنیوی عزّت و مرتبے والا ہو یا کسی اعلیٰ خاندان سے تعلُّق رکھتا ہو اسے ہرگز ہرگز یہ حق نہیں پہنچتا کہ کسی مسلمان کو اپنے سے کمتر جانے، کسی جائز پیشے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

والے کو لوگوں کے سامنے ذلیل کرے بلکہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہر ایک کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آنا، آنے والے کی دِلجوئی کے لیے مسکرا کر ملنا اسے عزّت کے ساتھ بٹھانا اور مسلمانوں میں مساوات قائم رکھنا اسلام کی روشن تعلیمات کا حصہ ہے مگر افسوس! آج ہم اسلامی تعلیمات کو چھوڑ کر اپنی قوم، زبان اور نسب پر فخر کرتے اور خود کو دوسروں سے افضل واعلیٰ جانتے ہیں حالانکہ اللہ پاک کے نزدیک وہی مسلمان زیادہ عزّت واِکرام والا ہے جو تقویٰ وپرہیز گاری میں دوسروں سے زیادہ ہو، چنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرات کی آیت نمبر 13 میں ارشاد ہوتا ہے: ترجمۂ کنز الایمان: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

اعلیٰ حضرت اور ایثارِ مسلمین

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت رحمۃ اللہ علیہ کے اعلیٰ کردار کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ آپ اپنی محبوب اور پسندیدہ چیزوں کو دوسروں پر اِیثار کر دیا کرتے تھے، چنانچہ

چھتری حاجتمند کو عطا فرمادی

موسمِ برسات میں بعض اوقات مسجد کی حاضری دورانِ بارش ہوا کرتی تھی۔ حاجی کفایت اللہ صاحب نے اس تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے ایک چھتری (Umbrella) خرید کر نذر کی اور اپنے ہی پاس رکھ لی کہ جب اعلیٰ حضرت کاشانۂ اقدس سے تشریف لاتے حاجی صاحب چھتری لگا کر مسجد تک لے جاتے، ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ ایک حاجت مند نے چھتری کا سوال کیا آپ نے فوراً وہ چھتری حاجی صاحب سے لے کر اُس حاجت مند کو عطا فرمادی۔(2)

دیکھا آپ نے! ہمارے اعلیٰ حضرت کی ذات میں ایثار وسخاوت کا کیسا جذبہ تھا کہ ضرورت کے باوُجُود اپنی چیزیں دوسروں کو ایثار کر دیا کرتے کیونکہ آپ کو بخوبی معلوم تھا کہ اسلام ہمیں باہمی ہمدردی کا پیغام دیتا ہے، مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کا درس دیتا ہے، ایک دوسرے کے دل میں محبت پیدا کرنے کے لیے جائز طریقے سے تحائف دینے کی تعلیم دیتا ہے، اسی لیے آپ نے خیر خواہی کرتے ہوئے خوشی خوشی اپنی ذات پر دوسرے مسلمان بھائی کو ترجیح دی۔ حدیثِ پاک میں ہے "جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اُوپر (دوسرے کو) ترجیح دے، تو اللہ پاک اُسے بخش دیتا ہے۔"(3)

اعلیٰ حضرت اور حُقوقُ العِباد

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت رحمۃ اللہ علیہ کے اعلیٰ کردار کا اندازہ اس بات سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ حُقوقُ اللہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوقُ العباد (بندوں کے حقوق) کے بارے میں بہت حسّاس تھے کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ حقوقُ العباد کا مُعاملہ حقوقُ اللہ سے بھی نازک تر ہے۔ حقوقُ العباد کے بارے میں اعلیٰ حضرت کا ایک دلچسپ واقعہ ملاحظہ کیجیے:

بچے سے معافی مانگی

ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف کی مسجد میں معتکف تھے۔ آپ بعدِ افطار کھانا تناول نہ فرماتے بلکہ صرف پان کھاتے۔ جبکہ سحری کے وقت گھر سے صرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرنی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے تھے۔ ایک دن شام کو پان نہیں آئے اور آپ کی یہ پختہ عادت تھی کہ کھانے کی کوئی چیز طلب نہیں فرماتے تھے، چنانچہ خاموش رہے۔

مغرب سے تقریباً 2 گھنٹہ بعد گھر کا ملازم ایک بچہ پان لایا، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ایک چپت مار کر فرمایا: اتنی دیر میں لایا؟ لیکن بعد میں آپ کو خیال آیا کہ اس بے چارے کا تو کوئی قصور نہ تھا، قصور تو دیر سے بھیجنے والے کا تھا۔

چنانچہ سحری کے بعد اُس بچے کو بلوایا جو شام کو پان دیر میں لایا تھا اور فرمایا: شام کو میں نے غلطی کی جو تمہارے چپت ماری، دیر سے بھیجنے والے کا قصور تھا، لہٰذا تم میرے سر پر چپت مارو اور ٹوپی اتار کر اصرار فرماتے رہے۔ دوسرے معتکفین یہ سُن

کر مُضطرب اور پریشان ہوگئے اور وہ بچہ بھی بہت پریشان اور کانپنے لگا۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی: حضور! میں نے معاف کیا۔ فرمایا: تم نابالغ ہو تمہیں معاف کرنے کا حق نہیں، تم چپت مارو۔ مگر وہ مارنے کی ہمت نہ کر سکا۔ آپ نے اپنا بکس منگوا کر مٹھی بھر پیسے نکالے اور وہ پیسے دکھا کر فرمایا: میں تم کو یہ دوں گا، تم چپت مارو۔ مگر بے چارہ یہی کہتا رہا، حضور! میں نے معاف کیا۔ آخر کار اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بہت سی چپتیں اپنے سر مبارک پر اس کے ہاتھ سے لگائیں اور پھر اس کو پیسے دے کر رخصت کر دیا۔[4]

اس واقعے میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنے چاہنے والوں کو عملی طور پر یہ بتادیا کہ چاہے کوئی کتنا ہی بڑے منصب پر فائز کیوں نہ ہو اگر اس سے کسی کی حق تلفی ہو جائے تو اسے معافی مانگنے میں ہرگز شرم محسوس نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ حقوقُ العباد کا معاملہ انتہائی نازک ہے۔ اس کی وجہ سے بندہ بہت سے گناہوں میں مبتلا ہو سکتا ہے جو اس کے لیے دنیاوی اور اُخروی نقصانات کا باعث بن سکتے ہیں، مثلاً حُقوقُ العِباد ادا نہ کرنے سے بندہ دوسروں کی دل آزاری جیسے کبیرہ گُناہ میں مُبتلا ہو سکتا ہے اور یہی دل آزاری، حسد، کینے، بُغض اور دُشمنی جیسے کئی گُناہوں پر اُبھار سکتی ہے۔ ان گُناہوں میں پڑنے کے سبب غیبتوں، چغلیوں، تہمتوں، بدگمانیوں اور کئی کبیرہ گُناہوں کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ جن کے حُقُوق تلَف کیے انہیں راضی کرنے کے لیے بروزِ قیامت اپنی نیکیاں بھی دینی پڑ سکتی ہیں اور نیکیاں نہ ہونے کی صورت میں ان لوگوں کے گناہوں کا بوجھ اُٹھانا پڑے گا اور یُوں جنّت سے محروم ہو کر عبرتناک اَنجام سے دوچار ہونا پڑسکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت اور شفقت و خیر خواہی

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت رحمۃُ اللہ علیہ کی سیرتِ مبارکہ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ دُعا مانگتے وقت اپنے عزیز و اَقارب، دوست اَحباب، مُریدوں اور دیگر مسلمانوں کو بھی یاد رکھتے اور ان کے لیے دعا کا خُصوصی اہتمام فرماتے تھے، چنانچہ

دُعا کے لیے فہرست بنائی

آپ نے اپنے اعزّا، اَقرِبا، اصحاب و احباب اور خاص خاص مُریدوں کے ناموں کی ایک طویل فہرست بنائی ہوئی تھی۔ بعد نمازِ فجر اپنے اَوْراد و وَظائف کے آخر میں اُن سب کے لیے نام بنام دُعا فرمایا کرتے۔ لوگ اِس بات کی تمنا رکھتے کہ اُن کا نام بھی اِس فہرست میں شامل ہو جائے۔

جنازہ میں کثرت سے دُعا مانگتے

امامِ اہلِ سنت تمام عوامِ اہلِ سنت کے لیے درد مند دل رکھتے تھے، چنانچہ آپ رحمۃُ اللہ علیہ اکثر و بیشتر جنازوں میں تشریف لے جاتے اور میت سے ہمدردی کا یوں اظہار فرماتے کہ دورانِ جنازہ اور جنازہ کے بعد میت کے لیے کثرت سے دُعا فرماتے۔[5]

اعلیٰ حضرت اور خودداری!

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت رحمۃُ اللہ علیہ کی سیرت کا ایک پہلو آپ کی خودداری بھی ہے، آپ لوگوں کے مسائل کسی دنیاوی غرض و مقصد کے حصول کے لیے نہیں کرتے تھے، اگر کوئی نذرانہ یا تحائف اس لیے پیش کرتا کہ اپنا کام ہو جائے تو آپ اس کا مسئلہ حل فرما کر وہ نذرانہ اس کے ساتھ ہی واپس کر دیا کرتے، ایک صاحب نے (اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں) بدایونی پیڑوں کی ہانڈی پیش کی، آپ نے (ان سے) فرمایا: کیسے تکلیف فرمائی؟ انہوں نے کہا کہ سلام کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں، اعلیٰ حضرت جوابِ سلام فرما کر کچھ دیر خاموش رہے اور پھر دریافت فرمایا، کوئی کام ہے؟ انہوں نے عرض کی کچھ نہیں، حضور! محض مزاج پُرسی کے لیے آیا تھا۔ ارشاد فرمایا: عنایت و نوازش۔ اور کافی دیر خاموش رہنے کے بعد پھر آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا، کچھ فرمائیے گا؟ انہوں نے پھر نَفی میں جواب دیا۔

اس کے بعد اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے وہ شیرینی مکان میں بھجوادی۔ اب وہ صاحب تھوڑی دیر بعد ایک تعویذ کی درخواست کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: میں نے تو آپ سے 3 بار دریافت کیا تھا مگر آپ نے کچھ نہیں بتایا، اچھا تشریف رکھیے اور اپنے بھانجے علی احمد خان صاحب (جو تعویذ دیا کرتے تھے) کے پاس سے تعویذ منگا کر ان صاحب کو عطا فرمایا اور ساتھ ہی حاجی کفایتُ اللہ صاحب نے اعلیٰ حضرت کا اشارہ پاتے ہی مکان سے وہ مٹھائی کی ہانڈی منگوا کر سامنے رکھ دی۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے وہ مٹھائی ان الفاظ کے ساتھ واپس فرمادی۔ ”اس ہانڈی کو ساتھ لیتے جایئے، میرے یہاں تعویذ بکتا نہیں ہے۔“ انہوں نے بہت کچھ معذرت کی، مگر قبول نہ فرمایا، بالآخر بے چارے اپنی شیرینی واپس لیتے گئے۔ (6)

اعلیٰ حضرت اور نمازِ باجماعت کی پابندی

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاؤں کا انگوٹھا پک گیا، اُن کے خاص جراح (Surgeon) (جو شہر میں سب سے ہوشیار جراح تھے انہوں) نے اِس انگوٹھے کا آپریشن کیا، پٹی (Bandage) باندھنے کے بعد انہوں نے عرض کی: حضور اگر حرکت نہ کریں گے تو یہ زخم دس بارہ (10/12) روز میں ٹھیک ہو جائے گا ورنہ زیادہ وقت لگے گا وہ یہ کہہ کر چلے گئے، یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ مسجد کی حاضری اور جماعت کی پابندی ترک کر دی جائے۔ جب ظہر کا وقت آیا تو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے وضو کیا کھڑے نہ ہو سکتے تھے تو بیٹھ کر باہر دروازے تک آ گئے لوگوں نے کُرسی پر بٹھا کر مسجد میں پہنچا دیا اور اسی وقت اہلِ محلہ اور خاندان والوں نے یہ طے کیا کہ ہر اذان کے بعد ہم سب میں سے چار مضبوط آدمی کرسی لے کر حاضر ہو جایا کریں گے اور پلنگ سے ہی کرسی پر بٹھا کر مسجد کی محراب کے قریب بٹھا دیا کریں گے۔ یہ سلسلہ تقریباً ایک ماہ تک بڑی پابندی سے چلتا رہا جب زخم اچھا ہو گیا اور آپ خود چلنے کے قابل ہو گئے تو یہ سلسلہ ختم ہوا۔ اعلیٰ حضرت کی نماز تو نماز ہے آپ کی جماعت کا ترک بھی بلاعُذرِ شرعی شاید کسی صاحب کو یاد نہ ہو گا۔ (7)

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی نمازِ باجماعت سے محبت اور جذبہ بھی کیا خوب تھا کہ پاؤں میں شدید زخم کے سبب چلنے میں دُشواری ہے، پھر بھی مسجد میں جا کر نمازِ باجماعت ادا فرما رہے ہیں۔ لیکن بعض نادان مسلمان نماز کے اوقات میں گلی کے کونوں اور چوکوں اور دکانوں پر بیٹھے فضول باتوں میں مشغول رہتے ہیں، دکانداروں اور دفاتر میں کام کرنے والوں کی لاپرواہی کا یہ عالم ہے کہ اَذانیں ہو جاتی ہیں، مساجد میں جماعت بھی خَتم ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ مَصروفیت کے نام پر نماز کا وقت بھی گزار دیتے ہیں مگر انہیں اِحساس تک نہیں ہوتا اور جو لوگ نماز پڑھتے ہیں یا تو بغیر جماعت کے پڑھتے ہیں یا پھر گھر میں ہی پڑھ لیتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے ہاتھ پاؤں سَلامت ہیں، آنے جانے میں بھی کوئی دُشواری نہیں مسجدیں ہمارے گھروں کے قَریب مَوْجُود ہیں، اگر ذَرا سی دُور بھی ہو اور پیدل جانے میں سُستی ہو تو گاڑی، موٹر سائیکل کے ذَریعے جا سکتے ہیں مگر پھر بھی ہم نَفْس و شیطان کے بہکاوے میں آ کر فقط غفلت و سُستی کی بنا پر باجماعت نماز کا ثواب چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ توجُّہ کے ساتھ یہ حدیثِ پاک سُنیں اور بار بار اس پر غور کریں اور عبرت کے مدنی پُھول چُن کر سُستی و غفلت سے جان چُھڑاتے ہوئے، نمازِ باجماعت کی پابندی کا ذہن بنائیں۔ چنانچہ

رحمت والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بعض نمازوں میں کچھ لوگوں کو غیر حاضِر پایا تو ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دُوں کہ وہ نماز پڑھائے، پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نمازِ (باجماعت) سے پیچھے رہ جاتے ہیں اور ان پر ان کے گھر جلادوں۔ (8)

---

(1) حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/108 ملخصاً (2) حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/131 (3) جمع الجوامع للسیوطی، 3/384، حدیث: 9572 (4) حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/107 (5) حیات اعلیٰ حضرت، 1/171 (6) حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/552 (7) فیضان اعلیٰ حضرت، 136 (8) مسلم، ص256، حدیث: 1481۔

مفتی عبد النبی حمیدی عطاری مرحوم سے چند ملاقاتوں کے احوال

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

مفتی عبدُ النبی حمیدی مرحوم جیّد عالمِ دین، شیخُ الحدیث، مفسرِ قراٰن، مفتی و مدّرس، متواضع و منکسر المزاج، ہر دل عزیز اور دعوتِ اسلامی کے اہم مبلغ تھے، اردو کے علاوہ عربی وانگلش میں بیان کرنے کی کامل مہارت رکھتے تھے۔ مفتی صاحب کی پیدائش 1 دسمبر 1966ء کو پرانی چشتیاں شریف ضلع بہاولنگر، پنجاب، پاکستان کے علمی گھرانے میں ہوئی اور وصال 3 شوّالُ المکرّم 1446ھ مطابق 2، اپریل 2025ء کو بروز بدھ ساؤتھ افریقہ میں ہوا۔ نمازِ جنازہ بروز جمعرات صبح ساڑھے دس بجے آپ کے شاگرد، مبلغِ دعوتِ اسلامی مولانا محمد عثمان عطّاری مدنی آف ملاوی نے پڑھائی۔ جس میں عُلَما و مشائخ، ائمہ مساجد، جامعۃُ المدینہ کے اساتذہ و طَلَبہ اور ملک بھر سے آئے ہوئے کثیر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ تدفین لوڈیم قبرستان، پریٹوریا (Pretoria) ساؤتھ افریقہ میں کی گئی۔

پہلی ملاقات

راقمُ الحروف نے ان کا ذکرِ خیر سب سے پہلے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران، حضرت مولانا حاجی محمد عمران عطاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی کی زبان سے سنا۔ 2010ء کے بعد کسی سال یہ ساؤتھ افریقہ سے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی آئے تو ان سے پہلی ملاقات ہوئی، بعد کے سالوں میں بھی ان سے کئی ملاقاتیں رہیں۔

ملاقات سے اُبھرنے والا تاثر

اِن ملاقاتوں سے مجھ پر ان کا جو تاثر قائم ہوا وہ یہ تھا کہ

1. آپ ایک بہترین عالمِ دین ہونے کے ساتھ عالمگیر سوچ رکھنے والے مبلغِ اسلام بھی ہیں۔
2. مفتی صاحب کی ایک اہم خصوصیت ان کا مثبت اندازِ فکر تھا، غیبت تو دُور کی بات ہے انہوں نے کبھی بھی اشارۃً یا کنایۃً کسی تنظیمی ذمّہ دار کا منفی تذکرہ یا عدمِ تعاون کا شکوہ نہیں کیا۔
3. یہ پُرجوش، مگر باوقار اور مَتانَت والی شخصیت کے حامل تھے۔
4. جذبات میں بہہ جانے والا انداز نہیں تھا یہی ایک عالمِ دین و مبلغ کی ذات کا حُسن ہے۔

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی) و نگرانِ مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

یادگار ملاقاتوں کا خلاصہ

مفتی صاحب سے جو ملاقاتیں ہوئیں، ان میں عموماً مندرجہ ذیل تین امور پر ڈسکس رہی:

1 غیر مسلموں میں دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت

مفتی صاحب غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام دینے کے اسپیشلسٹ تھے، ان کے ذریعے کئی غیر مسلم دائرۂ اسلام میں داخل ہو کر ایمان کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ اس سے متعلّق مفتی صاحب کے ذہن میں ایک مکمل پلان تھا کہ غیر مسلموں کو کس طرح دعوتِ اسلام دی جائے، ان کے اسلام پر کیا اعتراضات ہوتے ہیں اور ان کے کیا جوابات ہیں؟ انہیں تعلیماتِ اسلام سے آگاہ کرنے کے لیے کس طرح کی کتب تحریر کی جائیں اور جب یہ مسلمان ہو جائیں تو ان کی تربیّت کس طرح کی جائے۔

بعد میں انہی اُمور پر مفتی صاحب نے انگلش میں کتاب "ویل کم ٹو اسلام" تحریر فرمائی، کچھ عرصہ بعد اس کا اردو ترجمہ بھی شائع ہوا۔ دونوں کی اشاعت دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ سے کی گئی۔

مفتی صاحب نے نو مسلموں کی تربیّت کے لیے ایک نصاب بھی بنایا تھا، اس کا تذکرہ ہوا تو راقمُ الحروف نے مفتی صاحب سے عرض کی کہ دعوتِ اسلامی کے اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ کے ایک عالمِ دین مولانا محمد طاہر ثناء عطاری مدنی صاحب نے بھی اس طرح کا نصاب تیار کیا ہے تو مفتی صاحب نے فرمایا: "وہ مجھے بھیج دیں، ان کے نصاب کو بھی دیکھ لیتا ہوں۔" غالباً آپ نے اسے دیکھنے کے بعد تحسین بھی فرمائی۔

بعد ازاں، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی اجازت اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کی منظوری سے، دعوتِ اسلامی نے غیر مسلموں میں اسلام کی دعوت دینے کے لیے "فیضانِ اسلام" کے نام سے ایک مخصوص شعبہ قائم کیا۔ اس شعبہ کا مقصد غیر مسلموں کو اسلام کی صحیح تعلیمات سے آگاہ کرنا تھا، پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں اس کے نگران مفتی صاحب مقرّر ہوئے، یوں مفتی صاحب کے ذہن میں جو برسوں سے پلان تھا، انہیں اس کو عملی صورت دینے کا موقع مل گیا۔ اس سلسلے میں آپ نے کئی ممالک کا دورہ کیا، آخری سفر موریشس کا تھا۔

راقمُ الحروف کے پاس مرکزی مجلسِ شوریٰ کی جانب سے دنیا بھر میں اسلامی بہنوں کے دینی کام اور شعبہ جات کی ذمہ داری ہے، اسلامی بہنوں میں شعبۂ فیضانِ اسلام کے تحت ہونے والے دینی کاموں کو فروغ دینے کے لیے مفتی صاحب سے مشاورت رہتی تھی، متعلقہ افراد کے ساتھ مفتی صاحب سے کئی مرتبہ باقاعدہ مشورے بھی ہوئے۔ اس سلسلے میں ہمارا آخری مشورہ 13 جولائی 2024ء کو ہوا۔ جس کے نِکات تحریر کیے گئے۔ مفتی صاحب نے انہیں چیک کر کے اس کی کچھ تصحیح بھی فرمائی۔

30 اکتوبر 2024ء کو مفتی صاحب سے بات ہوئی تو فرمایا، مجھے کینسر ہو گیا ہے، دینی کام کرنے میں دشواری ہو رہی ہے، اسلامی بہنوں کی عالمی مجلسِ مشاورت کو پیغام پہنچائیں کہ میرے بچّوں کی امّی (اہلیہ) اُمِّ عبید رضا عطاریہ سے رابطے میں آجائیں تاکہ عورتوں میں فیضانِ اسلام کے کام کو آگے بڑھایا جاسکے۔

2 کنز الایمان کی انگلش ٹرانسلیشن

مفتی صاحب سے ڈسکس کا دوسرا موضوع اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کے "کنزُ الایمان فی ترجمۃ القرآن" کی انگلش ٹرانسلیشن تھی، مفتی صاحب کا ذہن تھا کہ مارکیٹ میں موجود کنزُ الایمان کی انگلش ٹرانسلیشن کو کافی عرصہ گزر چکا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ نئی نسل کی موجودہ کیفیت

کے مطابق آسان انگلش میں ترجمہ ہو۔ پھر وہ وقت بھی آیا کہ مفتی صاحب نے یہ کام کر کے پانچ جلدوں پر مشتمل انگلش تفسیر "مفتاحُ الاحسان" تحریر فرمائی جس کی دو جلدیں دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ نے زیورِ طبع سے آراستہ کر دی ہیں اور بقیہ تین جلدیں زیرِ طبع ہیں۔

3 مسلکِ حقّہ اہلِ سنّت کا عالمگیر کام

مفتی صاحب اسلام و سنّیت کا درد رکھنے والے عالمِ دین تھے، آپ کی گفتگو سے مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کا جذبہ جھلکتا تھا، مفتی صاحب کا کہنا تھا کہ

"میں نے اہلِ سنّت کی کئی تنظیموں کے تحت دینی کاموں میں حصّہ لیا ہے مگر جو انداز امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے دعوتِ اسلامی والوں کو دیا ہے؛ اس کے ذریعے بہتر و مؤثر انداز سے دینی کاموں کو دنیا بھر میں کیا جاسکتا ہے۔"

پھر اپنا تجربہ بیان کیا کہ "دعوتِ اسلامی سے وابستگی سے قبل میں امامت، خطابت اور تدریس کی خدمات سر انجام دیتا تھا۔ وابستگی کے بعد دینِ اسلام کی تبلیغ اور دیگر کئی دینی کاموں کی سعادت نصیب ہوئی۔ کئی مساجد اور مدارس بنانے میں کامیابی نصیب ہوئی۔"

مفتی صاحب کی ایک اہم خصوصیت یہ تھی کہ یہ حتی الامکان دوسروں کے ساتھ دینی کاموں میں مدد و تعاون فرمایا کرتے تھے۔ راقمُ الحروف اور مفتی صاحب میں کبھی بھی نگران وماتحت والا تعلّق نہیں رہا مگر جب بھی ان سے کوئی بات عرض کی جاتی تو انہوں نے بھرپور تعاون فرمایا، ایک مثال حاضر ہے، وفات سے تقریباً چار ماہ قبل 25 نومبر 2024ء کو راقمُ الحروف نے عرض کی کہ دعوتِ اسلامی کے شعبہ اوقاتُ الصلوٰۃ (موجودہ نام شعبہ فلکیات) کے علمائے کرام استاذُ التوقیت مولانا وسیم احمد عطّاری مدنی اور مولانا سید رحمت علی شاہ عطاری مدنی نے خلیفہ اعلیٰ حضرت، ملک العلماء علامہ ظفر الدین محدّث بہاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب توضیحُ التوقیت کی شرح کنزُ التوقیت تحریر فرمائی ہے، کام مکمل ہو گیا ہے آپ اس پر تقریظ لکھ کر دیں، باوجود شدید بیماری کے آپ نے "اِن شآءَ اللہ" لکھ کر بھیجا۔ ایک ماہ کے بعد 26 دسمبر کو اس کام کے بارے میں راقمُ الحروف نے صوتی پیغام بھیجا تو مفتی صاحب نے جواب دیا: بیماری کافی بڑھ گئی ہے کیموتھراپی کا عمل جاری ہے، کئی بار ارادہ کیا، مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ بہرحال، کوشش کروں گا کہ ایک دو دن میں قلم سے لکھ کر بھیج دوں، آپ اسے کمپوز کروا لیجیے گا۔

مزید فرمایا: "امیرِ اہلِ سنّت کی کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" انگلش ٹرانسلیشن کا کام شروع کیا ہے، مگر جیسے ہی مزید کام کے لیے بیٹھتا ہوں، تکلیف بڑھ جاتی ہے آپ دعا فرمائیں کہ مَیں شفایاب ہو جاؤں۔"

پھر 5 جنوری 2025ء کو آپ نے کنزُ التوقیت فی شرح توضیحُ التوقیت کے لیے کلماتِ تحسین لکھ کر بھیج دیئے اور اس میں تبدیلی کا اختیار بھی دیا۔ راقمُ الحروف نے اس تحریر کو کمپوز کروا کر 18 جنوری 2025ء کو چیک کروانے کے لیے بھیجا تو اُسی دن جواب دیا اور خوشی کا اظہار فرمایا۔

مفتی صاحب سے میرا یہ آخری رابطہ تھا، اس کے بعد مفتی صاحب اسپتال داخل ہو گئے اور 3 شوّالُ المکرّم 1446ھ مطابق 2، اپریل 2025ء بروز بدھ وصال فرما گئے۔

اللہ پاک مفتی عبد النبی حمیدی صاحب کی دینی خدمات کو قبول فرمائے، ان کی کامل مغفرت فرمائے، جنّتُ الفردوس میں بغیر حساب و کتاب داخلہ عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

صَفَرُ الْمُظفر اسلامی سال کا دوسرا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 93 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" صَفَرُ الْمُظفر 1439ھ تا 1446ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان

1 حضرت ابوعُبیدہ بن عَمْرو بن مِحصَن انصاری رضی اللہُ عنہ بنو نَجّار کے چشم و چراغ تھے۔ ان کی شہادت یومِ بئرِ مَعُونہ میں ہوئی۔ یہ واقعہ صفر 4ھ میں پیش آیا۔[1]

2 حضرت ابوعَمرہ (ثَعلبہ یا بشیر) بن عَمْرو بن مِحصن نَجّاری انصاری رضی اللہُ عنہ جلیلُ القدر صحابی ہیں، ان کے بیٹے حضرت عبدالرحمٰن انصاری نے ان سے حدیث پاک روایت کی، انہوں نے غزوۂ بدر و اُحد میں شریک ہونے کی سعادت پائی۔ جنگِ صِفّین (صفر 37ھ) میں لشکرِ مولیٰ علی (رضی اللہُ عنہ) میں شریک جہاد ہوئے اور جامِ شہادت نوش فرمایا۔[2]

علمائے کرام رحمہمُ اللہ السّلام

3 امیرُ المؤمنین فی الحدیث حضرت ابو سعید یحییٰ بن سعید قطّان تمیمی بصری رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 120ھ اور وفات صفر 198ھ میں ہوئی، آپ نے امامِ اعظم ابو حنیفہ جیسے کئی اکابرین سے علم حاصل کیا، آپ دوسری صدی ہجری میں اپنے علم، فضل، تقویٰ و وَرَع کی وجہ سے ممتاز تھے، آپ تبع تابعی، ثِقہ راوی، حافظُ الحدیث اور قُدوۃُ العلماء تھے۔ آپ رزقِ حلال کے لیے رُوئی کا کام کرتے تھے اسی وجہ سے امام قطّان کے لقب سے مشہور ہیں۔ کلامِ الٰہی کی تلاوت سے خاص شغف تھا، 20 سال ایسے گزارے کہ دن رات میں ایک بار قران ختم کر لیتے تھے، پانچوں نمازیں باجماعت ادا فرماتے اور نوافِل کی بھی پابندی فرمایا کرتے تھے۔[3]

4 حضرت شیخ امام سِراجُ الدّین ابوعبداللہ حسین بن مبارک رَبَعی زَبیدی بغدادی حَنبلی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 545ھ یا 546ھ کو بغداد میں ہوئی، آپ تیس سال تک طَلبِ حدیث میں بغداد، دِمشق اور حَلب کے مشائخ کی خدمات میں حاضر رہے، تحصیلِ علم کے بعد آپ حَنابِلہ کے مدرسۃُ الوزیر بغداد کے مُدرِّس مقرر ہوئے، آپ مسلمانوں کے عظیم امام، صاحبِ تصنیف، عظیم حنبلی مفتیِ اسلام، محدثِ شام، حلیم و فیاض تھے۔ آپ کی وفات 23 صفر 631ھ کو ہوئی، لُغت و قِراءت میں کتاب مَنظومات اور فقہ میں کتاب البُلغۃ تحریر فرمائی۔[4]

5 حضرت شیخ شہاب الدین ابو العباس احمد بن ابوطالب صالحی الحجار رحمۃُ اللہ علیہ کی ولادت تقریباً 624ھ کو دِمشق میں ہوئی اور 25 صفر 730ھ میں وفات پائی۔ آپ نے کثیر مشائخ سے اِستفادہ کیا، 630ھ میں شیخ حسین بن مبارک زَبیدی سے صحیح البخاری سُن کر اجازت لی، آپ امامُ الوقت اور حافظُ الحدیث تھے۔[5]

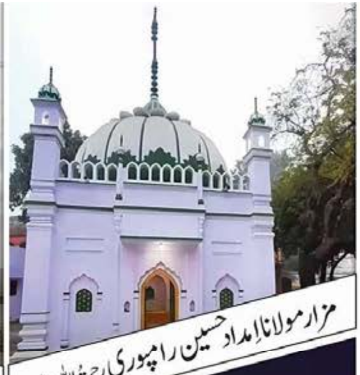
مزار مولانا اِمداد حسین رامپوری رحمۃُ اللہ علیہ

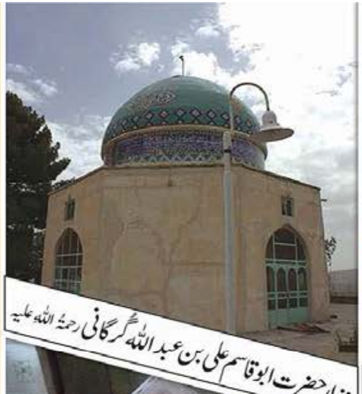
مزار حضرت ابوقاسم علی بن عبداللہ گرگانی رحمۃُ اللہ علیہ

مزار حضرت مولانا شمسُ الدّین احمد میاں رحمۃُ اللہ علیہ

مزار حضرت شاہ ابوالقاسم محمد اسماعیل مارہروی رحمۃُ اللہ علیہ

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی) و نگرانِ مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

(6) مولانا اِمداد حسین رامپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1244ھ میں ہوئی، تمام اسلامی علوم اپنے چھوٹے بھائی تاجُ المحدثین علامہ ارشاد حسین رامپوری سے حاصل کیے، بیعت کا شرف علّامہ ولی النبی رامپوری سے حاصل کیا، اپنے بھائی سے خلافت پائی، بھائی کی وفات کے بعد ان کی جگہ وَعظ فرماتے تھے، 27صفر1312ھ کو وفات پائی، بھائی کے قُبّہ میں جانبِ مشرق دفن کیے گئے۔[6]

اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام

(7) حضرت سیّد ابو عمر موسیٰ ثانی بن صالح عبد اللہ رضا حسنی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 6محرم 221ھ کو مدینۂ منوّرہ میں ہوئی اور یہیں ماہِ صفر 288ھ کو وفات پائی، ایک قول کے مطابق عباسی خلیفہ مہتدی باللہ کے دورِ حکومت میں کوفہ یا سویق میں 256ھ میں شہید ہوئے۔ یہ راویِ حدیث، زہد و تقویٰ کے پیکر، صاحبِ استقامت اور اپنے والدِ گرامی کے خلیفہ تھے۔[7]

(8) قطبُ العارفین حضرت خواجہ ابو قاسم علی بن عبد اللہ گُرگانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت گُرگان، نزد طُوس، خُراسان رضوی، ایران میں تقریباً350ھ میں ہوئی اور یہیں 23صفر 450ھ کو وصال فرمایا۔ آپ ولیِ کامل، علومِ اسلامیہ و عصریہ کے ماہر اور صاحبِ کرامت تھے۔[8]

(9) حضرت مولانا میاں محمد امیر شاہ کابلی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت رامپور کے محلہ زیارت حلقہ والی میں ہوئی۔ فارسی و عربی علوم میں دَسترس حاصل کی۔ میاں غلام شاہ رامپوری سے بیعت ہوئے۔ 29شوال1247ھ میں چالیس دن کا چلہ کیا، محنت و مجاہدہ میں مشہور تھے۔ آپ نہایت بااثر، فقیر مَنِش درویش تھے۔ کثیر لوگوں نے بیعت کی اور خلافت سے نوازے گئے۔ کئی کُتب تحریر کیں، رسالہ کشفیہ بزبانِ فارسی، دعوت دعائے سیفی بزبانِ فارسی اور تعلیمُ الخواص بزبانِ فارسی یادگار ہیں۔ 23صفر1290ھ کو وصال فرمایا۔ صاحبِ تذکرہ کاملانِ رامپور کے والد نے مزار تعمیر کیا جہاں ہر سال عرس ہوتا ہے۔[9]

(10) عالم وعارف حضرت میاں تاج محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش درگاہ قادریہ گٹبار شریف لہڑی، بلوچستان میں 1247ھ میں ہوئی اور وصال 7صفر1310ھ کو ہوا۔ آپ عالمِ دین، مُدرسِ درسِ نظامی، صاحبِ کرامت، مستجابُ الدعوات اور سجادہ نشین درگاہ قادریہ تھے۔[10]

(11) حضرت مولانا شمسُ الدّین احمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ علّامہ فضل رحمٰن گنج مُرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند، جید عالمِ دین، شیخِ طریقت، فضل و کمال کے جامع، علومِ باطنیہ میں ماہر، طبعاً فیاض، عالی ہمت اور والدِ گرامی کے مرید و خلیفہ و جانشین تھے، آپ کا وصال یکم صفر1335ھ کو ہوا۔[11]

(12) بقیۃُ السلف، حضرت سیّد شاہ ابوالقاسم محمد اسماعیل حسن مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 3محرم1272ھ کو آستانہ عالیہ مارہرہ یوپی ہند میں ہوئی اور یہیں یکم صفر1347ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین اور شیخِ طریقت تھے، سلسلہ عالیہ قادریہ کی خلافت اپنے نانا، والدِ محترم اور حضرت شاہ سیّد ابوالحُسین احمد نُوری سے حاصل ہوئی، آپ نے خاندانِ برکاتیہ کو دینی تعلیم کی طرف متوجہ کیا، خاندانی لائبریری اور تبرکات کی حفاظت کا اہتمام کیا۔[12]

---

(1)الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 4/273(2)اسد الغابہ، 6/243(3)دیکھئے: سیر اعلام النبلا، 8/110تا118- محدثین عظام حیات وخدمات، ص216تا222 (4)اعلام للزرکلی، 2/253-سیر اعلام النبلاء، 16/288، 289- شذرات الذہب، 5/250(5)الدرر الکامنۃ، 1/142، 143-البدایۃ والنہایۃ، 9/403(6)تذکرہ کاملان رامپور، ص60(7)اتحاف الاکابر، ص158-تذکرہ مشائخ قادریہ، ص56 (8)لمعات کمالات قادریہ و تبرکات خالقیہ، ص113(9)تذکرہ کاملان رامپور، ص60، 61(10)انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/434تا436(11)مصباح العاشقین، ص20- افضال رحمانی، ص131، 132 (12)تاریخ خاندان برکات، ص57تا 64-کتبہ مزار۔

کچی لسّی

مولانا احمد رضا عطاری مدنی*

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک غذاؤں کے ضمن میں آپ کے مشروبات کا ذکر بھی کتبِ سیرت میں جگمگاتا ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مشروبات میں دودھ، نبیذ، شہد، زمزم، ٹھنڈا پانی، کشمش کا پانی اور پانی ملا دودھ یعنی کچی لسی شامل ہیں۔ اس مضمون میں کچی لسی سے متعلق روایات و فوائد وغیرہ کو موضوعِ سخن بنایا گیا ہے، ملاحظہ کیجئے!

کچی لسّی دودھ اور پانی کا ایسا امتزاج ہے جو بدن کو ٹھنڈک اور تازگی بخشتا ہے۔ یہ وہ مشروب ہے جسے نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہ صرف پسند فرمایا بلکہ خود بھی نوش فرمایا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لیے گھریلو بکری کا دودھ نکالا گیا اور اس کا دودھ اس کنویں کے پانی سے ملایا گیا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا پھر رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پیالہ پیش کیا گیا آپ نے پیا، آپ کے بائیں ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے دائیں ایک بدوی تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! ابو بکر کو دیجیے۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس بدوی کو وہ پیالہ عطا فرمایا جو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے داہنے طرف تھا۔[1]

سفرِ ہجرت میں کچی لسی نوش فرمائی حضرت بَراء ابنِ عازِب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے ابو بکر! مجھے بتائیے کہ جب آپ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ گئے تھے تو آپ نے کیا کیا تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ساری رات سفر کرتے رہے اور اگلے دن بھی سفر کرتے رہے حتی کہ دوپہر ہوگئی اور راستہ خالی ہوگیا کہ اس میں کوئی نہیں گزرتا تھا، آگے ایک لمبی چٹان آئی جس کا سایہ تھا۔ ہم اس کے پاس اتر گئے اور میں نے نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آرام فرمانے کے لیے ایک جگہ اپنے ہاتھ سے ہموار کردی اور اس پر پوستین بچھادی اور عرض کیا: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! سوجایئے میں آپ کے اِردگرد پہرہ دوں گا۔ چنانچہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سوگئے اور میں آپ کے اِردگرد پہرہ دینے لگا، اتنے میں سامنے سے چٹان کی طرف ایک چرواہا آیا، میں نے اس سے دودھ کا پوچھا تو وہ دودھ دینے پر رضامند ہوگیا، چنانچہ اس نے ایک بکری پکڑی اور ایک پیالے میں دودھ نکالا، میرے پاس برتن تھا جو میں نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لیے لایا تھا جس میں آپ پیتے تھے اور وُضو کرتے تھے، تو میں اس میں دودھ لے کر نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس آیا۔ میں نے آپ کو جگانا پسند نہ کیا، میں نے انتظار کیا حتّٰی کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیدار ہوگئے پھر میں نے دودھ میں پانی ڈالا حتّٰی کہ اس کا نچلا حصہ بھی ٹھنڈا ہوگیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پئیں آپ نے پیا حتّٰی کہ میں راضی ہوگیا۔[2]

کچی لسّی کے فوائد کچی لسّی جہاں ایک پسندیدہ مشروب ہے وہیں طبّی ماہرین نے اس کے کئی فوائد بیان کئے ہیں آیئے! چند ملاحظہ کیجئے: ❁ پانی کی کمی دُور کرتی ہے ❁ گرمی دُور کرتی اور ٹھنڈک کا احساس دلاتی ہے ❁ نظامِ ہاضمہ کو درست کرتی ہے ❁ کچی لسی نمکیات کی کمی پوری کرنے والا مشروب ہے، جو بلڈ پریشر کی کمی یا گرمی کی وجہ سے آنے والی نیند کو بھی دور بھگاتا ہے ❁ ٹھنڈی ٹھنڈی نمکین کچی لسّی سے نہ صرف ہاضمہ درست رہتا ہے بلکہ یہ گرم ہوا یا لُو کے مُضِر اَثرات سے بھی محفوظ رکھتی ہے ❁ کچی لسی غذائی اَجزاء سے بھرپور ہے اس میں وٹامن بی، پروٹین اور کیلشیم کی بھاری مقدار موجود ہوتی ہے جو ہماری قوّتِ مدافعت کو بھی مضبوط بناتی ہے ❁ پیشاب کی جلن دور کرتی ہے۔[3]

---

(1) بخاری، 2/95، حدیث: 2352 (2) دیکھیے: بخاری، 2/505، حدیث: 3615
(3) طب سے متعلق مختلف ویب سائٹس سے ماخوذ۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ شعبہ پیغاماتِ عطار
المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

مصر کا اہم ترین سفر

مولانا عبد الحبیب عطّاری*

اَلحمدُ لِلّٰہ 27 مئی 2025 کو مصر کی طرف ایک بہت ہی خوبصورت اور اہم سفر پر روانگی ہوئی۔ مصر جانے کا مقصد وہاں فلسطینی مسلمانوں کی امداد کے لیے کچھ کام کرنا تھا، 27 مئی بروز منگل کراچی ایئر پورٹ سے صبح تقریباً 4 بجے دوحہ قطر کے راستے مصر کے شہر قاہرہ کے لیے روانگی ہوئی اور دوپہر تقریباً بارہ بجے مصر کے ایئر پورٹ پر پہنچ گئے۔ یاد رہے اگر آپ کے پاس یورپ یا امریکہ کا ویلڈ ویزا ہے تو مئی 2025 کا یہ قانون ہے کہ آپ کو ایئر پورٹ پر ہی On Arrival ویزا مل جاتا ہے۔ اس سفر میں ہم دو اسلامی بھائی تھے اور دونوں کے پاس UK کا ویزا تھا، تو اس لیے ہمیں بغیر ویزا مصر جانے کی اجازت مل گئی اور وہاں پہنچ کر 25 ڈالر فی پرسن آن ارائیول ویزا لیا۔ اس کے بعد ہم ایئر پورٹ سے باہر نکلے تو اسلامی بھائی ہمیں لینے آئے ہوئے تھے، ان کے ہمراہ اپنی قیام گاہ پر پہنچے اور چونکہ رات سفر میں گزری تھی اس لیے اگلے دن کا جدول ڈسکس کرنے کے بعد آرام کیا۔

اگلے دن 28 مئی کی صبح چند اہم امور کی انجام دہی کے لیے روانہ ہونا تھا جس میں پہلی نیت یہ تھی کہ یہاں کے مقدس مقامات پر حاضری دی جائے، مصر ایک قدیم تاریخ رکھتا ہے ہزاروں سال پرانی تاریخ ہے:

مصر اسلامی دنیا کا ایک اہم اور مرکزی ملک ہے، جس کا ذکر قراٰنِ کریم میں بھی موجود ہے اور متعدد احادیثِ مبارکہ میں بھی اس کی فضیلت و اہمیت بیان کی گئی ہے۔ تاریخی آثار و شواہد کے لحاظ سے بھی مصر کو ایک منفرد مقام حاصل ہے، جہاں کی تہذیب و تمدن، ثقافت اور آثارِ قدیمہ دنیا بھر میں غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں۔ مصر کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہاں صحابۂ کرام اور اولیائے کرام کے بے شمار مزاراتِ مقدّسہ موجود ہیں، جو آج بھی زائرین کے لیے روحانی فیض کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔ ان مزارات کے ساتھ ساتھ مصر کے مختلف شہروں میں سینکڑوں سال پرانی عظیم الشان مساجد موجود ہیں، جو نہ صرف اسلامی فنِ تعمیر کا شاہکار ہیں بلکہ تاریخِ اسلام کا جیتا جاگتا عکس بھی پیش کرتی ہیں۔

مصر میں پہلے دن ہمیں چند اہم شخصیات سے ملاقاتیں کرنی تھیں، سب سے پہلے ہم الازہر یونیورسٹی کے عہدہ دار ہیئۃ کبار العلماء کے جنرل سیکریٹری ڈاکٹر عباس شُومان کے پاس

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل

گئے اور ان کے وفد سے ملاقات کی، اس ملاقات میں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں بالخصوص جامعاتُ المدینہ اور دعوتِ اسلامی کے علمی کاموں کے بارے میں گفتگو ہوئی انہوں نے ہمیں بھی الازہر یونیورسٹی کے بارے میں بتایا کہ یہاں تقریباً پانچ لاکھ اسٹوڈنٹس پڑھتے ہیں، ان میں ہزاروں غیر ملکی طلبہ بھی ہیں جن کے کھانے پینے اور رہائش حتّٰی کہ دو سال میں گھروں پر آنے جانے کے اخراجات بھی الازہر یونیورسٹی کے ذمہ ہیں، ان سے یہ بات بھی ہوئی کہ جامعاتُ المدینہ اور دعوتِ اسلامی کے تعلیمی اداروں کا الازہر یونیورسٹی کے ساتھ تعلق کیسے آگے بڑھ سکتا ہے، اس پر انہوں نے ہمیں بہت اچھی اچھی آفرز بھی دیں جن پر ہم مستقبل میں کنزُالمدارس بورڈ کے ساتھ مشاورت کرکے کام کریں گے۔

اس ملاقات کے دوران جب مصر آنے کا مقصد بتایا کہ ہم یہاں فلسطینی مسلمانوں کی مدد کے لیے آئے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ الازہر یونیورسٹی کے سربراہ ڈاکٹر احمد الطیب کے تحت گورنمنٹ آف مصر کا ایک بڑا ادارہ بیتُ الزّکاۃ والصّدقات المصریۃ ہے جو بہت سے فلاحی کاموں کے ساتھ ساتھ فلسطینی

مسلمانوں کی امداد کا کام بھی کررہا ہے، انہوں نے اس ادارے سے ہماری ارجنٹ میٹنگ رکھوائی اور ہم بیت الزکاۃ کے دفتر پہنچ گئے۔ بات چیت کے دوران انہوں نے بتایا کہ ہم فلسطینیوں کی مدد کے لیے سینکڑوں کنٹینرز بھیج چکے ہیں جن میں اشیائے خورد و نوش اور ضروریاتِ زندگی کی بہت سی چیزیں شامل ہیں اس کے علاوہ مزید بھی کئی کنٹینرز تیار کھڑے ہیں، صرف بارڈر کھلنے کا انتظار ہے۔ اس میٹنگ میں یہ بھی طے ہوا کہ غزہ (Gaza) کے اندر جانے کی پابندیاں ختم ہوجائیں تو عید الاضحیٰ کے بعد ان سے ایک اور میٹنگ کرکے ہم بھی ان کے ساتھ مل کر فلسطینی مسلمانوں کی امداد کے لیے غذائی اجناس اور اشیائے ضرورت پہنچائیں گے۔

اس میٹنگ سے فارغ ہوکر نمازِ عصر ادا کرکے ہم ایک بہت ہی مقدس مقام "مشہد امام حسین" پر حاضر ہوئے، یہ وہ مقام ہے جہاں معتبر روایات کے مطابق امام عالی مقام، نواسۂ رسول، بی بی فاطمہ زہرہ کے مہکتے پھول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سرِ انور مدفون ہے۔ اللہ پاک کے نیک بندوں کا پورا جسم ہی برکتوں کا خزینہ ہوتا ہے چاہے دھڑ ہو یا ان کا مبارک سر۔ امام حسین کے پورے جسم کی برکت کے لیے عاشقانِ حسین کربلا معلی جبکہ سر انور سے فیضیاب ہونے کے لیے اس مقدس مقام کی زیارت اور اس سے حصولِ برکت کے لیے یہاں حاضر ہوتے ہیں۔ مشہدِ حسینی کے بارے میں معلومات اور سرِ انور سے متعلق چند کرامات پڑھنے کے لیے شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے "امام حسین کی کرامات" کا مطالعہ کیجئے۔

مشہدِ حسین سے برکتیں لوٹنے کے بعد ہم مسجدِ ازہر گئے، مسجدِ ازہر یہ گیارہ سو سال پرانی وہ مسجد ہے جہاں سے الازہر یونیورسٹی کا آغاز ہوا تھا، ابتداءً اس مسجد میں ایک مدرسہ لگنا شروع ہوا پھر بڑھتے بڑھتے ایک عظیم یونیورسٹی بن گئی جہاں دنیا کے مختلف ممالک سے طلبہ اپنی علمی پیاس بجھانے آتے ہیں۔ جب ہم اس مسجد میں پہنچے تو پاک و ہند سے آئے ہوئے کئی اسٹوڈنٹس ہمارے پاس آگئے، ان کے ساتھ کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اس کے بعد ہم اپنی رہائش گاہ پر واپس آگئے، اور پھر آرام کیا۔

اگلے دن 29 مئی 2025 کی صبح بہت اہم تھی کیونکہ اس دن ہم نے فلسطین کی ایمبیسی میں تقریباً چار سو فلسطینی فیملیز کو بلوایا تھا جن کے درمیان کیش رقوم تقسیم کرنی تھی۔ اس معاملے کو بحسن وخوبی حل کرنے میں ایمبیسی کے لوگوں نے ہمارا بھرپور ساتھ دیا، انہوں نے پہلے ہی لسٹیں بنارکھی تھیں جن میں جنگ کے دوران آنے والی فیملیز کے نام اور پاسپورٹ وغیرہ کی معلومات درج تھی، اسی کے مطابق ہر ایک کی تصدیق ہونے کے بعد انہیں 100 ڈالر کے مساوی رقم پیش کی جاتی رہی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تقسیم کاری کا یہ سلسلہ نمازِ ظہر تک جاری رہا۔

اس کے بعد ہم فلسطین کے ایمبیسڈر سے ملاقات کے لیے ان کے دفتر گئے، انہوں نے بڑے اچھے انداز میں ہمارا استقبال کیا، ان سے بھی فلسطینی مسلمانوں کی امداد کے حوالے سے چند امور پر تفصیلی گفتگو ہوئی جو راستے کھلنے کی صورت میں انجام دیئے جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ یہاں مصر میں 500 کے قریب یتیم بچے اپنی والدہ اور خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ مقیم ہیں، ہم نے یہ طے کیا ہے کہ عید کے بعد دعوتِ اسلامی کے فلاحی شعبے FGRF (فیضان گلوبل ریلیف فاؤنڈیشن) کے ذریعے ان 500 بچوں کی کفالت کریں گے۔ انہوں نے مزید یہ بھی بتایا کہ ہزاروں زخمی فلسطینی ہاسپٹل میں ہیں نیز ان میں ایک ہزار کینسر کے پیشنٹ بھی ہیں۔ ہم نے ان مریضوں سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تو انہوں نے بتایا کہ ان سے ملاقات کے لیے پہلے پرمیشن لینی پڑے گی، پھر طے یہ ہوا کہ ان کے نام وغیرہ ہمیں مل جائیں تو ہم عید کے بعد ان سے ملاقات کریں گے اور کیش رقوم سے ان کی امداد کریں گے۔ ان میں کچھ ایسے مریض بھی ہیں جن کا مصر میں علاج نہیں ہو سکتا تو کچھ قانونی رکاوٹیں حل ہونے کے بعد ہم انہیں پاکستان لے جائیں گے اور وہاں ان کا بھرپور علاج کروائیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ FGRF کی بدولت قاہرہ مصر میں فلسطینی مسلمانوں کے علاج کے لیے ایک ڈسپنسری کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں مختلف قسم کے اسپیشلسٹ ڈاکٹرز بیٹھیں گے، ہم نے یہ خبر فلسطین کے ہی سفیر کے ذریعے فلسطین کے گروپس میں عام کروادی، جب وہاں پہنچے تو بڑی تعداد میں مریض موجود تھے۔ اس بارے میں یہ طے ہوا ہے کہ ہر فلسطینی کا چیک اپ فری ہوگا، ادویات اور تمام ٹیسٹ بھی فری کیے جائیں گے حتّٰی کہ اگر کسی مریض کو بڑے آپریشن یا مہنگا علاج کروانے کی حاجت ہو تو ہم ان کی بھی مدد کریں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! تمام مریض علاج سے مطمئن تھے اور ان کے چہروں پر چھائی خوشی واقعی دیدنی تھی۔ جس تیزی سے مریض علاج کے لیے آرہے تھے، ہمیں محسوس ہوا کہ اِن شآءَ اللہ اس فلاحی کام کو مزید وسعت دینے کی ضرورت ہے تاکہ ان دُکھی مسلمانوں کے آنسو پونچھے جاسکیں۔ یہ تو وہ خدمت ہے جو مصر میں موجود لاکھوں فلسطینی مہاجرین کے درمیان ممکن ہوئی، غزہ کے اندر موجود فلسطینی بھائیوں تک امداد اسی وقت پہنچ سکتی ہے جب وہاں کا راستہ کھلے اور ہمیں مکمل طور پر کام کرنے کی اجازت دی جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ FGRF گزشتہ کئی مہینوں سے روزانہ کی بنیاد پر غزہ کے اندر بھی کھانے کی تقسیم اور دیگر امدادی سرگرمیوں میں مصروف ہے، اور وہ وہاں کی مقامی فلاحی تنظیموں کے ساتھ مل کر نہایت احسن انداز میں امدادی کام کررہی ہے۔

نصائح وہدایات (قسط:01) اور رسائل امیرِ اہلِ سنّت

مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مَدَنی*

امیرِ اہلِ سنّت، عالمی مبلغِ اسلام، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ موجودہ دَور کے ان ممتاز علمائے کِرام میں سے ہیں جنہوں نے نہ صرف دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ انجام دیا بلکہ ہر طبقۂ زندگی کے افراد کی اصلاح و تربیت کو بھی اپنی زندگی کا مقصد بنالیا۔ دنیا بھر میں لاکھوں مسلمان آپ کے بیانات، مدنی مذاکرے، تحریری رسائل اور روح پرور نصیحتوں سے دینی رہنمائی حاصل کر رہے ہیں۔ آپ نے بچّوں، نوجوانوں، خواتین، مردوں، تاجروں، علَما، طَلَبہ الغرض ہر فرد کے لیے اصلاحی عنوانات پر سادہ، دلنشین اور عام فَہم انداز میں درجنوں رسائل تحریر فرمائے ہیں، جن میں عقیدہ، عِبادت، اَخلاق، سیرت، معاشرت اور اصلاحِ نفس جیسے اہم موضوعات شامل ہیں۔ ان رسائل میں نہ صرف قراٰن و سنّت سے دلائل دیے گئے ہیں بلکہ حِکایات، اقوالِ بُزُرگانِ دین اور مدنی پھولوں کی صورت میں عملی رہنمائی بھی فراہم کی گئی ہے۔ یہ کتابیں اور رسائل زندگی کے ہر مرحلے میں قاری کو نیکی کی طرف بلانے، اخلاقیات سنوارنے اور بگاڑ سے بچانے کا ذریعہ ہیں۔ آپ کے انہی رسائل میں سے نصائح و ہدایات پر مشتمل 6 رسائل کا شماریاتی جائزہ ذیل میں ملاحظہ کیجیے:

مدنی وصیت نامہ (صفحات:16): وصیّت نامہ تیّار رکھنا مستحب ہے۔ اس میں عموماً اپنے کفن و دفن، اپنے مال سے کچھ حصّہ کسی کو دینے اور اپنے متعلقین کو وصیت و نصیحت کی جاتی ہے۔ بانیِ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے اپنا یہ وصیت نامہ مسجدِ نبوی شریف میں بیٹھ کر تحریر فرمایا، لہٰذا اس کا نام ”اَرْبَعِیْن وَصَایَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃ“ رکھا۔ آپ نے اپنے متعلقین کو وصیت فرمائی ہے کہ میرے کفن دفن کے معاملات سنّت کے مطابق کیے جائیں، ترکہ حُکمِ شریعت کے مطابق تقسیم ہو، مریدین اور دعوتِ اسلامی والے اسلام و مسلکِ اہلِ سنّت و جماعت پر قائم رہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی دیگر حُقوق کے متعلّق نصیحتیں فرمائی ہیں۔

* رکنِ مجلس اسلامک ریسرچ سنٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

شیطان کے بعض ہتھیار (صفحات:52): دین کی خدمت کرنے والوں پر شیطان طرح طرح کے ہتھیاروں سے وار کرکے انہیں راہِ راست سے بھٹکاتا اور اپنے جال میں پھانس لیتا ہے۔ اس رسالے میں ایسے ہی بعض ہتھیاروں کی نشاندہی کی گئی ہے جیسے ریاکاری، خود پسندی، بدگمانی اور فتنہ بازی وغیرہ۔ ان سب شیطانی ہتھیاروں کی وضاحت، مذمّت و قَباحت اور شرعی حیثیت بیان کی گئی ہے۔ 6 آیاتِ مبارکہ، 17 احادیثِ شریفہ، 18 فقہی اقوال، 29 فرامینِ اسلاف اور 5 واقعات پر مشتمل اس رسالے میں ضمنی طور پر تعزیت کے فوائد، اخلاص کی اہمیّت و برکت، نیک بننے کی ترغیب اور شخصیات سے تعلّقات کے متعلق اہم وضاحتیں وغیرہ بھی درج ہیں۔

انمول ہیرے (صفحات:26): وقت جیسی نعمت کی قدر بے حد ضروری ہے کیونکہ یہ لمحات ہماری زندگی کے انمول ہیرے ہیں، کہیں نادانی وجہالت کے سبب یہ ہیرے ضائع نہ ہو جائیں۔ اس رسالے میں 6 آیاتِ طیبہ، 14 احادیثِ کریمہ، 17 اقوال، 12 شرعی مسائل اور 3 حکایات کی روشنی میں وقت کی قدر و منزلت بیان کی گئی ہے۔ موت کے اچانک آنے، حساب قریب ہونے، اسلاف اور وقت کی قَدر دانی، قیمتی سیکنڈز اور انمول لمحات کا استعمال، وقت کے قدر دانوں کے ارشادات، نظامُ الاوقات کی ترتیب، فضول شب بیداریوں کی مذمّت، علمی مشاغل اور صبح کے اوقات کی اہمیّت وغیرہ تحریر کیے گئے ہیں۔ نیز سنّتوں اور آداب پر مشتمل سونے جاگنے کے 15 نِکات بھی رسالے کی زینت ہیں۔

غفلت (صفحات:25): نیک اعمال نہ اپنانا اور گُناہوں کے انجام سے غافل رہنا بندے کو بہت زیادہ نقصان پہنچاتا ہے۔ یقیناً غفلت قابلِ مذمّت ہے۔ اس رسالے میں غفلت کے نقصانات، اس کے اسباب، نیک ہونے کے دعویداروں اور غفلت شعاروں کے اَحوال، موت کے قاصدوں کا ذِکْر، بدنِگاہی کی سزاؤں، داڑھی منڈانے کی مذمّت اور بے پردگی وناجائز فیشن کی قباحت بیان کی اور اس سے توبہ کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ 4 آیاتِ طیبہ، 13 احادیثِ کریمہ، 4 اقوال، 14 شرعی احکام اور 5 حکایات پر مشتمل رسالے کے آخر میں عقیقے کی سنتوں، مسائل اور آداب پر مبنی 25 مدنی پھول درج ہیں۔

میں سدھرنا چاہتا ہوں (صفحات:40): اپنے نفس کی اصلاح کے لیے اپنا مُحاسبہ بہت ضَروری ہے۔ اسلاف کی سیرتوں کا مطالعہ بتاتا ہے کہ وہ اپنے نفوس کا بہت زیادہ مُحاسبہ کرتے تھے۔ اس رسالے میں 5 آیاتِ طیبہ، 17 احادیثِ کریمہ، 8 اقوال، 4 شرعی احکام اور 9 حکایات کی روشنی میں "محاسبۂ نفس" کی اہمیّت وضَرورت، محاسبہ کی تعریف، اس کا طریقہ، اسلاف کا اندازِ مُحاسبہ، بُزُرگوں کا خوفِ خدا، عاجزی و انکسار، بچپن کے گناہوں پر خوف وخشیت، بتقاضائے بشریت صادر ہونے والی خطاؤں پر خود کو سزائیں دینے اور مصائب و آلام پر صبر وغیرہ کا بیان ہے اور آخر میں اچّھی نیتیں اور سُرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب شامل ہیں۔

بادشاہوں کی ہڈیاں (صفحات:24): قبر اور قِیامت کے ہولناک معاملات پیش نظر رہیں تو بندہ نیکیوں کی طرف راغب اور گُناہوں سے دُور رہتا ہے۔ اس رسالے میں موت، قبر وحشر کی سختیوں، سَفَرِ آخرت کی طوالت اور پیش آنے والی ہوش رُبا حالت کا رقت انگیز بیان ہے۔ 2 آیاتِ کریمہ، 10 احادیثِ شریفہ، 4 فقہی احکام، 3 اقوالِ بزرگانِ دین اور 2 واقعات و حکایات کی روشنی میں موت کی سختی، روح کی دردناک باتیں، ملک الموت علیہ السّلام کی خوف ناک صورت، قبر کی تاریکی، دنیاوی محلّات ومکانات کا فنا ہونا، دنیا کی بے ثباتی، آخرت کی تیّاری، قیامت کی ہولناک منظر کشی اور 50 ہزار سال کا قِیام وغیرہ بیان ہوا ہے اور آخر میں قبرستان کی حاضری کے 16 مدنی پھول شامل ہیں۔

نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

دنیا کی حقیقت اور قرآنی مثالیں

فخر ایوب
(درجہ ثالثہ جامعہ ضیاء العلوم شمسیہ رضویہ سلانوالی ضلع سرگودھا)

دنیا کا مطلب ہے قریب کی چیز، دنیا کا متضاد آخرت ہے اور آخرت کا مطلب ہے بعد میں آنے والی چیز، آخرت کا مقصد دنیاوی اعمال کی جزا اور سزا ہے دنیا کی زندگی عارضی ہے جبکہ آخرت کی زندگی دائمی ہے لیکن دنیا کی حرص رکھنے والوں نے دنیا کی عارضی زندگی کو دائمی سمجھ لیا ہے وہ آخرت کی ابدی زندگی کو بھول گئے ہیں عارضی چیز کے حصول کے لیے دائمی چیز کے حصول کو ترک کر دینا کتنی بڑی نادانی ہے۔

اللہ پاک نے قراٰنِ مجید کی متعدد آیات میں دنیا کی حقیقت کو مثالوں سے واضح فرمایا ہے۔3 آیات ذیل میں پیش کی جارہی ہیں:

1 دنیا کی مثال سوکھی گھاس کی طرح ہے ﴿وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِیْمًا تَذْرُوْهُ الرِّیٰحُؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا(۴۵)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے سامنے زندگانی دنیا کی کہاوت بیان کرو جیسے ایک پانی ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین کا سبزہ گھنا ہو کر نکلا کہ سوکھی گھاس ہو گیا جسے ہوائیں اڑائیں اور اللہ ہر چیز پر قابو والا ہے۔(پ15، الکہف:45)

اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے فرمارہا ہے کہ اے حبیب (علیہ السّلام) لوگوں کے سامنے دنیا کی حقیقت کو بیان کر دیں اور اس کے سمجھانے کے لیے اس مثال کو سہارا بنائیں کہ جس طرح سبزہ خوشنما ہونے کے بعد فنا ہو جاتا ہے اور اس کا نام و نشان باقی نہیں رہتا یہی حالت دنیا کی بے اعتبار حیات کی ہے اس پر مغرور اور شیدا ہونا عقلمند کا کام نہیں اور یہ سب فنا اور بقا اللہ کی قدرت سے ہے۔

(دیکھیے: روح البیان، 5/ 249، 250، الکہف، تحت الآیۃ:45)

2 دنیا کی تروتازگی کا ہلاک ہونے والے سبزے کی مثل ہونا ﴿اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِؕ كَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطٰمًاؕ وَ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ(۲۰)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود اور زینت اور آپس میں فخر و غرور کرنا اور مالوں اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہے۔(دنیا کی زندگی ایسے ہے) جیسے وہ بارش جس کا اُگایا ہوا سبزہ کسانوں کو اچھا لگا پھر وہ سبزہ سوکھ جاتا ہے تو تم اسے زرد دیکھتے ہو پھر وہ پامال کیا ہوا (بے کار) ہو جاتا ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا (بھی ہے) اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

(پ27، الحدید:20)

اللہ پاک نے دُنْیَوی زندگی کی ایک مثال ارشاد فرمائی کہ دنیا کی زندگی ایسی ہے جیسے وہ بارش جس کا اُگایا ہوا سبزہ کسانوں

کو اچھا لگتا ہے، پھر وہ سبزہ کسی زمینی یا آسمانی آفت کی وجہ سے سوکھ جاتا ہے تو تم اس کی سبزی (سبز رنگ) جاتے رہنے کے بعد اسے زرد دیکھتے ہو، پھر وہ پامال کیا ہوا بےکار ہو جاتا ہے۔ یہی حال دنیا کی اس زندگی کا ہے جس پر دنیا کا طلبگار بہت خوش ہوتا ہے اور اس کے ساتھ بہت سی امیدیں رکھتا ہے لیکن وہ انتہائی جلد گزر جاتی ہے۔ (صراط الجنان، 9/741)

3 دنیا کی زندگی امیدوں کے سبز باغ کی مثل ﴿اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْكُلُ النَّاسُ وَ الْاَنْعَامُؕ-حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ ازَّیَّنَتْ وَ ظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْهَاۤۙ-اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِیْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِؕ-كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ(۲۴)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: دنیا کی زندگی کی کہاوت تو ایسی ہی ہے جیسے وہ پانی کہ ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین سے اگنے والی چیزیں گھنی (زیادہ) ہو کر نکلیں جو کچھ آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگار لے لیا اور خوب آراستہ ہو گئی اور اس کے مالک سمجھے کہ یہ ہمارے بس میں آگئی ہمارا حکم اس پر آیا رات میں یا دن میں تو ہم نے اسے کر دیا کاٹی ہوئی گویا کل تھی ہی نہیں ہم یونہی آیتیں مُفَصَّل بیان کرتے ہیں غور کرنے والوں کے لیے۔ (پ11، یونس:24)

اس آیت میں بہترین مثال دے کر دل میں یہ بات بٹھائی گئی کہ دنیاوی زندگی امیدوں کا سبز باغ ہے اس میں عمر کھو کر جب آدمی اس مقام پر پہنچتا ہے جہاں اس کو مراد حاصل ہونے کا اطمینان ہو اور وہ کامیابی کی نشے میں مست ہو جاتا ہے تو اچانک اس کو موت آ پہنچتی ہے اور وہ تمام لذتوں اور نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔

آخرت کو فراموش کر کے دنیا کے دھوکے میں آنے والوں کے لیے شدید عذاب کی وعید سنائی گئی ہے جبکہ دنیا کو فراموش کر کے آخرت کی فکر کرنے والوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی بخشش کی خوشخبری دی گئی ہے۔

اللہ پاک ہمیں دنیا سے بے رغبتی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا اشارے سے تربیت فرمانا

محمد عاصم اقبال عطاری
(درجہ سادسہ جامعۃُ المدینہ فیضان فاروق اعظم سادھوکی لاہور)

حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم اللہ پاک کے آخری نبی ہونے کے ساتھ ساتھ معلمِ کائنات بھی ہیں۔ حضور علیہ السّلام نے اپنے امتیوں کی مختلف مواقع پر مختلف انداز میں اصلاح و تربیت کی ہے۔ نبیِ کریم علیہ السّلام نے اپنے امتیوں کی تربیت کبھی اپنے قول سے کبھی فعل سے اور کبھی اشاروں سے تربیت فرمائی ہے۔ ذیل میں ایسی چند احادیث نقل کی جارہی ہیں جن میں اشاروں سے تربیت فرمائی ہے:

1 سواری تیز چلانے میں کوئی خوبی نہیں ہے حضرت ابنِ عباس رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے کہ آپ عرفہ کے دن نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے ساتھ واپس ہوئے نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اپنے پیچھے اونٹوں کو سخت ڈانٹ ڈپٹ اور مار (کی آواز) سنی۔ فَاَشَارَ بِسَوْطِهٖ اِلَيْهِمْ وَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ یعنی تو انہیں اپنے کوڑے سے اشارہ فرمایا اور حکم دیا کہ اے لوگو اطمینان اختیار کرو تیز دوڑنے میں خوبی نہیں۔ (مشکاۃ المصابیح، 1/486، حدیث:2605)

اس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ ہمیں سواری تیز چلانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اس میں جہاں اپنی جان کی حفاظت ہوتی ہے وہیں دوسرے لوگوں کی بھی جان محفوظ رہتی ہے۔ کتنے ہی لوگ اس تیز رفتاری کی وجہ سے خود کو اور دوسروں کو موت کی آغوش میں لے جاتے ہیں۔

2 حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے باریک کپڑوں والی صحابیہ سے منہ موڑ لیا حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا سے روایت ہے کہ جناب اسماء بنتِ ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہما رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور وہ باریک کپڑے پہنے

ہوئے تھیں، حضور علیہ السّلام نے ان سے منہ پھیر لیا اور فرمایا: یَا اَسْمَاءُ، اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَمْ تَصْلُحْ اَنْ یُّرٰی مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ یعنی اے اسماء عورت جب بالغ ہو جائے تو جائز نہیں کہ اس کا کوئی حصہ دیکھا جائے سوائے اِس کے اور اُس کے۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کی طرف اشارہ فرمایا۔(ابوداؤد،4/75،حدیث:4104)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اُس زمانہ میں بھی باریک کپڑے ایجاد ہو چکے تھے، اب تو بہت ہی بُرا حال ہے۔(مراٰۃ المناجیح،6/121)اس حدیث سے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ماننے والیوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے اور ہرگز ہرگز ایسے کپڑے استعمال نہیں کرنے چاہیے جن سے جسم کا کوئی بھی عضو نظر آئے۔ دورِ حاضر میں فتنے کی وجہ سے چہرے اور ہاتھوں کو بھی چھپانا چاہیے۔

3 شیطان کی طرح بال بکھرے ہوئے نہ رکھو حضرت عطاء ابن یسار سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجد میں تھے تو ایک شخص سر اور داڑھی بکھیرے آیا۔ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَاْمُرُهٗ بِاِصْلَاحِ شَعْرِهٖ وَلِحْيَتِهٖ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِنْ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّاْسِ كَاَنَّهٗ شَيْطَانٌ تو آپ علیہ السّلام نے اس کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا، گویا آپ اسے بال اور داڑھی کی درستی کا حکم دے رہے تھے، چنانچہ (وہ گیا اور) اس نے (بال اور داڑھی کو درست) کر لیا۔ پھر واپس آیا تو رسولِ معظّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا یہ اس سے بہتر نہیں کہ تم میں سے کوئی شیطان کی طرح سر بکھیرے ہوئے آئے۔(مشکاۃ المصابیح،2/137،حدیث:4486)

ہمیں شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنی ایسی حالت بنا کر رکھنی چاہیے جس سے نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی متأثر ہوں نہ کہ ایسی کہ جس سے دوسروں کو ہم سے خوف آئے۔

4 دوسروں کو حقیر مت سمجھو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اسے ذلیل وحقیر جانے۔ اَلتَّقْوٰى هَاهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهٗ، وَمَالُهٗ، وَعِرْضُهٗ تقویٰ یہاں ہے اور اپنے سینہ کی طرف تین بار اشارہ فرمایا، مزید فرمایا کہ انسان کے لیے یہ شر کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے، ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور اس کی آبرو حرام ہے۔(دیکھیے: مسلم، ص1064، حدیث:6541)

یعنی مسلمان کو نہ تو دل میں حقیر جانو نہ اسے حقارت کے الفاظ سے پکارو یا برے لقب سے یاد کرو نہ اس کا مذاق اڑاؤ، آج کل بعض لوگ نسب، پیشہ اور غربت و افلاس کی وجہ سے اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھتے ہیں حتی کہ صوبجاتی تعصب ہم میں بہت ہو گیا ہے کہ وہ پنجابی ہے، وہ بنگالی ہے، وہ سندھی، اسلام نے یہ سارے فرق مٹا دیے ہیں، جس طرح شہد کی مکھی مختلف پھولوں کے رس چوس لیتی ہے تو ان کا نام شہد ہو جاتا ہے، اسی طرح جب حضور کا دامن پکڑ لیا تو سب مسلمان ایک ہو گئے حبشی ہو یا رومی۔ اسلام میں عزت تقویٰ و پرہیزگاری سے ہے اور تقویٰ کا اصلی ٹھکانہ دل ہے۔ تمہیں کیا خبر کہ جس مسکین مسلمان کو تم حقیر سمجھتے ہو اس کا دل تقویٰ کی شمع سے روشن ہو اور وہ اللہ کا پیارا ہو تم سے اچھا ہو۔(دیکھیے: مراٰۃ المناجیح،6/552)

اللہ پاک ہم سب کو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

وطن کے حقوق

عبدالرحمٰن عطّاری مدنی
(تخصص فی اللغۃ العربیۃ جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کاہنہ نو لاہور)

اللہ پاک نے انسان کو زمین پر اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے اور اسے ایک خاص علاقے، قوم اور زبان کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔

وطن انسان کی پہچان، اس کی تہذیب وثقافت اور اس کی زندگی کا اہم حصہ ہوتا ہے۔ وطن سے محبت فطری جذبہ ہے، اور اسلام نے اس جذبے کی نہ صرف تائید کی ہے بلکہ اس کے تقاضے بھی واضح کیے ہیں۔ وطن سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہم اس کے حقوق ادا کریں، اس کی حفاظت کریں، اس کی تعمیر وترقی میں کردار ادا کریں اور اسے امن وسکون کا گہوارہ بنائیں۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی وطن سے محبت کا عملی نمونہ ہے۔

عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شہر مکہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: کتنا پاکیزہ شہر ہے تو اور تو کتنا مجھے محبوب ہے، میری قوم نے مجھے تجھ سے نہ نکالا ہوتا تو میں تیرے علاوہ کہیں اور نہ رہتا۔

(ترمذی، 5/486، حدیث: 3951)

یہ حدیث وطن کی محبت کی اعلیٰ ترین مثال ہے، نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مدینہ منورہ کو بھی اپنا وطن بنا کر اس کی خدمت کی، اس کے امن، نظم ونسق اور معاشرتی فلاح کے لیے بھرپور کردار ادا کیا۔

ذیل میں وطن کے 12 حقوق نقل کیے جارہے ہیں، پڑھیے اور عمل کیجیے:

1 **قانون پر عمل** شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ملکی قوانین (خصوصاً ٹریفک قواعد) کی پابندی کریں، فضا کو آلودہ کرنے والی گاڑیوں کی مرمت کروائیں۔

2 **انفرااسٹرکچر کا تحفظ** سڑکوں، ریلوے لائنوں، بجلی وگیس کی تنصیبات کو نقصان نہ پہنچائیں اور خرابی کی صورت میں فوری اطلاع دیں۔

3 **صفائی کا خیال** گلیوں اور سڑکوں کو کچرے سے آلودہ نہ کریں۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ یعنی صفائی نصف ایمان ہے۔ (مسلم، ص115، حدیث: 543)

4 **انسانی ہمدردی** حادثات یا دیگر ضرورتوں میں ہم وطنوں کی مدد کریں، غریبوں کا خیال رکھیں، اور گمشدہ اشیاء شرعی اصولوں کے مطابق لوٹائیں۔

5 **ملکی مصنوعات کو فروغ** ملکی اشیاء کو ترجیح دیں، ان کی برائی سے اجتناب کریں، دوسروں کو بھی خریداری پر مائل کریں۔

6 **قومی اداروں کا احترام** سرکاری ادارے اور ان کا سامان قومی امانت ہے، ان کا درست استعمال کریں، خاص طور پر اگر آپ سرکاری ملازم ہیں تو۔

7 **وسائل کی بچت** بلاضرورت جلتی لائٹیں بجھائیں، پانی، بجلی، گیس وغیرہ کے غیر ضروری استعمال سے اجتناب کریں۔

8 **دینی وتعلیمی اداروں کا ساتھ** دینی مدارس، جامعات، اور علمائے اہلِ سنت کے ادارے دین ووطن دونوں کی خدمت کر رہے ہیں، ان سے تعاون کریں۔

9 **بیرون ملک ذمہ داری** بیرونِ ملک مقیم پاکستانی وطن کی عزت کے محافظ ہیں، کسی بھی ایسی سرگرمی سے دور رہیں جو پاکستان کی بدنامی کا سبب بنے۔

10 **عدل وانصاف** تاجروں کو ملازمین کا حق دینا اور ملازمین کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنا لازم ہے تاکہ ایک مضبوط اور مہذب معاشرہ اور وطن تشکیل پائے۔

11 **منفی رویوں سے اجتناب** کسی فرد کی غلطی پر پورے ادارے یا ملک کو بُرا کہنا خود اپنے گھر کو بدنام کرنا ہے۔ تنقید برائے اصلاح ہونی چاہیے، نہ کہ تحقیر۔

12 **سوشل میڈیا کا محتاط استعمال** کسی شخص کی غلطی کی ویڈیو وائرل کرنا گناہ کی اشاعت اور وطن کی بدنامی ہے، جو قابلِ مذمت ہے۔

پاکستان ہمارا گھر ہے اور اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ گھر کی حفاظت، صفائی، اور فلاح ہمارا فرض ہے۔ وطن سے محبت کا عملی ثبوت دیں اور ایک باوقار، بااخلاق، مہذب شہری بن کر اسلام اور پاکستان دونوں کا نام روشن کریں۔

اللہ کریم ہمیں دیگر حقوق کے ساتھ ساتھ وطن کے حقوق بھی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

آپ کے تاثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تاثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں۔

متفرق تاثرات و تجاویز (اقتباسات)

1 ماشآءَ اللہ! دعوتِ اسلامی کے مدنی علمائے کرام کی دن رات کی محنت کی بدولت ہر مہینے ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے عوام و خواص فائدہ حاصل کر رہے ہیں، مدنی علمائے کرام بڑی محنت سے کافی ساری کتب سے مواد نکال کر ہم تک پہنچاتے ہیں، اللہ پاک ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اٰمین۔ (عامر نیاز، کرم پور، تحصیل میلسی، پنجاب) 2 اَلحمدُ لِلّٰہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے "بچّوں کے سیکشن" میں کافی بہترین واقعات و مضامین شامل کیے جاتے ہیں جنہیں بچے شوق و جذبے کے ساتھ پڑھتے اور اگلے مہینے کے میگزین کے لیے بے چین رہتے ہیں۔ (بلال رضا، حیدرآباد) 3 مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے گزارش ہے کہ اس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری اور سائنسی علوم کو بھی شامل کیا جائے۔ (عبد المنان عطّاری، میانہ موہڑہ، گوجر خان) 4 ماشآءَ اللہ! ماہنامہ فیضانِ مدینہ میرے لیے انمول خزانہ ہے، میں ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا بہت بے چینی سے انتظار کرتا ہوں۔ (اعظم علی، ڈگری) 5 اَلحمدُ لِلّٰہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے ہر اسلامی ماہ کے حوالے سے بہت سارے عقائد و مسائل سیکھنے کا موقع ملتا ہے، یہ دعوتِ اسلامی کا اہلِ سنّت پر بہت بڑا احسان ہے۔ (غلام ربانی قادری، کشمیر) 6 ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے ہمیں دینی معلومات مل رہی ہے، ہمارے علم میں اضافہ ہو رہا ہے اور اسے پڑھ کر ہمارا دل باغِ مدینہ بن جاتا ہے۔ (اُمِّ اسماعیل، وہاڑی، پنجاب) 7 ماہنامہ فیضانِ مدینہ علمِ دین کا خزانہ ہے، ہم سب گھر والے اسے شوق سے پڑھتے ہیں اور ماہنامہ کے آنے کا انتظار کرتے ہیں۔ (بنتِ طاہر صدیق، کراچی) 8 ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں کثیر دینی دلچسپ مواد شامل کیا جاتا ہے، اس میں سلسلہ "نئے لکھاری" بھی بہت اچھا ہے جس سے نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ (بنتِ علی، کراچی)

9 Mahnama Faizan e Madina is very informative and beneficial for us in this era, Mahnama Faizan e Madina provide us all those knowledges which are very compulsory for us to learn especially the part where the questions of Darulifta Ahle Sunnat are mentioned, May Dawateislami be glorious in every corner of the world.

ترجمہ: ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس دور میں ہمارے لیے بہت معلوماتی اور فائدہ مند میگزین ہے، ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے ہمیں ایسی بہت سی معلومات حاصل ہوتی ہے جس کا سیکھنا ہمارے لیے ضروری ہے، خاص طور پر دار الافتاء اہلِ سنّت کے سوالات وجوابات کا سلسلہ۔ اللہ کرے کہ دنیا کے کونے کونے میں دعوتِ اسلامی کی دھوم ہو۔ (بنتِ ایاز عطاریہ، سمبڑیال، پنجاب)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923103330935) پر بھیج دیجئے۔

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

پڑوسیوں کو تکلیف نہ دیجیے

مولانا محمد جاوید عطاری مدنی*

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ یعنی جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔(1)

ہمارے اِرد گرد کے گھر اور اگر بلڈنگ میں رہتے ہیں تو اوپر نیچے والے گھر بھی ہمارے پڑوسی ہیں۔ حدیث میں ہے کہ چالیس گھر پڑوس میں شامل ہیں۔(2)

پیارے بچّو! ہمارا پیارا دینِ اسلام ہمیں زندگی کے ہر شعبے اور ہر فرد کے بارے میں تعلیمات دیتا ہے کہ ان کے ساتھ ہمارا رہن سہن اور رویہ کیسا ہونا چاہیے۔ ان میں سے ایک پڑوسی بھی ہے، پڑوسیوں کے ساتھ اچّھا سُلوک کرنے کا حکم اللہ پاک نے دیا ہے، چنانچہ قراٰنِ کریم میں ہے: ﴿وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور ماں باپ سے اچّھا سُلوک کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور قریب کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی (کے ساتھ)۔(3)

دینی اور دنیوی اعتبار سے پڑوسی کی بہت زیادہ اہمیّت ہے، اچّھا پڑوسی رحمت و بَرَکت کا سبب ہوتا ہے جبکہ بُرا پڑوسی تکلیف وپریشانی کا سبب بن سکتا ہے۔

اچھے بچّو! آپ اپنے پڑوسیوں کے لیے اچھے بنیں، انہیں تکلیف نہ پہنچائیں، اپنے گھر کا کوڑا کرکٹ وغیرہ ان کے دروازے کے پاس نہ پھینکیں، بلاوجہ بار بار ان کا دروازہ بجا کر انہیں پریشان نہ کریں، رات جب سب سو رہے ہوں تو گلی کوچوں میں کھیل اور شور شرابا کرکے ان کی تکلیف کا سبب نہ بنیں، پڑوسیوں کے بچّوں کو بھی تنگ نہ کریں نہ ہی ان سے لڑائی جھگڑا کریں بلکہ ان سے اچھے انداز میں پیش آئیں، ان کی عزّت کریں، بیمار ہوں تو ان کی خیر خیریت معلوم کریں، اگر اُنہیں آپ کی مدد کی حاجت ہو تو ضَرورتاً ان کی مدد کریں۔ یہاں تک کہ غیر مسلم پڑوسی کے ساتھ بھی حسنِ سُلوک سے پیش آنے کا حکم ہے۔

اللہ پاک کے نیک بندے حضرت بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ کے غیر مسلم پڑوسی کی غیر موجودگی میں رات کو اندھیرے کے سبب اس کا چھوٹا بچّہ رونے لگا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ان کے گھر میں روشنی کا انتظام کر دیا، جب وہ غیر مسلم گھر آیا تو اس کی بیوی نے اسے سارا واقعہ بتایا تو وہ پوری فیملی آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے اچھے اخلاق سے متاثّر ہوکر مسلمان ہوگئی۔(4)

اچھے بچّو! آپ بھی شُروع میں لکھی ہوئی حدیث شریف پر عمل کرتے ہوئے پڑوسیوں کو تکلیف نہ دیں بلکہ جتنا ہوسکے ان کے ساتھ اچھے سُلوک سے پیش آئیں۔

اللہ پاک ہمیں پڑوسیوں کو تکلیف سے بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) بخاری، 4/105، حدیث: 6018 (2) مراسیل ابی داؤد، ص408، حدیث: 342 (3) پ5، النسآء: 36 (4) دیکھیے: مراٰۃ المناجیح، 6/573، 574۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

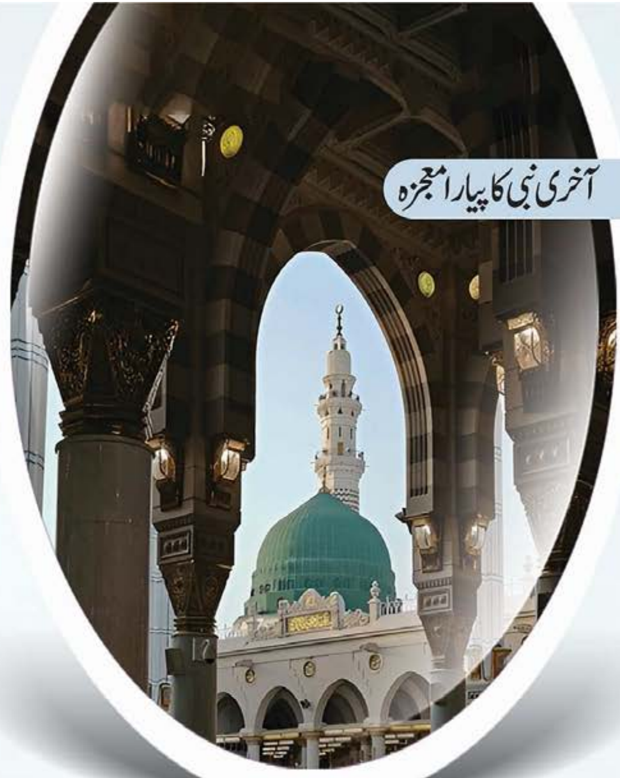

پہلوان کو پچھاڑ دیا

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی معجزانہ شان و شوکت کا اظہار مختلف موقعوں پر مختلف وجوہات اور حکمتوں کے سبب کیا کرتے تھے، بارہا معجزہ ظاہر کرنے کی حکمت یہ بھی ہوتی کہ لوگ آپ کی نُبُوَّت کی سچائی کو تسلیم کریں اور اسلام کے دامن میں آجائیں مکہ میں (رُکانہ نام کا) ایک شخص تھا جو نہایت طاقتور تھا، کشتی (1) میں ماہر تھا لوگ دور دور سے اس کے ساتھ کشتی لڑنے آتے مگر اس سے ہار جاتے، ایک دن کسی گھاٹی یا مکّہ کے کسی پہاڑی راستے میں اس کا سامنا رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ہوگیا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے اللہ پاک کا خوف دلاتے ہوئے قبولِ اسلام کی دعوت دی، رُکانہ بولا: اے محمد! کیا تمہارے پاس کوئی ایسی نشانی ہے جو تمہاری سچائی پر دلیل ہو؟ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر میں تمہیں کُشتی میں گرا دوں تو کیا تم ایمان لے آؤ گے؟ رُکانہ نے کہا: ہاں، جبکہ ایک روایت کے مطابق کُشتی کا مطالبہ رُکانہ نے کیا تھا۔ بہر حال رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کُشتی کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اس نے کہا: میں تیّار ہوں۔ پھر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کے قریب گئے اور اسے زمین پر گرا دیا۔ رُکانہ حیران رہ گیا کیونکہ اس کے نزدیک یہ ناممکن تھا کہ کوئی اسے ہرا سکے گا۔ اس نے دوبارہ کُشتی کا چیلنج دیا، رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دوسری اور پھر تیسری بار بھی اس کے ساتھ کُشتی لڑی اور ہر بار اسے پٹخ دیا۔ رُکانہ حیرت زدہ ہوگیا اور کہا: یقیناً تمہارا معاملہ بہت حیرتناک ہے اور پھر ایک قول کے مطابق وہ اسی وقت ایمان لے آئے، جبکہ ایک قول یہ ہے کہ رُکانہ فتحِ مکّہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ (دیکھئے: زرقانی علی المواہب، 6/101)

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم باقاعدہ پہلوانی نہیں کیا کرتے تھے مگر اس کے باوجود رُکانہ جیسے مشہور پہلوان کو پچھاڑنا یقیناً حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی معجزانہ شان ہی کی بدولت تھا ورنہ اُسے تو بڑے بڑے پہلوان بھی کبھی نہیں ہرا سکے تھے۔ اس معجزانہ واقعہ کی روشنی میں ہمیں چند باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں:

❊ نیکی کی دعوت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیے۔

❊ راہ چلتے میں بھی اگر کسی سے ملاقات ہو تو حسبِ حال اسے بھلائی کی دعوت دینی چاہئے۔

❊ اگر خود اعتمادی اور اللہ پاک پر یقین ہو تو مشکل ہدف قبول کرنے میں ہچکچاہٹ و گھبراہٹ نہیں ہوتی اور اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو معمولی اَہداف پورے کرنے کی بھی ہمّت نہیں ہوتی۔

❊ ہر فرد سے اس کی دلچسپی اور اس کی فیلڈ کے مطابق بات کرنی چاہیے تاکہ دل کی چابی تک رسائی ہو اور وہ بات یا دلیل کو بآسانی سمجھے اور قبول کرے۔

❊ اپنی حیثیّت، صلاحیّت، طاقت یا علم و کمال کا اظہار فخر و تکبر کے لیے نہیں بلکہ اچّھی نیّت اور نیک مقصد سے کرنا چاہیے نیز اگر کوئی ہم سے ہماری بات یا ہمارے مؤقف کی دلیل مانگے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

تو غصّے اور جذبات میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔

❋ اگر ہم کسی کو ایک بار مطمئن کر دیں مگر اس کے باوُجود وہ بار بار اپنی تسلی اور اطمینان کا مطالبہ کرے تو خجالت واُکتاہٹ میں مبتلا ہو کر غصہ کا اظہار نہیں کرنا چاہیے بلکہ صبر و تحمل سے اس کی مکمل تسلی کرنی چاہیے۔

❋ اگرچہ ہم کسی سے بار بار جیت جائیں مگر تکبر و گھمنڈ میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے یہی ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہمیشہ عملی تعلیم رہی۔

❋ دوسروں کو خیر و بھلائی کی صرف زبانی دعوت دینا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ کبھی کبھار اس کے لیے عملی کوشش بھی کرنی پڑتی ہے۔

❋ جو شکست و ہار انسان کی آنکھیں کھول دے، حقیقت دکھائے، صحیح رُخ پر سوچنے کا موقع دے، راہِ راست پر لائے اور اُخروی فائدے کا سبب بنے وہ شکست و ہار بھی در حقیقت فتح و جیت ہے۔

❋ باطل کے مقابلے میں جیت ہمیشہ حق و صداقت ہی کی ہوتی ہے۔

انسان کی چھوٹی چھوٹی کوششوں کے بڑے بڑے اور مُفید نتائج بھی نکل آتے ہیں۔

---

(1) کشتی لڑنا اگر لَہو ولَعب کے طور پر نہ ہو بلکہ اس لیے ہو کہ جسم میں قوّت آئے اور کفار سے لڑنے میں کام دے، یہ جائز و مستحسن وکارِ ثواب ہے بشرطیکہ سَتر پوشی کے ساتھ ہو۔ آج کل عام طور پر جو شارٹ کپڑے پہن کر کُشتی لڑی جاتی ہے جس میں رانیں کھلی ہوتی ہیں یہ ناجائز ہے۔(دیکھئے: بہارِ شریعت، 3/512)

حروف ملائیے!

پیارے بچو! والدین کے ہم پر بہت سارے احسانات ہیں۔ والدین ہمارے لیے آسانی کرنے اور ہمیں اچھی تعلیم و تربیت دینے کے لیے دن رات محنت کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے والدین کا کہنا مانیں، ان کو تنگ نہ کریں، ان کا احترام کریں، ان کی بات غور سے سنیں، ان کا دل خوش کرنے والے کام کریں، ہر حال میں ان کے شکر گزار رہیں۔ والدین کو خوش رکھنے والوں سے اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم راضی ہوتے ہیں۔

آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حُروف ملا کر پانچ الفاظ تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ "دین" تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ تلاش کیے جانے والے 5 الفاظ یہ ہیں: 1 احسان 2 تعلیم 3 احترام 4 شکر 5 راضی۔

ی	ض	ا	ر	ی	غ	ر	ت	ص
ب	ن	ہ	م	ی	ل	ع	ت	ف
ھ	ط	د	ن	ج	ق	ش	ب	س
ا	ب	م	ر	ل	س	ا	ر	ی
ح	ن	ف	ن	ی	د	ک	ا	ث
ت	ش	ا	ت	ع	ف	ن	س	ا
ر	ل	ج	م	ع	ت	س	ظ	ش
ا	ب	ن	ا	س	ح	ا	ل	ک
م	ی	ئ	و	چ	س	ا	م	ر

آپ کاج، مہا کاج

مولانا حیدر علی مَدَنی*

آج کے سبق کا کوئی خاص عنوان نہیں تھا۔ دراصل ہفتے (Week) میں ایک بار سر بلال پرنسپل صاحب کی ہدایت کے مطابق بچّوں کی کسی ایک اخلاقی موضوع پر تربیت کیا کرتے تھے، آج بھی وہ کلاس روم کی طرف جاتے ہوئے اسی سوچ میں مگن تھے کہ کس موضوع پر تربیت کی جائے تبھی انہیں کل کلاس میں دیکھا ایک منظر یاد آیا تو ساتھ ہی لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی گویا انہیں موضوع مل چکا تھا۔

کلاس روم میں آتے ہی سر نے مسکراتے ہوئے سب بچّوں کو پُرخُلوص سلام کیا، جس کا جواب بچّوں نے انتہائی خوش دلی اور جوش سے دیا۔ اس کے بعد سر بلال سیدھا وائٹ بورڈ کی طرف گئے اور اس پر ایک جملہ لکھ دیا: ”آپ کاج، مہاکاج“

بچّے حیرانی سے بورڈ پر لکھا جملہ دیکھ رہے تھے، اردو میں ہونے کی وجہ سے پڑھا تو جا رہا تھا لیکن معنیٰ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

لکھنے کے بعد جیسے ہی سر بلال نے اسٹوڈنٹ کی طرف رُخ کیا تو اُسید رضا نے اس جملے کا مطلب پوچھا۔

سر کہنے لگے: جی جی بتاتا ہوں، پہلے آپ لوگ میرے ایک سُوال کا جواب دیجیے کہ آپ نے جو شوز پہنے ہوئے ہیں، کس کس نے یہ خود پالش کیے تھے؟

سر کے سُوال پر سارے بچّے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور پھر صرف چار سے پانچ بچّوں کے ہاتھ بلند ہوئے۔ اتنے کم ہاتھ کھڑے دیکھ کر سر مسکرائے اور پھر کہنے لگے: آؤ بچو! ایک واقعہ سنتے ہیں، ایک سفر کے دوران صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے کھانا پکانے کا فیصلہ کیا اور سارے کام آپس میں تقسیم کرلیے، کسی نے کہا میں بکری ذبح کروں گا، کسی نے کھال اُتارنے کا کام لیا اور کسی نے گوشت پکانے کی ذمّہ داری لے لی۔ یہ سن کر نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لکڑیاں میں جمع کروں گا۔

یہ سُن کر صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض بھی کیا کہ آپ تکلیف نہ کریں ہم یہ کام بھی کرلیں گے، آگے سے پتا ہے ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کیا جواب دیا؟ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جو جواب دیا وہ ہم میں سے ہر ایک مسلمان کو اپنے دل پر لکھ لینا چاہیے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ تم میرا کام بھی کرلوگے مگر مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں اپنے ساتھیوں میں منفرد دِکھوں۔

(شرح الزرقانی علی المواہب، 6/48)

اچھا بچو! گھر سے باہر ہی نہیں گھر میں بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایسی ہی عادت تھی، امّی جان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے کپڑوں کی دیکھ بھال خود کرتے، بکری کا دودھ دوہتے، اپنے کپڑوں میں ٹانکا لگاتے (یہاں تک کہ) اپنے جوتے ٹھیک کرتے۔

(آدابِ زندگی، ص151)

تو بچّو! جب ہمارے نبی ساری مخلوقات کے سردار ہو کر بھی اپنا کام خود کرنا پسند کرتے تھے تو ہم تو ان کے اُمّتی ہیں، ہمیں بھی اپنا کام خود ہی کرنا چاہیے۔

سر کی بات مکمل ہوئی تو علی نے ہاتھ کھڑا کیا: سر! اگر کوئی

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

کام بہت مشکل ہو جائے، جیسے بڑی چیز اُٹھانا یا کوئی اُلجھا ہوا سُوال، تو کیا تب بھی خود ہی کرنا چاہیے؟

سر بلال: جی بیٹا! آپ نے بہت اچھا سوال کیا ہے، دیکھیں بچو! اگر واقعی مدد کی ضَرورت ہو تو ضَرور مانگنی بھی چاہیے اور ہمیں ایسے موقع پر دوسروں کی مدد کرنی بھی چاہیے کیونکہ اکیلے کوئی کام غلط کرلینے سے بہتر ہے کسی کی مدد لے لی جائے لیکن جو چھوٹے موٹے کام ہیں وہ تو ہمیں خود ہی کر لینے چاہئیں جیسے: خود سے اٹھ کر پانی پی لینا، اپنا بستر سمیٹ لینا، اپنا سامان خود سے اٹھالینا۔ مدد تب ہی مانگیں جب واقعی مشکل کام ہو، ایسا نہیں کرنا کہ ہوم ورک کرنے کو دل نہیں کر رہا تو بھائی سے کروالیتا ہوں۔

سر کی آخری بات پر ساری کلاس مسکرانے لگی۔

اچھا تو اب ہم چلتے ہیں اُسید کے سوال کی طرف، یعنی اس جملے کا مطلب کیا ہے تو بچو! یہ اردو کی ضرب المثل (Proverb) ہے جس کا مطلب ہے کہ دوسروں کے آسرے میں رہ کر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھنا چاہئے بلکہ اپنا کام خود ہی کرنا چاہیے کہ اپنا کام جتنا اچھا اپنے ہاتھ سے ہوتا ہے ویسا دوسرے کے ہاتھ سے نہیں ہوتا۔ اور پتا ہے بچو! اپنا کام خود کرنا تو ایسی خوبی (Quality) ہے کہ پچھلے انبیائے کرام علیہم السّلام بھی اس حوالے سے تربیت فرماتے تھے، اللہ کے پیارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تھا: جو اپنے ہاتھ سے کام کرتا ہے وہ تم سے بہتر ہے۔ (آداب زندگی، ص150) تو بچو آپ بھی بہتر بننا چاہتے ہیں ناں؟

سب بچوں نے بیک آواز کہا: جی سر

سر بلال: تو پھر آج سے نیّت کریں کہ ہم اپنا کام خود کریں گے اور دوسروں پر بوجھ نہیں بنیں گے۔

جملے تلاش کیجیے! پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجیے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھیے۔

(1) اپنے پڑوسیوں کے لیے اچھے بنیں (2) ہمیں بھی اپنا کام خود ہی کرنا چاہیے (3) ہمیں چاہیے والدین کا کہنا مانیں (4) کھانے سے پہلے ہاتھ نہیں دھوؤ گے تو بیمار پڑ جاؤ گے (5) نیکی کی دعوت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجیے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923103330935) پر بھیج دیجیے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی مجلس تقسیم رسائل کے تعاون سے مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

جواب دیجیے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 1: سفرِ ہجرت میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ ایک اور صحابی کون تھے؟

سوال 2: حضرت یعقوب علیہ السّلام نے کتنے سال کی عمر میں انتقال فرمایا؟

◂ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھیے ◂ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجیے ◂ یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر +923103330935 پر واٹس ایپ کیجیے ◂ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی مجلس تقسیم رسائل کے تعاون سے تین خوش نصیبوں کو مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3/285، حدیث:8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لیے 6 نام، ان کے معنٰی اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

بچوں کے 3 نام

نسبت	معنٰی	پکارنے کے لیے	نام
رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام	خوش نصیب	سعید	محمد
صحابی رضی اللہ عنہ کا بابرکت نام	چودھویں رات کا مکمّل چاند	بدر	محمد
امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا بابرکت نام	احمد کا معنیٰ: اللہ پاک کی زیادہ تعریف کرنے والا	احمد رضا	محمد

بچیوں کے 3 نام

اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام	بَرَکت والی	مَیمُونہ
صحابیہ رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام	نشان والی	سِیما
راویۂ حدیث حضرت زینت بنتِ ابی طُلَیق رحمۃ اللہ علیہا	خوبصورتی	زینت

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں۔)

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لیے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اگست 2025ء)

نام مع ولدیت:.................. عمر:..... مکمل پتا:..................

موبائل/واٹس ایپ نمبر:.................. (1) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:...... (3) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:...... (5) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اکتوبر 2025ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھیے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اگست 2025ء)

جواب 1:.................. جواب 2:..................

نام:.................. ولدیت:.................. موبائل/واٹس ایپ نمبر:..................

مکمل پتا:..................

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اکتوبر 2025ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

بچّوں کو کسی کام سے روکنے کے پُرحکمت طریقے

مولانا ابو محمد عطّاری مدنی*

ذہین اور ایکٹیو بچّے گھر بھر کی آنکھ کا تارا بن جاتے ہیں، جہاں بچّوں کی شرارتیں دلوں کو موہ لیتی ہیں اور لبوں پر مسکراہٹ بکھیر دیتی ہیں وہیں بعض اوقات بڑے نقصان کا سبب بھی بن جاتی ہیں، اسی ڈر کی وجہ سے بعض والدین بچّوں کے ہر کام پر بے جا پابندیاں عائد کر دیتے ہیں اور بات بات پر ان کو جھڑکتے اور ڈانٹتے ہیں جس سے بچّوں میں ضد اور کئی نفسیاتی مسائل پیدا ہو جاتے ہیں، اس وقت والدین کو حکمت سے کام لینا چاہیے اور بچّوں کو سمجھانا چاہیے، اس مضمون کو پڑھ کر آپ کچھ ایسے ہی پر حکمت طریقے سیکھ سکتے ہیں۔

1 نعم البدل فراہم کریں (Provide a substitute)

جب بچّہ کوئی ایسا کام کرے جو آپ کو پسند نہ ہو یا بچّے کے لیے مناسب نہ ہو تو فوراً یہ نہ کہیں: مت کرو، یہ نہ کرو! بلکہ اس کی توجّہ کسی دوسرے کام کی طرف کروائیں: مثلاً دیوار پر کلر پینسل سے کلر کرنے لگے تو اسے سمجھائیں: اگر یہ کلرنگ آپ کاغذ پر کریں گے تو بہت اچھی لگے گی، آؤ! ہم مل کر کاغذ پر کلرنگ کرتے ہیں، یا کلرنگ بکس گھر میں لاکر رکھ دیں اور اس موقع پر بچّے کو وہ بکس دیں، اس طرح بچّے میں خود اعتمادی بھی پیدا ہو گی۔

2 وجہ سمجھائیں (Explain the reason)

بچّہ آپ کی بات نہ مانے تو اس کام کا نقصان اور نتیجہ اس کے سامنے بیان کریں کہ یہ کام کرنے سے آپ کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے مثلاً اگر کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ نہیں دھوؤ گے تو بیمار پڑ جاؤ گے، اور پھر کڑوی کسیلی گولیاں اور سیرپ پینا پڑیں گے، آپ کو پرہیز کرنا پڑے گا آپ اپنی من پسند کی چیزیں نہیں کھاسکیں گے وغیرہ وغیرہ الغرض بچّوں کو لوجیکل انداز میں سوچنا سکھائیں۔

3 پیار اور نرمی سے سمجھائیے

ہر بات سختی سے نہیں سمجھائی جاتی آپ اپنے رویّے اور لہجے میں نرمی لائیں کبھی بچّے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر، کبھی اس کا ہاتھ نرمی سے پکڑ کر، کبھی اسے سینے سے لگا کر کبھی اس کی پیشانی چوم کر اس سے نرم لہجے میں بات کریں مثلاً: آپ کا بچّہ دوسرے بچّے کو تنگ کر رہا ہے اور اسے یہ کام کرنے میں مزہ آرہا ہے تو اسے اپنے پاس بلا کر بانہوں میں بھر لیں اور تھوڑا سا بھینچ لیں یا اسے تھوڑی سی گدگدی کریں اور کہیں: میں آپ کو تنگ کروں، پھر دوسرے بچّوں کے ساتھ مل کر کھیلنے کا اسے طریقہ بتائیں۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

4 فوراً ردِّ عمل نہ دیں (Don't react immediately)

کبھی بچّہ غَلَط کام کر بیٹھے یا ایسی حرکت کر گزرے جو آپ کو سخت ناپسند ہو یا گھر میں کوئی چیز توڑ دی تو فوراً غصّہ نہ کریں، 5 یا 10 سیکنڈ کا انتظار کریں اس دوران دو تین گہرے سانس لیں، بچّے کے چہرے کے تأثرات بغور دیکھیں پھر نرمی سے ردِ عمل دیں۔ اس سے بچّے کے دل و دماغ پر والدین کی گفتگو کا اچھا اثر پڑتا ہے اور ماحول بگڑنے سے بچتا ہے۔

5 عمل کو بُرا کہیں، بچّے کو نہیں

(Criticize the action, not the child)

بچّے کی اصلاح ضَرور کریں مگر اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ان کی شخصیت کو بُرا نہ کہیں بلکہ ان کے سامنے اس عمل کو بُرا کہیں، مثلاً: تم بہت بد تمیز ہو! تم اتنا چیخ کر بات کیوں کرتے ہو، یہ مت کہیں بلکہ خود نرم لہجے میں یوں کہیں: چیخنا اچھے بچّوں کا کام نہیں ہے اچھے بچّے نرمی سے بات کرتے ہیں ہمیں نرمی سے بات کرنی چاہیے۔

اس سے بچّے کو خود اپنی غلطی کا احساس ہو گا اور وہ اصلاح کو قبول کرے گا۔

6 کہانی سنا کر یا مثال دے کر سمجھائیں

(Explain by telling a story or giving an example)

بار بار نصیحت کرنا بھی بچّوں کو چڑچڑا بنا دیتا ہے، بچّے ان نصیحتوں کو سن تو لیتے ہیں لیکن اپنا قدم عمل کی طرف نہیں بڑھاتے، اس لیے انہیں کہانیوں کے ذریعے بھی سکھائیں۔ مثلاً: ریحان ایک بہت اچھا بچہ تھا ایک مرتبہ اس نے کھیل کے دوران دوستوں سے ایک بات کہی تو سب نے اس کی بات مان لی، اس کو یہ بہت اچھا لگا، اب وہ ہر بات میں اپنی چلانے لگا اور کہتا: جو میں کہہ رہا ہوں بس وہی صحیح ہے تم سب بھی وہی مانو، آہستہ آہستہ سب دوستوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا اور وہ اکیلا رہ گیا، آخر کار اس نے سب دوستوں سے معافی مانگ لی، سارے دوستوں نے اسے معاف کر دیا اور سب مل جُل کر کھیلنے لگے۔

اور آخِر میں بچّوں سے یہ بھی پوچھیں: اس کہانی سے ہمیں سیکھنے کو کیا ملا؟ اس طریقے سے بچے فوراً متوجّہ ہوتے ہیں اور سیکھنے میں دل لگاتے ہیں اور خود نتیجہ اَخذ کرتے ہیں۔

7 بچے کی پسند پر بات کریں

دو اچھی چیزیں بچے کے سامنے رکھ کر اسے اختیار دیں کہ وہ اپنے لیے کون سی چیز خود پسند کرتا ہے، مثلاً دو کھلونے سامنے رکھ کر اختیار دیں آپ کو کون سا کھلونا لینا چاہیے، جب بچّہ ایک کھلونے کو اختیار کرلے تو اس سے سوال کریں: آپ نے اس کھلونے کو کیوں لیا دوسرے کو کیوں چھوڑ دیا، اس کی کیا وجہ ہے؟ اس سے بچے میں اپنا نفع نقصان سمجھنے کی صلاحیت بیدار ہو گی اور وہ ذمّہ داری بھی سیکھے گا۔

8 روحانی اور اخلاقی تربیَت

(Spiritual and moral training)

بچّوں کو سمجھائیں کہ اللہ ہمیں اور ہمارے ہر کام کو دیکھ رہا ہے، وہ ہماری ہر بات سنتا ہے، اس لیے بُرے کام سے دُور رہیں، کیا آپ یہ چاہیں گے کہ اللہ آپ سے ناراض ہو جائے؟، اسی طرح کبھی یوں سمجھائیں: اللہ کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر اچھی بات کو پسند کرتے تھے اس لیے اچھے اچھے کام کرنے چاہئیں، اس سے بچوں کے دل میں خوفِ خدا اور محبّتِ رسول پیدا ہوتی ہے۔

9 دعا کرنا مت بھولیں (Don't forget to pray)

حدیثِ پاک میں ہے: دُعا مومن کا ہتھیار ہے (مسند ابو یعلیٰ، 201/2، حدیث: 1806) لہٰذا روزانہ اپنے بچّوں کے لیے دُعا ضَرور کریں، اے اللہ! میرے بچّوں کو اچھا اور نیک بنا دے، ان کی بُری عادتیں ختم ہو جائیں، سب کے ساتھ مل جُل کر رہیں، انہیں نمازی بنا دے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے بھی اپنی اولاد کے لیے دُعا کی تھی: ﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اے میرے رب! مجھے اور کچھ میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا رکھ۔ (پ13، ابرٰہیم:40)

اسلام اور عورت

بازار جانا ضروری یا مجبوری؟

اُمِّ میلاد عطاریہ*

نہ تُو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے تُو نہیں جہاں کے لیے

فطرتی بات ہے کہ ہر چھوٹی بڑی تبدیلی انسان کی توجّہ کھینچتی ہے۔ مومن کی توجّہ کا مرکز ہمیشہ آخرت کی زندگی ہوتا ہے۔ جبکہ غافل لوگوں کی نظریں ہمیشہ دنیا اور موج مستی پر رہا کرتی ہیں۔ دنیا میں رہتے ہوئے کچھ کام ہمارے لیے ضَروری بھی ہوتے ہیں لیکن ان میں بھی ٹاپ پر کچھ مجبوری والے کام بھی ہوتے ہیں اب سب سے پہلے ہمیں ضروری اور مجبوری کا فرق جاننا ہوگا، ضَرورت کسی چیز کی حاجت یا طَلَب کو ظاہر کرتی ہے مطلب یہ کہ کچھ ایسا ہے جو کسی مقصد کے لیے لازمی ہے۔ یہ کسی بھی چیز کے لیے ہو سکتی ہے، جیسے کہ پانی، خوراک، یا تعلیم۔ جبکہ مجبوری کسی ناگزیر (Inevitable) حالت یا صورت حال کو ظاہر کرتی ہے۔ مطلب یہ کہ کوئی شخص کسی مجبوری کے تحت کچھ کرنے پر مجبور ہے۔ یہ کسی بھی صورتِ حال کے لیے ہو سکتی ہے جس میں انسان کے پاس کوئی اور راستہ نہ ہو۔ یہ لفظ عام طور پر اس وقت استِعمال ہوتا ہے جب کوئی شخص کسی پریشانی یا مشکل میں ہو۔ جیسے مالی مشکلات، صحت کے مسائل، یا ذاتی مسائل۔ ضَرورت اور مجبوری کے درمیان فرق کو سمجھنا ضروری ہے۔ مجھے نوکری کی ضَرورت ہے کیونکہ مجھے پیسے کمانے ہیں۔ مجھے نوکری کرنی پڑتی ہے کیونکہ میری مالی حالت خراب ہے۔ دونوں جملوں میں فرق واضح ہے۔ پہلے جملے میں ضَرورت کا ذکر ہے جبکہ دوسرے جملے میں مجبوری کا۔ ضَرورت کسی اور کے ذریعے بھی پوری ہو سکتی ہے مگر مجبوری میں صرف اپنی ذات سے ہی کام لیا جاسکتا ہے۔ آج کے زمانے میں کچھ کام ہماری ضَرورت ہیں کچھ مجبوری، ان میں سے ایک کام بازار جانا بھی ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ بازار جانا خواتین کے لیے ضَروری ہے یا مجبوری؟ چونکہ ہر کام میں شریعت ہی ہمارا معیار ہے تو آیئے پہلے شریعت کی رو سے ہم جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ سب سے پہلے تو ہمیں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ پردہ و حِجاب اِسلامی شِعار کی حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ اِسلام سے پہلے عورت بے پردہ تھی اور اِسلام نے اسے پردہ و حِجاب کے زیور سے آراستہ کر کے عَظَمت و کِردار کی بُلندی عطا فرمائی، جیسا کہ قراٰنِ پاک میں ہے: ترجمۂ کنزُ الایمان: "اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیّت کی بے پردگی۔"(1) تفسیر خزائن العرفان میں ہے: اگلی جاہلیّت سے مُراد قبلِ اِسلام کا زمانہ ہے، اُس زمانہ میں عورتیں اِتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت و مَحَاسن (یعنی بناؤ سنگھار وغیرہ) کا اِظہار کرتی تھیں کہ غیر مَرد دیکھیں۔ لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اَعضا اچھی طرح نہ

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

ڈھکیں۔[2] اَفسوس! موجودہ دَور میں بھی زمانۂ جاہلیّت والی بے پردَگی پائی جارہی ہے۔ یقیناً جیسے اُس زمانہ میں پردہ ضَروری تھا وَیسا ہی اب بھی ہے۔ ایک بار اُمُّ الْمُومِنین حضرت سَیِّدَتُنا سَودہ رضی اللہُ عنہا سے عرض کی گئی: آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ باقی اَزواج کی طرح حج کرتی ہیں نہ عمرہ؟ تو آپ رضی اللہُ عنہا نے فرمایا: میں نے حج و عمرہ کر لیا ہے، چونکہ میرے ربّ نے مُجھے گھر میں رہنے کا حُکم فرمایا ہے۔ لہٰذا خدا کی قسم! اب میں پَیامِ اَجَل (موت) آنے تک گھر سے باہَر نہ نکلوں گی۔ راوی فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! آپ رضی اللہُ عنہا گھر کے دروازے سے باہَر نہ نکلیں یہاں تک کہ آپ کا جنازہ ہی گھر سے نکالا گیا۔[3] ان باتوں کو سامنے رکھ کر ہم اپنا جائزہ لیں ہم کیا احتِیاطی پہلو اپنائیں؟ بِلاوجہ بازار نہ جائیں جیسا کہ ونڈو شاپنگ کے نام پر عورتیں گھومتی ہیں، اگر مَحْرم سامان لاتے ہیں تو صرف ان کے ہی ذمّہ یہ کام لگایا جائے، اگر مَحرم نہیں لاتے، یا مَحرم ہیں ہی نہیں تو کسی اور کے ذریعے جیسا کہ پڑوسن کو کہہ کر ان کے مَحرم کے ذریعے منگوالیں یا جیسا کہ آج کل آن لائن بہت سی چیزیں آسانی سے گھر بیٹھیں مل جاتی ہیں اگر آن لائن بھی شرعی احتیاطوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ضَرورت پوری ہو رہی ہو تو خود نہ جائیں، ان میں سے کسی بھی طرح ممکن نہیں تو اب خود جانا مجبوری ہے۔ اس صورت میں احتیاطی پہلوؤں کو مدِّ نظر رکھ کر سارے ضروری سامان کی لسٹ بنا کر مہینے میں ایک ہی بار بازار جا کر خریداری کر لی جائے، اب چاہے ماہانہ سودا سلف لینا ہو یا عیدین / شادی کے کپڑوں کی شاپنگ وقت ایسا چُنا جائے کہ جس میں مردوں کی چہل پہل نہ ہو، نامحرموں سے بچ ہوئے بغیر بآسانی بازار جا کر اپنا ضَروری سامان لے لیا جائے اور مغرب سے پہلے پہلے گھر واپسی ہو جائے، نیز دُکاندار سے بے وجہ بحث کرنا، جان پہچان بڑھانا مثلاً ہم یہیں سے سامان لیتے ہیں وغیرہ ان تمام خرافات سے خود کو ہمیشہ ہمیشہ بچا کر رکھیں۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: اگر مرد محض اپنی سُستی کی وجہ سے گھر کا سَودا سَلَف نہیں لاتے تو یہ بَہُت سخت بے احتیاطی ہے کہ اب اس کی زَوجہ یا مَحرَمہ یعنی ماں یا بہن یا بیٹی غیر مردوں سے ضَرورت کی چیزیں خریدنے کے لیے گھر سے باہَر نکلے گی اگرچِہ عورت کے لیے فی نفسِہٖ خرید و فروخت کی مُمانَعت نہیں تاہم بے باکی کا دَور ہے اور آج کل کے بازار کا حال کون نہیں جانتا! باپردہ عورت بھی فی زمانہ بازار جائے اور گُناہوں کے بِغیر لوٹ کر آئے یہ بے انتہا مشکل اَمْر ہے۔ اگر عورَت بے پردَگی کے ساتھ یعنی سر کے بال، کان، گلا وغیرہ سِتْر کا کوئی حصہ کھولے بازار جاتی ہے اور باوُجودِ قدرت مرد مَنْع نہیں کرتا تو دونوں صورتوں میں ایسا مرد دَیُّوث اور وہ عورت فاسِقہ ہے۔ اگر ہر طرح کی کوشِش کے باوُجُود مرد نہیں جاتے اور ضَروریاتِ زندگی کی اشیاء کے حُصُول کی کوئی اور صورت نہیں تو اب عورت ان کاموں کے لیے شَرعی پردے کی رعایت کے ساتھ نکلے۔[4] اس سلسلے میں عورت گھر سے نکلتے وَقْت غیر جاذِبِ نظر کپڑے کا ڈِھیلا ڈھالا بُرقع اَوڑھے، ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جُرابیں پہنے۔ مگر دستانوں اور جُرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے۔ بُرقع اِس طرح بھی اوپر نہ اٹھائے کہ کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے۔ واضح رہے کہ عورت کے سر سے لے کر پاؤں کے گٹّوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصّہ بھی مَثَلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا پیٹ یا پنڈلی وغیرہ اجنبی مَرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کے لیے حرام نہ ہو) پر بلا اِجازَتِ شَرعی ظاہِر نہ ہو (کہ یہ بے پَردَگی ہے۔)[5] سنّتیں سیکھنے سکھانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، سچی وَفا یہ ہے کہ جب خود دینی ماحول کی برکتوں سے فیض یاب ہوں تو اپنے گھر والوں کو بھی دینی ماحول کی خوشبودار فضا سے دُور نہ رہنے دیجیے۔

---

(1) پ22، الاحزاب:33 (2) خزائن العرفان، ص780 (3) در منثور، 6/599، پ22، الاحزاب، تحت الآیۃ:33 (4) پردے کے بارے میں سوال جواب، ص220 (5) پردے کے بارے میں سوال جواب، ص42۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد قاسم عطاری*

1 خواتین کا موئے مبارک کی زیارت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے گاؤں میں ایک گھر کے اندر سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موئے مبارک موجود ہیں۔ وہ ہر ماہ پیر شریف کو اُن کی عام زیارت کرواتے ہیں۔ مرد و خواتین کے جداگانہ اوقات مقرر ہیں۔ عورتوں کے وقت میں عورتیں ہی زیارت کرتی ہیں، نیز اُنہیں بالترتیب گزارنے کے لیے بھی عورتیں ہی مقرر ہوتی ہیں۔ مگر ہمارے گاؤں کے ایک بڑی عمر کے بزرگ عورتوں کو نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موئے مبارک کی زیارت کروانے سے منع کرتے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ صرف مرد ہی سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موئے مبارک کی زیارت کر سکتے ہیں، عورتوں کو زیارت کروانا درست نہیں۔ ہماری شرعی رہنمائی فرمائیں کہ کیا اُن کی کہی ہوئی بات درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موئے مبارک کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے عورتوں کا بھی اُن کی زیارت کرنا، جائز اور باعثِ برکت و رحمت ہے۔ صحابیات رضی اللہ عنہن اپنے پاس موئے مبارک کو رکھتیں اور اُنہیں اپنی جان سے بڑھ کر عزیز اور دنیا و آخرت کا بہترین سرمایہ جانتی تھیں۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا تو باقاعدہ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بستر مبارک سے آپ کے زمین پر تشریف لائے موئے مبارک جمع کرتیں اور شیشی میں سنبھال کر رکھا کرتی تھیں۔ صحابیات کی اِن خوبصورت عادات سے معلوم ہوا کہ خواتین بھی اپنے پاس موئے مبارک رکھ سکتیں اور اُن کی زیارت کر سکتی ہیں۔ اِس میں شرعاً کسی طرح کا حرج اور مضائقہ نہیں ہے۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں عورتوں کا زیارت کرنا درست اور باعثِ برکت ہے۔ جو اِس سے منع کرتے ہیں، اُن کا روکنا شرعی نقطہ نظر سے درست نہیں اور اگر وہ اِسے ناجائز کہتے ہیں تو اُنہیں اِس سے توبہ کرنی چاہیے۔ اپنی نادانی اور جہالت کے سبب یوں دینی مسئلہ بتانا گناہ ہے، ایسے شخص پر توبہ بھی واجب ہے اور جس کو غلط مسئلہ بتایا ہے، حتی الامکان انہیں درست بات پہنچانا اور غلطی کا ازالہ کرنا بھی ضروری ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 منت پوری نہ ہوئی تو۔۔۔؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک طالبہ نے منت مانی کہ میں میٹرک کے پیپر میں پاس ہو جاؤں تو میں تین روزے رکھوں گی مگر وہ فیل ہو گئی تو کیا اس منت کو پورا کرنا یعنی تین روزے رکھنا اس پر لازم ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جب منت کو کسی شرط پر معلق کیا جائے تو اس منت کو پورا کرنے یا نہ کرنے کے متعلق اصول یہ ہے کہ جب شرط پائی جائے تو منت کو پورا کرنا واجب ہوتا ہے، اور اگر شرط نہ پائی جائے تو منت کو پورا کرنا واجب نہیں۔

لہٰذا پوچھی گئی صورت میں منت کو پورا کرنا یعنی تین روزے رکھنا واجب نہیں کیونکہ منت کو پیپر میں پاس ہونے کی شرط پر معلق کیا تھا، جب شرط ہی نہیں پائی گئی یعنی امتحان میں پاس ہی نہیں ہوئی، تو اب اس منت کو پورا کرنا یعنی تین روزے رکھنا بھی لازم نہیں ہوں گے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہے

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا حسین علاؤالدین عطاری مَدَنی*

چٹاگانگ میں Graduation Ceremony کا انعقاد حفاظِ کرام کو اسناد پیش کی گئیں

بنگلہ دیش:(17 مئی 2025)–بول کھلی (BoalKhali) چٹاگانگ بنگلہ دیش کے علاقے پاکی پول میں قائم مدرسۃ المدینہ میں Graduation Ceremony کا انعقاد کیا گیا جس میں قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے طلبہ کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ تقریب میں رکنِ شوریٰ عبدالمبین عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان کرتے ہوئے قراٰنِ کریم کی عظمت، حفّاظ کی شان اور والدین کے صبر و قربانی کی اہمیّت کو اُجاگر کیا۔ تقریب کے اختتام پر حفّاظِ کرام کی دستاربندی کی گئی اور انہیں اسنادِ تکمیلِ حفظ بھی پیش کی گئیں۔ اس موقع پر موجود والدین، اساتذہ اور عاشقانِ رسول نے خوشی اور فخر کا اظہار کیا۔

شارعِ عطّار کورنگی میں پودے لگاکر ”شجرکاری“ مہم کا آغاز کردیا گیا

کورنگی کراچی:(22 مئی 2025)–دعوتِ اسلامی کے فلاحی ادارے فیضان گلوبل ریلیف فاؤنڈیشن (FGRF) اور ٹاؤن میونسپل کارپوریشن کورنگی (TMC Korangi) کے اشتراک سے شجرکاری مہم کا آغاز کردیا گیا۔ اس سلسلے میں شارعِ عطار کورنگی میں پودے لگانے کی ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ اس موقع پر نگران ڈویژن ایسٹ کراچی حاجی رضا عطّاری مدنی، FGRF کے ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز، ٹاؤن چیئرمین نعیم شیخ، میونسپل کمشنر غلام فرید، اسسٹنٹ کمشنر محمد حسین کھوسو، مختلف یونین کونسلز کے چیئرمینز، ڈائریکٹرز، دیگر افسران اور دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران شریک ہوئے۔ نگران ڈویژن ایسٹ کراچی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ”درخت نہ صرف آلودگی سے پاک ماحول فراہم کرتے ہیں بلکہ صاف و شفاف آب و ہوا کے لیے بھی ناگزیر ہیں۔ شجرکاری نہ صرف دنیاوی فائدہ دیتی ہے بلکہ اچّھی نیّتوں کے ساتھ کی جائے تو آخرت میں بھی باعثِ اَجر بن سکتی ہے“۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ٹاؤن چیئرمین نعیم شیخ اور اسسٹنٹ کمشنر محمد حسین کھوسو نے دعوتِ اسلامی اور FGRF کی دینی و فلاحی خدمات کو سراہا اور ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کروائی۔ اختتام پر نگران ڈویژن ایسٹ کراچی، ٹاؤن چیئرمین، میونسپل کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر نے باہمی طور پر پودا لگاکر شجرکاری مہم کا باقاعدہ افتتاح کیا اور ملک و ملّت کی سلامتی کی دعا کی۔

مصر میں FGRF یوکے کے وفد کی فلسطینی سفیر دیاب اللوح سے ملاقات

قاہرہ:(24 مئی 2025)– قاہرہ مصر میں قائم فلسطینی سفارت خانے میں ہیڈ آف FGRF یوکے اینڈ یورپ سید فضیل رضا عطّاری نے فلسطینی سفیر دیاب اللوح سے ملاقات کی۔ ملاقات میں فلسطینی سفارت خانے کی جانب سے غزہ اور مصر میں مقیم فلسطینی مہاجرین کی مسلسل امداد اور فلاحی کوششوں کو سراہا گیا۔ سفارت خانے کی جانب سے جاری کردہ ایک بیان میں FGRF کی طرف سے فراہم کی جانے والی مالی امداد، خوراک، طبی سہولیات اور دیگر ضروری اشیاء پر شکریہ ادا کیا گیا۔ بیان میں کہا گیا کہ ان خدمات نے غزہ کی متأثّرہ عوام اور مصر میں موجود فلسطینی پناہ گزینوں کی زندگیوں میں ایک مثبت فرق ڈالا ہے جو کہ انسانیت کی اعلیٰ مثال ہے۔ فلسطینی سفارت

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوت اسلامی کے شب و روز، کراچی

خانے نے FGRF کی انسان دوست کاوشوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایسے اقدامات دیگر لوگوں کے لیے ایک مثال ہیں اور ان سے مظلوم و مجبور افراد کو نہ صرف ریلیف حاصل ہوتا ہے بلکہ انہیں احساس ہوتا ہے کہ دنیا میں موجود ان کے مسلمان بھائی ابھی بھی ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔

FGRF کی جانب سے فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے مفت طبی سہولیات کی فراہمی جلد شروع ہوگی

مصر: (27 مئی 2025)- مصر میں فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے FGRF دعوتِ اسلامی کی جانب سے ایک میڈیکل سینٹر قائم کردیا گیا ہے۔ اس حوالے سے ہیڈ آف FGRF یوکے سید فضیل رضا عطاری کا کہنا تھا کہ FGRF نے فلسطینی کمیونٹی کے لیے مفت صحّت کی سہولیات فراہم کرنے کا منصوبہ تیّار کیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت فلسطینی پناہ گزینوں کو فوری طور پر معیاری طبّی خدمات فراہم کی جائیں گی تاکہ وہ صحت کے شعبے میں کسی بھی مشکل کا سامنا نہ کریں۔ اس مہم کا مقصد فلسطینی کمیونٹی کے دلوں میں اُمید اور اعتماد کا چراغ روشن کرنا ہے اور انہیں یہ احساس دلانا ہے کہ وہ تنہا نہیں ہیں۔ اس حوالے سے سید فضیل رضا عطّاری اور ان کی ٹیم کے رضاکار اس عظیم مقصد کے لیے دن رات محنت کر رہے ہیں تاکہ یہ سہولیات جلد سے جلد فلسطینی پناہ گزینوں تک پہنچ سکیں۔ یہ اقدام نہ صرف صحّت کے شعبے میں انقلاب لائے گا بلکہ فلسطینی عوام کے دلوں میں محبّت، ہمدردی اور اتحاد کا پیغام بھی پھیلے گا۔ آنے والے دنوں میں یہ منصوبہ بہت جلد عملی جامہ پہنے گا اور فلسطینی کمیونٹی کے لیے ایک نئی اُمید کا سورج طُلوع ہوگا۔

دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے چند دینی کاموں کی جھلکیاں

☼ رکنِ شوریٰ عبدالوہاب عطاری نے آکسفورڈ یونیورسٹی انگلینڈ کے مسلم پریئر (Prayer) ہال کا دورہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے مختلف ممالک سے تعلّق رکھنے والے مسلم طَلَبہ سے ملاقات کی اور ان کی دینی و اخلاقی راہنمائی کی۔ طلبہ نے اپنے تجربات، چیلنجز اور یونیورسٹی میں پیش آنے والے مذہبی و سماجی مسائل پر سوالات کیے جن کے عبدالوہاب عطاری نے حکمت و محبّت سے جوابات دیئے۔

☼ حیدرآباد میں آٹو بھان روڈ پر قائم ایک نجی بینک کے ریجنل ہیڈ آفس میں دعوتِ اسلامی کے شعبہ پروفیشنل فورم کے زیرِ اہتمام ایک سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ سیشن میں بینک کی مختلف برانچز کے مینیجرز اور ریجنل ہیڈ آفس کی مینجمنٹ نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی محمد ایاز عطاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا جس میں انہوں نے شرکا کو دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات کا تعارُف پیش کیا اور عالمی سطح پر ہونے والے دینی و فلاحی کاموں سے متعلّق تفصیل سے آگاہ کیا۔

☼ اسلام آباد کے جڑواں شہر راولپنڈی میں مری روڈ پر دعوتِ اسلامی کے تحت نئے فیضان اسلامک سینٹر کا افتتاح کیا گیا۔ اس موقع پر افتتاحی تقریب کا اہتمام ہوا جس میں علمائے کرام، تاجران، مقامی عاشقانِ رسول، دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات کے ذمّہ داران اور طلبہ بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ تقریب میں رکنِ شوریٰ حاجی وقارالمدینہ عطاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا۔ رکنِ شوریٰ نے دورانِ بیان دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات کا تعارُف کرواتے ہوئے شرکا کو نیک اعمال کی رغبت دلائی اور دین و دنیا کی تعلیم کے فروغ کے لیے فیضان اسلامک سینٹر میں بچّوں کو داخل کروانے کا ذہن دیا۔

☼ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 20 مئی 2025ء کو SUFFA University DHA کے مین آڈیٹوریم میں "یوتھ سیمینار" کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار میں یونیورسٹی کے اسٹوڈنٹس، پروفیسرز اور دیگر عہدیداران شریک ہوئے۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدالحبیب عطاری نے "The Perfect Model & The Contemporary Youth" کے موضوع پر گفتگو کی۔ رکنِ شوریٰ نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں دوسرے مذاہب کے لوگوں کو سن کر متاثّر ہونے سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ ہم اپنے پیارے آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات جان لیں اور آپ کی سیرت پڑھ لیں۔ سیرتُ النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مطالعے سے ہمیں اندازہ ہوجائے گا کہ دینِ اسلام نے مسلمانوں کو زندگی گزارنے کے ایسے سنہری اُصول مہیّا کئے ہیں جو مکمل ضابطۂ حیات ہیں۔

تحریری مقابلہ کے لیے موصول 105 مضامین کے مؤلفین

لاہور: سمیر احمد، وقار حسین عطّاری، ابو ازہر علی حیدر عطّاری، احمد افتخار عطّاری، احمد رضا عطّاری، ارسلان حسن عطّاری، انیس عطّاری، حاجی محمد فیضان، حافظ اویس علی عطّاری، حافظ محمد عمر نقشبندی، ذیشان علی عطّاری، زین شاہد، عامر فرید، عبد الرحمٰن امجد، عبد اللہ ریاض، عبد المنان عطّاری، عدیل رمضان عطّاری، فیضان علی، قاری احمد رضا، محمد ارسلان سلیم، محمد اسامہ عطّاری، محمد بلال اسلم عطّاری، محمد جمشید عطّاری، محمد جمیل عطّاری، محمد جنید جاوید، محمد شاہزیب سلیم عطّاری، محمد شعبان، محمد عاصم اقبال عطّاری، محمد عمر رضا عطّاری، محمد مبشر عبد الرزاق، محمد محسن علی، محمد مدثر رضوی عطّاری، مدثر علی عطّاری، وقاص عطّاری، ابو ثوبان عبد الرحمٰن عطّاری مدنی، اویس خالد، توصیف رضا عطّاری، جواد، راشد علی، رضوان علی عطّاری، رضوان مقبول قادری، ساجد علی، سلمان علی، سید حدیر الحسن، سید نگاہ علی کاظمی، شفقت عزیز، شہاب الدین عطّاری، علی احمد عطّاری، علی رضا، غلام فرید، فضیل الرحمٰن، فیضان علی نوری، کلیم اللہ چشتی عطّاری، محمد حسنین رضا، محمد زبیر عطّاری، محمد عبید رضا عطّاری، محمد عثمان، محمد عرفان عطّاری، محمد علی، محمد فیصل رشید عطّاری، محمد مزمل، محمد وسیم آسی، مدثر حیات قادری، معتصِم، معز الرسول قادری۔ **کراچی:** محمد حسّان، ساہر رضا، محمد علی عطّاری، ابو معاویہ غلام مصطفیٰ رضا، ساجد علی عطّاری، سدھیر عطّاری، فداء الرحمٰن عطّاری، محمد اسامہ عطّاری مدنی، شاز شاہد، محمد فہیم عطّاری، محمد مزمل باروی عطّاری۔ **رائیونڈ:** اعجاز احمد، حافظ محمد ماجد رضا عطّاری، ظہیر احمد، عبد الحنان خلیل، عبد العلی مدنی، عبد المجید عطّاری، عتیق الرحمٰن۔ **سیالکوٹ:** احتشام علی عطّاری۔ **فیصل آباد:** محمد عبد المبین عطّاری، محمد فیضان علی عطّاری۔ **متفرق شہر:** احمر عارف عطّاری (منڈی بہاؤ الدین)، محمد زین العابدین عطّاری (رحیم یار خان)، فخر ایوب (سرگودھا)، محمد لیاقت علی قادری رضوی (گجرات)، ظہیر الدین عطّاری مدنی (ساؤتھ کوریا)۔

تحریری مقابلہ عنوانات برائے نومبر 2025ء

صرف اسلامی بھائیوں کے لیے — مقابلہ نمبر: 67

01. خوف و غم سے امن کا قرآنی بیان
02. رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تشبیہات سے تربیت فرمانا
03. مصاحبت وہم نشینی کے حقوق

+923103330935

صرف اسلامی بہنوں کے لیے — مقابلہ نمبر: 40

01. حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عثمانِ غنی سے محبت
02. محدود آمدنی اور گھر کا بجٹ
03. حق تلفی

+923486422931

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 اگست 2025ء

صفرُ المظفر کے چند اہم واقعات

تاریخ / ماہ / سن	نام / واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھیے
7صفرُ المظفر 661ھ	یومِ عرس مشہور ولیُّ الله حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439، 1440ھ اور "فیضانِ بہاء الدین زکریا ملتانی"
11صفرُ المظفر 1385ھ	یومِ وِصال اعلیٰ حضرت کے پوتے، حضرت علّامہ محمد ابراہیم رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439ھ اور "134 خلفائے اعلیٰ حضرت"
14صفرُ المظفر 1165ھ	یومِ عرس سندھ کے مشہور ولی وصوفی شاعر حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1440ھ
17صفرُ المظفر 1398ھ	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس قادری کی والدۂ محترمہ رحمۃُ اللہِ علیہا کا یومِ وِصال	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439ھ اور "تعارفِ امیرِ اہلِ سنّت، صفحہ 15"
19صفرُ المظفر 1084ھ	حضرت علّامہ پیر سیّد احمد شاہ ترمذی کالپوی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439ھ
20صفرُ المظفر 465ھ	یومِ عرس حضور داتا گنج بخش حضرت سیّد علی بن عثمان ہجویری رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439، 1440ھ اور "فیضانِ داتا علی ہجویری"
25صفرُ المظفر 1340ھ	یومِ وصال اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملّت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439 تا 1446ھ اور "فیضانِ امامِ اہلِ سنّت"
26صفرُ المظفر 781ھ	حضرت شیخ سیّد حسن بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439ھ
28صفرُ المظفر 1034ھ	یومِ وِصال حضرت مجدِّدِ الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439ھ اور "تذکرۂ مجدِّدِ الفِ ثانی"
29صفرُ المظفر 1356ھ	یومِ وِصال تاجدارِ گولڑہ حضرت علامہ پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1442ھ اور "فیضان پیر مہر علی شاہ"
صفرُ المظفر 04ھ	شہدائے بئرِ معونہ (70 صحابۂ کرام کو بئرِ معونہ کے مقام پر نجد کے کفار نے شہید کر دیا)	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1444ھ اور "سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ 394"
صفرُ المظفر 07ھ	فتحِ خیبر: زمانۂ رسالت میں 1600 صحابہ نے خیبر کے مقام پر 20ہزار سے زائد کفار کا مقابلہ کیا، 15 صحابہ شہید ہوئے۔	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439ھ اور "سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ 380"

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھیے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجیے۔

یاخدا! پاک وطن کی تُو حفاظت فرما

یاخدا! پاک وطن کی تُو حفاظت فرما — فضل کر اس پہ سدا سایۂ رحمت فرما
مرحبا پاک وطن پاک وطن پاکستان — دے ترقّی تُو عنایت اسے برکت فرما
لطف سے تیرے ملی پاک وطن کی سوغات — فضل سے اب مجھے جنّت بھی عنایت فرما
اس کو تو قلعۂ اسلام بنا دے یارب! — میرے پیارے وطنِ پاک پہ رحمت فرما
شکر صد شکر غلامی سے ملی آزادی — پھر عنایت ہمیں کھوئی ہوئی شوکت فرما
آج ہے اَمن، وطن کا مِرے پارہ پارہ — پھر مُہَیّا مِرے مولیٰ اِسے راحت فرما
ہائے! بدمست گناہوں میں ہوئے اہلِ وطن — یاخدا سب کو عطا نیک ہدایت فرما
چور ڈاکو سے مرے پاک وطن کو کر پاک — ملک سے دور تُو رشوت کی نحوست فرما
بچّہ بچّہ ہو نمازی مِرے پاکستاں کا — اور عطا جذبۂ پابندیِ سنّت فرما
شکر صد شکر مسلمان ہوں پاکستانی — بے سبب فضل سے جنّت بھی عنایت فرما
واسطہ شاہِ مدینہ کا اے پیارے اللہ — دور عطّار سے دنیا کی محبت فرما

از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

فرمانِ امیرِ اہلِ سنت

14 اگست کا دن ”یومِ تشکر“ یعنی اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کا دن ہے کہ اُس نے ہمیں آزادی کی نعمت عطا فرمائی۔ (18 ذوالحجۃ الحرام 1441ھ، 8 اگست 2020ء)

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔
بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037
اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196

978-969-722-835-5
01130314
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net